مسدسِ حالی

الطاف حسین حالی

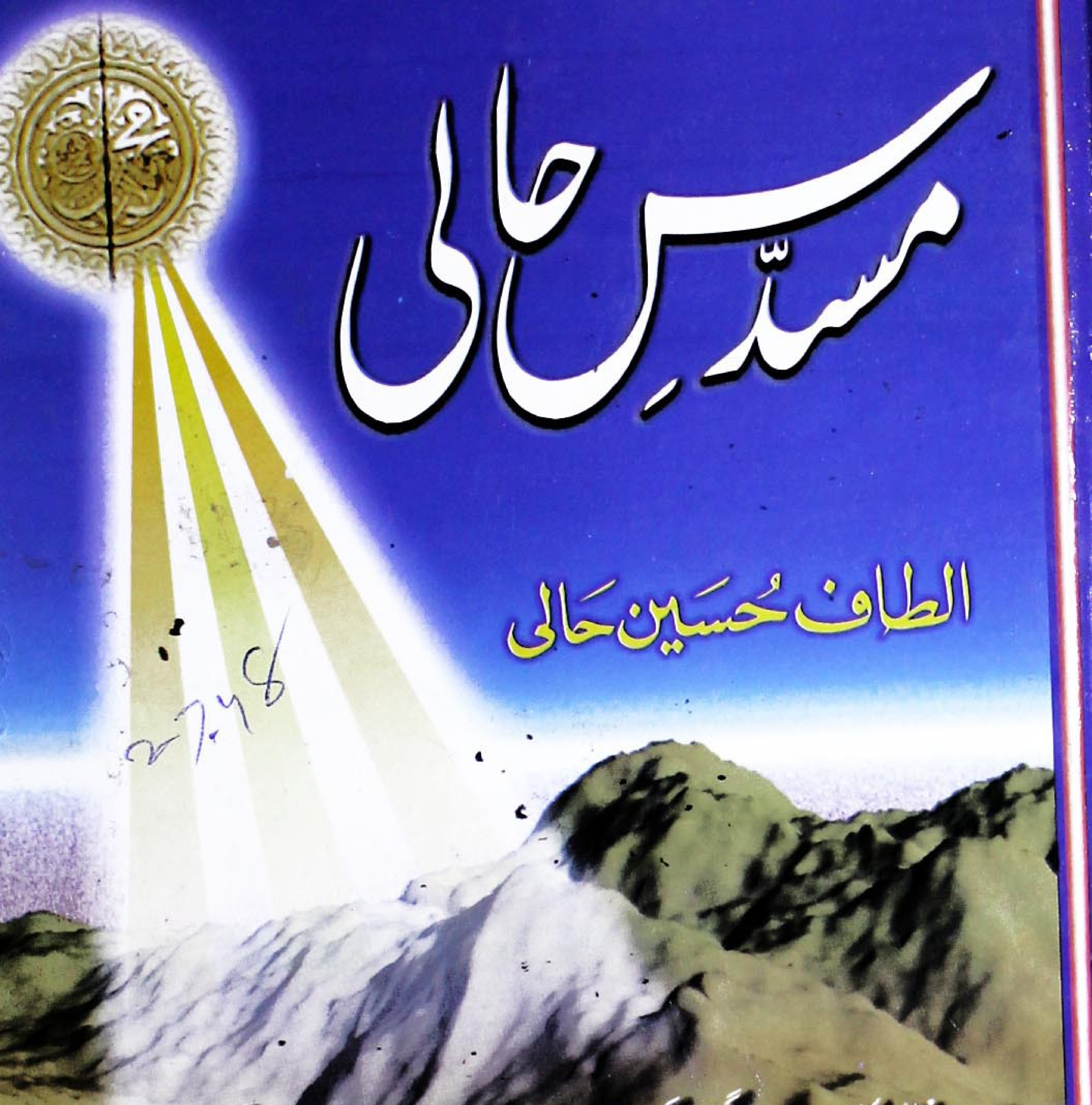

خطا کار سے درگزر کرنے والا
بد اندیش کے دل میں گھر کرنے والا
مفاسد کا زیر و زبر کرنے والا
قبائل کو شیر و شکر کرنے والا

اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا

مسِ خام کو جس نے کندن بنایا
کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا
عرب جس پہ قرنوں سے تھا جہل چھایا
پلٹ دی بس اک آن میں اس کی کایا

رہا ڈر نہ بیڑے کو موجِ بلا کا
اِدھر سے اُدھر پھر گیا رخ ہوا کا

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسدس حالی

Marfat.com

ملنے کے پتے

مکتبہ رحمانیہ اقرأ سنٹر، اُردو بازار لاہور 7355743
مکتبہ العلم 17 اُردو بازار لاہور 7211788
اسلامی کتب خانہ فضل الٰہی مارکیٹ لاہور 7223506
مشتاق بک کارنر لاہور 7230350
علم و عرفان پبلی کیشنز لاہور 7232336
منیر برادرز، مین بازار جہلم، سعید بک بینک اسلام آباد
احمد بک کارپوریشن، اقبال روڈ راولپنڈی
بخش بک ڈپو، اُردو بازار سیالکوٹ
چوہدری بک ڈپو، مین بازار دینہ عثمان بک ڈپو لالہ موسیٰ
ضیاء القرآن پبلشرز، گنج بخش روڈ لاہور
کتاب گھر، علامہ اقبال روڈ راولپنڈی
نیو الیاس کتب محل کچہری بازار، جڑانوالہ
ادریس کتاب محل، مین بازار، منڈی سمن یال
عمر بک سنٹر جی ٹی روڈ سرائے عالمگیر 653057
چغتائی بک ڈپو ڈڈیال آزاد کشمیر اتفاق بک ڈپو بھلوال
کوالٹی ڈیپارٹمنٹل سٹور کالج روڈ بورے والا 3355889
شاہین بک ہاؤس منڈی بہاؤالدین
مختار سنز قصہ خوانی بازار، پشاور، بلال بک ڈپو، گجرات
الفضل کتاب گھر میرپور آزاد کشمیر۔
مسز بکس سپر مارکیٹ اسلام آباد 5-2278843
جہانگیر بک ڈپو لاہور 7220897
سعد پبلی کیشنز فسٹ فلور میاں مارکیٹ لاہور 7122943
مسلم بک لینڈ، بینک روڈ، مظفر آباد 44021-058810
یونائیٹڈ بک ہاؤس کچہری روڈ منڈی بہاؤالدین
نیو وہاڑی کتاب گھر جناح روڈ وہاڑی 62310
الکریم نیوز ایجنسی گول چوک، اوکاڑہ
سالمہ نیوز ایجنسی، محلہ چوہدری پارک نوبہ ٹیک سنگھ
ڈار برادرز تحصیل بازار، جہلم فضلی سنز اُردو بازار کراچی
کھوکھر بک سٹال مسلم بازار، گجرات
مکتبہ رشیدیہ، چکوال شیر ربانی کتب خانہ وہاڑی
مشتاق بک ڈپو گوجر خان شاہین بک ڈپو وہاڑی
ہلال کاپی ہاؤس، لیاقت روڈ میاں چنوں 662650
میاں مریم، مین بازار، جہلم 621126-0544
دارالادب تلمبہ روڈ میاں چنوں، الرحمت سٹیشنری ڈسکہ

اشرف بک ایجنسی، کمیٹی چوک راولپنڈی
شمع بک ایجنسی، فیصل آباد رضا لائبریری شاہ کوٹ
ہاشمی برادرز کتب و رسائل گوردت سنگھ روڈ، گوجرہ
الیاس بک ڈپو جلال پور جٹاں کاروان بک سنٹر، بہاولپور
الاخوان القادری، منڈی کارنر اندرون بوہڑ گیٹ ملتان
اسلامی کتب خانہ، حافظ آباد خان بک ڈپو، حافظ آباد
نظامی کتب خانہ پاکپتن شریف تکمیل بک ڈپو، سمندری
خالد کتاب محل ہاکی گراؤنڈ سیالکوٹ روڈ اقبال بک سٹال بورے والا
لاثانی لائبریری ربوہ زمان لائبریری ربوہ
سلیمی بک ڈپو، احمد پور شرقیہ جالندھر بک ڈپو ڈسکہ
بک ٹاؤن F-10 مرکز اسلام آباد 2299604
پاکستان بک ڈپو مین بازار جلال پور جٹاں
کارنر سٹیشنری مارٹ مین بازار کھاریاں 510274
کتاب نگر حسن آرکیڈ ملتان کینٹ 610444-061
صابر بک سٹال نسبت روڈ لاہور 7230780
کارواں بک سنٹر، ملتان کینٹ مرزا بک ایجنسی، شیخوپورہ
گل تریش پبلی کیشنز، لاہور 7320318
علمی بک ہاؤس، لاہور عثمان بک ڈپو، لالہ موسیٰ
عزیز سٹیشنری مارٹ مین بازار کھاریاں
کتاب سرائے، الحمد مارکیٹ اُردو بازار لاہور
سلطان بک پیلس، گجرات پنجاب بک ڈپو سرکلر روڈ، گجرات
حافظ بک ایجنسی اقبال روڈ سیالکوٹ کوثر بک ڈپو، لالہ موسیٰ
وارث سنز بک ڈپو صرافہ بازار پنڈ دادن خان
مکتبہ الحسن، لالہ موسیٰ مکتبہ دار الاحسان، لالہ موسیٰ
کارواں بک سنٹر، بہاولپور کمال بک ڈپو کمیٹی چوک گجرات
مکتبہ کشمیر، لالہ موسیٰ اشفاق بک ڈپو بھمبر روڈ گجرات
رائل بک سنٹر چوک نواب گجرات پرسٹیشنرز، لالہ موسیٰ
علی سٹیشنرز بک سیلرز لالہ موسیٰ جہانگیر بک ڈپو کراچی
الشہاب بک سٹال مانوالہ المکہ جلال پور جٹاں
خالد بک سٹال، گجرات شانی برادرز، جہلم
فرینڈز بک ڈپو، گجرات مہر بک سٹال، گجرات
ماورا بک سنٹر، مال روڈ لاہور احسن لائبریری ظہرانوالہ
کشمیر بک ڈپو، چکوال ذوعا پبلی کیشنز لاہور
سیونتھ سکائی لاہور نوشہ بک ڈپو لالہ موسیٰ نیو گجرات بکس گجرات

Marfat.com

مسدس حالی

خواجہ الطاف حسین حالی

خزینہ علم و ادب

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور ۶۳۱۳۲۹

Marfat.com

دیدہ زیب اور
خوبصورت کتب کا
واحد مرکز

تزئین و اہتمام

نذیر محمد، طاہر نذیر

84071

ضابطہ

سرورق	عبیداللہ
اہتمام	محمد نذیر، طاہر نذیر
کمپوزنگ	الاشراق کمپوزنگ سنٹر، لاہور
مطبع	زاہد بشیر پرنٹرز، لاہور
قیمت	120

Marfat.com

پہلا دیباچہ

۱۲۹۶ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً

بلبل کی چمن میں ہم زبانی چھوڑی　　　بزم شعرا میں شعر خوانی چھوڑی

جب سے دل زندہ تو نے ہم کو چھوڑا　　　ہم نے بھی تری رام کہانی چھوڑی

بچپن کا زمانہ جو کہ حقیقت میں دنیا کی بادشاہت کا زمانہ ہے ایک ایسے دلچسپ اور پرفضا میدان میں گزرا جو کلفت کے گرد و غبار سے بالکل پاک تھا۔ نہ وہاں ریت کے ٹیلے تھے، نہ خاردار جھاڑیاں تھیں، نہ آندھیوں کے طوفان تھے، نہ بادسموم کی لپٹ تھی۔

جب اس میدان سے کھیلتے کودتے آگے بڑھے تو ایک اور صحرا اس سے بھی زیادہ دلفریب نظر آیا جس کے دیکھتے ہی ہزاروں ولولے اور لاکھوں امنگیں خود بخود دل میں پیدا ہو گئیں۔ مگر یہ صحرا جس قدر نشاط انگیز تھا اسی قدر وحشت خیز تھا۔ اس کی سر سبز جھاڑیوں میں ہولناک درندے چھپے ہوئے تھے اور اس کے خوشنما پودوں پر سانپ اور بچھو لپٹے ہوئے تھے۔ جونہی اس کی حد میں قدم رکھا ہر گوشہ سے شیر و پلنگ اور مار و کژدم نکلے آئے۔ باغ جوانی کی بہار اگرچہ قابل دید تھی مگر دنیا کی مکروہات سے دم لینے کی فرصت نہ ملی، نہ خود آرائی کا خیال آیا، نہ عشق و جوانی کی ہوا لگی، نہ وصل کی لذت اٹھائی، نہ فراق کا مزا چکھا ۔

پنہاں تھا دام سخت قریب آشیانے کے　　　اڑنے نہ پائے تھے کہ گرفتار ہم ہوئے

البتہ شاعری کی بدولت چند روز جھوٹا عاشق بننا پڑا۔ ایک خیالی معشوق کی چاہ میں برسوں دشت جنوں کی وہ خاک اڑائی کہ قیس و فرہاد کو گرد کر دیا۔ کبھی نالۂ نیم شب سے ربع مسکوں کو ہلا ڈالا۔ کبھی چشم دریابار سے تمام عالم کو ڈبو دیا۔ آہ و فغاں کے شور سے کروبیوں کے کان بہرے ہو

Marfat.com

گئے۔ شکایتوں کی بوچھاڑ سے زمانہ چیخ اٹھا۔ طعنوں کی بھرمار سے آسمان چھلنی ہو گیا۔ جب رشک کا تلاطم ہوا تو ساری خدائی کو رقیب سمجھا۔ یہاں تک کہ آپ اپنے سے بدگمان ہو گئے۔ جب شوق کا دریا امنڈا تو کشش دل سے جذب مقناطیسی اور قوت کہربائی کا کام لیا۔ بارہا تیغ ابرو سے شہید ہوئے اور بارہا ایک ٹھوکر سے جی اٹھے۔ گویا زندگی ایک پیراہن تھا کہ جب چاہا اتار دیا اور جب چاہا پہن لیا۔ میدان قیامت میں اکثر گزر ہوا۔ بہشت و دوزخ کی اکثر سیر کی۔ بادہ نوشی پر آئے تو خم کے خم لنڈھا دیئے اور پھر بھی سیر نہ ہوئے۔ کبھی خانۂ خمار کی چوکھٹ پر جبہہ سائی کی۔ کبھی مے فروش کے در پر گدائی کی۔ کفر سے مانوس رہے ایمان سے بیزار رہے۔ پیر مغاں کے ہاتھ پر بیعت کی۔ برہمنوں کے چیلے بنے۔ بت پوجے۔ زنار باندھا۔ قشقہ لگایا۔ زاہدوں پر پھبتیاں کہیں۔ واعظوں کا خاکہ اڑایا۔ دیر اور بت خانہ کی تعظیم کی۔ کعبہ اور مسجد کی توہین کی۔ خدا سے شوخیاں کیں۔ نبیوں سے گستاخیاں کیں۔ اعجاز مسیحی کو ایک کھیل جانا۔ حسن یوسفی کو ایک تماشا سمجھا۔ غزل کہی تو پاک شہدوں کی بولیاں بولیں۔ قصیدہ لکھا تو بھاٹ اور بادخوانوں کے منہ پھیر دیئے۔ ہر مشت خاک میں اکسیر اعظم کے خواص بتلائے۔ ہر چوب خشک میں عصائے موسوی کے کرشمے دکھائے۔ ہر نمرود وقت کو ابراہیم خلیل نے جا ملایا۔ ہر فرعون بے سامان کو قادر مطلق سے جا بھڑایا۔ جس کے مداح بنے اسے ایسا بانس پر چڑھایا کہ خود ممدوح کو اپنی تعریف میں کچھ مزا نہ آیا۔ غرض نامۂ اعمال ایسا سیاہ کیا کہ کہیں سفیدی باقی نہ چھوڑی۔

چو پرسش گنہم روز حشر خواہد بود تمسکات گناہان خلق پارہ کنند

بیس برس کی عمر سے چالیسویں سال تک تیلی کے بیل کی طرح اسی ایک چکر میں پھرتے رہے اور اپنے نزدیک سارا جہاں طے کر چکے۔ جب آنکھیں کھلیں تو معلوم ہوا کہ جہاں سے چلے تھے اب تک وہیں ہیں۔

شکست رنگ شباب و ہنوز رعنائی درآں دیار کہ زادی ہنوز آنجائی

نگاہ اٹھا کر دیکھا تو دائیں بائیں آگے پیچھے ایک میدان وسیع نظر آیا جس میں بے شمار راہیں چاروں طرف کھلی ہوئی تھیں اور خیال کے لیے کہیں عرصہ تنگ نہ تھا۔ جی میں آیا کہ قدم آگے بڑھائیں اور اس میدان کی سیر کریں مگر جو قدم بیس برس تک ایک چال سے دوسری چال نہ چلے ہوں اور جن کی دوڑ گز دو گز زمین میں محدود رہی ہو ان سے اس وسیع میدان میں کام لینا آسان نہ

Marfat.com

تھا۔اس کے سوا بیس برس کی بیکار اور نکمی گردش میں ہاتھ پاؤں چور ہو گئے تھے اور طاقت رفتار جواب دے چکی تھی۔لیکن پاؤں میں چکر تھا اس لیے نچلا بیٹھنا بھی دشوار تھا۔چند روز اسی تردد میں یہ حال رہا کہ ایک قدم آگے پڑتا تھا دوسرا پیچھے ہٹتا تھا۔ناگاہ دیکھا کہ ایک خدا کا بندہ جو اس میدان کا مرد ہے ایک دشوار گزار رستے میں رہ نورد ہے۔بہت سے لوگ جو اس کے ساتھ چلے تھے تھک کر پیچھے رہ گئے ہیں۔بہت سے ابھی اس کے ساتھ افتاں وخیزاں چلے جاتے ہیں۔مگر ہونٹوں پر پپڑیاں جمی ہیں۔پیروں میں چھالے پڑے ہیں۔دم چڑھ رہا ہے۔چہرہ پر ہوائیاں اڑ رہی ہیں۔لیکن وہ اولوالعزم آدمی جوان سب کا رہنما ہے۔اسی طرح تازہ دم ہے۔ نہ اسے رستے کی تکان ہے نہ ساتھیوں کے چھوٹ جانے کی پروا ہے۔نہ منزل کی دوری سے کچھ ہراس ہے۔اس کی چتون میں غضب کا جادو بھرا ہے کہ جس کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھتا ہے وہ آنکھیں بند کر کے اسی کے ساتھ ہو لیتا ہے اس کی ایک نگاہ ادھر بھی پڑی اور اپنا کام کر گئی۔بیس برس کے تھکے ہارے خستہ و کوفتہ اسی دشوار گزار رستہ پر پڑ لیے۔نہ یہ خبر ہے کہاں جاتے ہیں نہ یہ معلوم ہے کہ کیوں جاتے ہیں۔نہ طلب صادق ہے نہ قدم راسخ ہے نہ عزم ہے نہ استقلال نہ صدق ہے نہ اخلاص ہے مگر ایک زبردست ہاتھ ہے کہ کھینچے لیے چلا جاتا ہے ۔

آں دل کہ رم نمودے از خوبرو جواناں ‌ ‌ ‌ ‌ دیرینہ سال پیرے بردش بیک نگاہے

زمانہ کا نیا ٹھاٹھ دیکھ کر پرانی شاعری سے دل سیر ہو گیا تھا اور جھوٹے ڈھکوسلے باندھنے سے شرم آنے لگی تھی۔نہ یاروں کے ابھاروں سے دل بڑھتا تھا۔نہ ساتھیوں کی ریس سے کچھ جوش آتا تھا۔مگر یہ ایک ناسور کا منہ بند کرنا تھا جو کسی نہ کسی راہ سے تراوش کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔اس لیے بخارات درونی جن کے رکنے سے دم گھٹا جاتا تھا' دل و دماغ میں تلاطم کر رہے تھے۔اور کوئی رخنہ ڈھونڈتے تھے۔قوم کے ایک سچے خیر خواہ نے (جو اپنی قوم کے سوا تمام ملک میں اسی نام سے پکارا جاتا ہے اور جس طرح خود اپنے پرزور ہاتھ اور قوی بازو سے بھائیوں کی خدمت کر رہا ہے۔اسی طرح ہر اپاہج اور نکمے کو اسی کام میں لگانا چاہتا ہے) آکر ملامت کی اور غیرت دلائی کہ حیوان ناطق ہونے کا دعویٰ کرنا اور خدا کی دی ہوئی زبان سے کچھ کام نہ لینا بڑے شرم کی بات ہے ۔

روچو انساں لب بجنباں در دہن ‌ ‌ ‌ ‌ ور جمادی لاف انسانی مزن

قوم کی حالت تباہ ہے۔عزیز ذلیل ہو گئے ہیں۔شریف خاک میں مل گئے ہیں۔علم کا خاتمہ

Marfat.com

ہو چکا ہے۔ دین کا صرف نام باقی ہے۔ افلاس کی گھر گھر پکار ہے۔ پیٹ کی چاروں طرف دہائی ہے۔ اخلاق بالکل بگڑ گئے ہیں اور بگڑتے جاتے ہیں۔ تعصب کی گھنگھور گھٹا تمام قوم پر چھائی ہوئی ہے۔ رسم و رواج کی بیڑی ایک ایک کے پاؤں میں پڑی ہے۔ جہالت اور تقلید سب کی گردن پر سوار ہے۔ امراء جو قوم کو بہت کچھ فائدہ پہنچا سکتے ہیں غافل اور بے پروا ہیں۔ علماء جن کو قوم کی اصلاح میں بہت بڑا دخل ہے زمانہ کی ضرورتوں اور مصلحتوں سے ناواقف ہیں۔ ایسے میں جس سے جو کچھ بن آئے تو بہتر ہے ورنہ ہم سب ایک ہی ناؤ میں سوار ہیں اور ساری ناؤ کی سلامتی میں ہماری سلامتی ہے۔ ہر چند لوگ بہت کچھ لکھ چکے ہیں اور لکھ رہے ہیں۔ مگر نظم جو کہ بالطبع سب کو مرغوب ہے اور خاص کو عرب کا ترکہ اور مسلمانوں کا موروثی حصہ ہے قوم کے بیدار کرنے کے لیے اب تک کسی نے نہیں لکھی۔ اگرچہ ظاہر ہے کہ اور تدبیروں سے کیا ہوا جو اس تدبیر سے ہوگا۔ مگر ایسی تنگ حالتوں میں انسان کے دل پر ہمیشہ دو طرح کے خیال گزرتے رہے ہیں۔ ایک یہ کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ دوسرے یہ کہ ہم کو کچھ کرنا چاہیے۔ پہلے خیال کا یہ نتیجہ ہوا کہ کچھ نہ ہوا۔ اور دوسرے خیال سے دنیا میں بڑے بڑے عجائبات ظاہر ہوئے۔

درفیض ست منشیں از کشائش ناامیدایں جا ۔۔۔ برنگ دانہ از ہر قفل می روید کلید ایں جا

وهو الذی ینزل الغیث من بعد ماقنطوا وینشر رحمة۔

”اور وہ ایسا خدا ہے کہ جب لوگ ناامید ہو جاتے ہیں تو مینہ برساتا ہے اور اپنی رحمت پھیلاتا ہے“

ہر چند اس حکم کی بجا آوری مشکل تھی اور خدمت کا بوجھ اٹھانا دشوار تھا۔ مگر ناصح کی جادو بھری تقریر جی میں گھر کر گئی۔ دل سے ہی نکلی تھی دل میں جا کر ٹھہری۔ برسوں کی بجھی ہوئی طبیعت میں ایک ولولہ پیدا ہوا۔ اور باسی کڑھی میں ایک ابال آیا۔ افسردہ دل بوسیدہ دماغ جو امراض کے متواتر حملوں سے کسی کام کے نہ رہے تھے انہیں سے کام لینا شروع کیا اور ایک مسدس کی بنیاد ڈالی۔ دنیا کے مکروہات سے فرصت بہت کم ملی۔ اور بیماریوں کے ہجوم سے اطمینان کبھی نصیب نہ ہوا مگر ہر حال میں یہ دھن لگی رہی۔ بارے الحمدللہ کہ بہت سے وقتوں کے بعد ایک ٹوٹی پھوٹی نظم اس عاجز بندہ کی بساط کے موافق تیار ہو گئی۔ اور ناصح مشفق سے شرمندہ نہ ہونا پڑا۔ صرف ایک امید کے سہارے پر یہ راہ دور دراز طے کی گئی ہے۔ ورنہ منزل کا نشان نہ اب تک ملا ہے اور نہ آئندہ ملنے کی توقع ہے۔

Marfat.com

خبرم نیست کہ منزل گہ مقصود کجاست　　　ایں قدر ہست کہ بانگ جرسے مے آید

اس مسدس کے آغاز میں پانچ سات بند تمہید کے لکھ کر اول عرب کی اس ابتر حالت کا خاکہ کھینچا ہے جو ظہور اسلام سے پہلے تھی اور جس کا نام اسلام کی زبان میں جاہلیت رکھا گیا ہے۔ پھر کوکب اسلام کا طلوع ہونا اور نبی اُمی کی تعلیم سے اس ریگستان کا دفعتاً سر سبز و شاداب ہو جانا اور اس ابر رحمت کا امت کی کھیتی کو رحلت کے وقت ہرا بھرا چھوڑ جانا اور مسلمانوں کا دینی و دنیوی ترقیات میں تمام عالم پر سبقت لے جانا بیان کیا ہے۔ اس کے بعد ان کے تنزل کا حال لکھا ہے اور قوم کے لیے اپنے بے ہنر ہاتھوں سے ایک آئینہ خانہ بنایا ہے جس میں آ کر وہ اپنے خط و خال دیکھ سکتے ہیں کہ ہم کون تھے اور کیا ہو گئے۔ اگرچہ اس جانکاہ نظم میں جس کی دشواریاں لکھنے والے کا دل اور دماغ ہی خوب جانتا ہے بیان کا حق نہ مجھ سے ادا ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ مگر شکر ہے کہ جس قدر ہو گیا اتنی بھی امید نہ تھی۔ ہمارے ملک کے اہل مذاق ظاہراً اس روکھی پھیکی سیدھی سادی نظم کو پسند نہ کریں گے۔ کیونکہ اس میں تاریخی واقعات ہیں چند آیتوں اور حدیثوں کا ترجمہ ہے یا جو آج کل قوم کی حالت ہے، اس کا صحیح صحیح نقشہ کھینچا گیا ہے۔ نہ کہیں نازک خیالی ہے، نہ رنگیں بیانی، نہ مبالغہ کی چاٹ ہے۔ نہ تکلف کی چاشنی ہے۔ غرض کوئی بات ایسی نہیں ہے جس سے اہل وطن کے کان مانوس اور مذاق آشنا ہوں اور کوئی کرشمہ ایسا نہیں ہے کہ **لاعین رات ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر** (نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا، نہ کسی بشر کے دل میں گزرا) گویا اہل دہلی و لکھنؤ کی دعوت میں ایک ایسا دستر خوان چنا گیا ہے جس میں ابالی کھچڑی اور بے مرچ سالن کے سوا کچھ نہیں۔ مگر اس نظم کی ترتیب مزے لینے اور واہ واہ سننے کیلیے نہیں کی گئی۔ بلکہ عزیزوں اور دوستوں کو غیرت اور شرم دلانے کے لیے کی گئی ہے۔ اگر دیکھیں اور پڑھیں اور سمجھیں تو ان کا احسان ہے ورنہ کچھ شکایت نہیں

حافظ وظیفۂ تو دعا گفتن است و بس
دربند آں مباش کہ نشنید یا شنید

Marfat.com

دوسرا دیباچہ

متعلق بہ ضمیمہ

۱۳۰۳ھ

حدیث درد دل آویز داستانے ہست
کہ ذوق بیش دہ چوں دراز تر گردد

مسدس مدو جزر اسلام اول ہی اول ۱۲۹۶ھ میں چھپ کر شائع ہوا تھا۔ اگر چہ اس نظم کی اشاعت سے شاید کوئی معتد بہ فائدہ سوسائٹی کو نہیں پہنچا۔ مگر چھ برس میں جس قدر قبولیت وشہرت اس نظم کو اطراف ہندوستان میں ہوئی وہ فی الواقع تعجب انگیز ہے۔ نظم بالکل غیر مانوس تھی اور مضمون اکثر طعن وملامت پر مشتمل تھے۔ قوم کی برائیاں چن چن کر ظاہر کی گئی تھیں اور زبان سے تیغ وسناں کا کام لیا گیا تھا۔ ناظم کی نسبت قوم کے اکثر ابرار واخیار مذہبی سوء ظن رکھتے تھے۔ تعصب عموماً کلمہ حق سننے سے مانع تھا۔ باایں ہمہ اس تھوڑی سی مدت میں یہ نظم ملک کے اطراف وجوانب میں پھیل گئی۔ ہندوستان کے مختلف اضلاع میں اس کے سات آٹھ ایڈیشن اب سے پہلے شائع ہو چکے ہیں۔ بعض قومی مدرسوں میں اس کا انتخاب بچوں کو پڑھایا جاتا ہے۔ مولود شریف کی مجلسوں میں جا بجا اس کے بند پڑھے جاتے ہیں۔ اکثر لوگ اس کو پڑھ کر بے اختیار روتے اور آنسو بہاتے ہیں۔ اس کے بہت سے بند ہمارے واعظوں کی زبان پر جاری ہیں۔ کہیں کہیں قومی ناٹک میں اس کے مضامین ایکٹ کیے جاتے ہیں۔ بہت سے مسدس اسی کی روش پر اسی بحر میں ترتیب دیئے گئے ہیں۔ اکثر اخباروں میں موافق ومخالف ریویو اس پر لکھے گئے ہیں۔ شمال مغربی اضلاع کے

Marfat.com

سرکاری مدارس میں عام قبولیت کی وجہ سے اس کو تعلیم میں داخل کر دیا گیا ہے یہ اور اسی قسم کی اور بہت سی باتیں ایسی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ قوم نے اس کی طرف کافی توجہ کی ہے۔ مگر اس پر مصنف کو کچھ فخر کرنے کا محل نہیں ہے۔ اگر قوم کے دل میں متاثر ہونے کا مادہ نہ ہوتا تو یہ اور ایسی ایسی ہزار نظمیں بے کار تھیں۔ پس مصنف کو اگر فخر ہے تو صرف اس بات پر ہے کہ اس نے زمین شور میں تخم ریزی نہیں کی اور پتھر میں جونک لگانی نہیں چاہی۔ اس نے ایک ایسی جماعت کو مخاطب گردانا ہے جو بے راہ ہے پر گمراہ نہیں ہے وہ رستے سے بھٹکے ہوئے ہیں مگر رستے کی تلاش میں چپ و راست نگراں ہیں۔ ان کے ہنر مفقود ہو گئے ہیں مگر قابلیت موجود ہے۔ ان کی صورت بدل گئی ہے۔ مگر ہیولیٰ باقی ہے۔ ان کے قویٰ مضمحل ہو گئے۔ مگر زائل نہیں ہوئے۔ ان کے جوہر مٹ گئے ہیں مگر جلا سے پھر نمودار ہو سکتے ہیں۔ ان کے عیبوں میں خوبیاں بھی ہیں مگر چھپی ہوئی۔ ان کے خاکستر میں چنگاریاں بھی ہیں مگر دبی ہوئی۔

یہ نظم جس میں قوم کی گزشتہ اور موجودہ حالت کا صحیح صحیح نقشہ کھینچنا مدنظر تھا اگرچہ مشرق کی عام نظموں کی نسبت مبالغہ سے خالی تھی۔ لیکن فروگذاشت سے خالی نہ تھی۔ دوست کی نگاہ نکتہ چینی اور خوردہ گیری میں وہی کام کرتی ہے جو دشمن کی نگاہ کرتی ہے۔ دونوں یکساں عیبوں پر خوردہ گیری اور چشم پوشی کرتے ہیں۔ مگر دشمن اس غرض سے کہ عیب ظاہر ہوں اور خوبیاں مخفی رہیں۔ اور دوست اس خوف سے کہ مبادا خوبیوں کا غرور عیبوں کی اصلاح سے باز رکھے۔ مصنف بھی جو کہ دوستی کا دم بھرتا ہے شاید محبت اور دلسوزی ہی سے قوم کی عیب جوئی پر مجبور ہوا اور ہنر گستری سے معذور رہا۔ مگر یہ اسلوب جس قدر غیرت دلانے والا تھا اسی قدر مایوس کرنے والا بھی تھا۔ مصنف کے دل کی آگ بھڑک بھڑک کر بجھ گئی تھی۔ اور اس کی افسردگی الفاظ میں سرایت کر گئی تھی۔ نظم کا خاتمہ ایسے دل شکن اشعار پر ہوا جن سے تمام امیدیں منقطع ہو گئیں اور تمام کوششیں رائیگاں نظر آنے لگیں۔ شاید اس خرابی کا تدارک کچھ نہ ہو سکتا اگر قوم کی توجہ مصنف کے دل میں ایک نئی تحریک پیدا نہ کرتی اور قوم کو ایک نئے خطاب کا مستحق نہ ٹھہراتی۔ گو قوم نہیں بدلی مگر اس کے تیور بدلتے جاتے ہیں۔ پس اگر تحسین کا وقت نہیں آیا تو نفرین ضرور کم ہونی چاہیے۔ بعض احباب کی تحریک نے ان خیالات کی

Marfat.com

تائید کی اور ایک ضمیمہ مقتضائے حال کے موافق اصل مسدس کے آخر میں لاحق کیا گیا۔ ضمیمہ کو طول دینا مصنف کا مقصود نہ تھا لیکن اس مضمون کو چھیڑ کر طول سے بچنا ایسا ہی مشکل تھا جیسے سمندر میں کود کر ہاتھ پاؤں نہ مارنا۔

قدیم مسدس میں جستہ جستہ تصرف کیا گیا ہے۔ شاید بعض تصرفات کو ناظرین اس وجہ سے کہ قدیم اسلوب مانوس ہو گیا تھا پسند نہ کریں۔ مگر مصنف کا فرض تھا کہ دوستوں کی ضیافت میں کوئی ایسی چیز پیش نہ کرے جو خود اس کے مذاق میں ناگوار معلوم ہو۔ نظم نہ پہلے پسند کے قابل تھی اور نہ اب ہے۔ مگر الحمدللہ کہ درد اور سچ پہلے بھی تھا اور اب بھی ہے امید ہے کہ درد پھیلے گا اور سچ چمکے گا:

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

Marfat.com

رباعی

پستی کا کوئی حد سے گزرنا دیکھے
اسلام کا گر کر نہ ابھرنا دیکھے
مانے نہ کبھی کہ مد ہے ہر جزر کے بعد
دریا کا ہمارے جو اترنا دیکھے

Marfat.com

مسدس

کسی نے یہ بقراط سے جا کے پوچھا
مرض تیرے نزدیک مہلک ہیں کیا کیا
کہا ''دکھ جہاں میں نہیں کوئی ایسا
کہ جس کی دوا حق نے کی ہو نہ پیدا
مگر وہ مرض جس کو آسان سمجھیں
کہے جو طبیب اس کو ہذیان سمجھیں

سبب یا علامت گر ان کو سجھائیں
تو تشخیص میں سو نکالیں خطائیں
دوا اور پرہیز سے جی چرائیں
یونہی رفتہ رفتہ مرض کو بڑھائیں
طبیبوں سے ہرگز نہ مانوس ہوں وہ
یہاں تک کہ جینے سے مایوس ہوں وہ''

Marfat.com

یہی حال دنیا میں اس قوم کا ہے
بھنور میں جہاز آ کے جس کا گھرا ہے
کنارہ ہے دور اور طوفاں بپا ہے
گماں ہے یہ ہر دم کہ اب ڈوبتا ہے
نہیں لیتے کروٹ مگر اہلِ کشتی
پڑے سوتے ہیں بے خبر اہلِ کشتی

گھٹا سر پہ ادبار کی چھا رہی ہے
فلاکت سماں اپنا دکھلا رہی ہے
نحوست پس و پیش منڈلا رہی ہے
چپ و راست سے یہ صدا آ رہی ہے
کہ کل کون تھے آج کیا ہو گئے تم
ابھی جاگتے تھے ابھی سو گئے تم

پر اس قومِ غافل کی غفلت وہی ہے
تنزل پہ اپنے قناعت وہی ہے
ملے خاک میں پر رعونت وہی ہے
ہوئی صبح اور خوابِ راحت وہی ہے
نہ افسوس انہیں اپنی ذلت پہ ہے کچھ
نہ رشک اور قوموں کی عزت پہ ہے کچھ

Marfat.com

بہائم کی اور ان کی حالت ہے یکساں
کہ جس حال میں ہیں اسی میں ہیں شاداں
نہ ذلت سے نفرت نہ عزت کا ارماں
نہ دوزخ سے ترساں نہ جنت کے خواہاں
لیا عقل و دیں سے نہ کچھ کام انھوں نے
کیا دینِ برحق کو بدنام انھوں نے

وہ دیں جس نے اعدا کو اخواں بنایا
وحوش اور بہائم کو انساں بنایا
درندوں کو غمخوارِ دوراں بنایا
گڈریوں کو عالم کا سلطاں بنایا
وہ خطہ جو تھا ایک ڈھوروں کا گلہ
گراں کر دیا اس کا عالم سے پلہ

عرب جس کا چرچا ہے یہ کچھ وہ کیا تھا
جہاں سے الگ اک جزیرہ نما تھا
زمانہ سے پیوند جس کا جدا تھا
نہ کشورستاں تھا، نہ کشور کشا تھا
تمدن کا اس پر پڑا تھا نہ سایا
ترقی کا تھا واں قدم تک نہ آیا

Marfat.com

نہ آب و ہوا ایسی تھی روح پرور
کہ قابل ہی پیدا ہوں خود جس سے جوہر
نہ کچھ ایسے سامان تھے واں میسر
کنول جس سے کھل جائیں دل کے سراسر
نہ سبزہ تھا صحرا میں پیدا نہ پانی
فقط آبِ باراں پہ تھی زندگانی

زمیں سنگلاخ اور ہوا آتش افشاں
لوؤں کی لپٹ بادِ صرصر کے طوفاں
پہاڑ اور ٹیلے سراب اور بیاباں
کھجوروں کے جھنڈ اور خارِ مغیلاں
نہ کھیتوں میں غلہ نہ جنگل میں کھیتی
عرب اور کل کائنات اس کی یہ تھی

نہ واں مصر کی روشنی جلوہ گر تھی
نہ یونان کے علم و فن کی خبر تھی
وہی اپنی فطرت پہ طبعِ بشر تھی
خدا کی زمیں بن جتی سر بسر تھی
پہاڑ اور صحرا میں ڈیرا تھا سب کا
تلے آسماں کے بسیرا تھا سب کا

Marfat.com

کہیں آگ پجتی تھی واں بے محابا
کہیں تھا کواکب پرستی کا چرچا
بہت سے تھے تثلیث پر دل سے شیدا
بتوں کا عمل سو بسو جابجا تھا
کرشموں کا راہب کے تھا صید کوئی
طلسموں میں کاہن کے تھا قید کوئی

وہ دنیا میں گھر سب سے پہلا خدا کا
خلیل ایک معمار تھا جس بنا کا
ازل میں مشیت نے تھا جس کو تاکا
کہ اس گھر سے ابلے گا چشمہ ہدیٰ کا
وہ تیرتھ تھا اک بت پرستوں کا گویا
جہاں نام حق کا نہ تھا کوئی جویا

قبیلے قبیلے کا بت اک جدا تھا
کسی کا ہبل تھا کسی کا صفا تھا
یہ عزا پہ وہ نائلہ پر فدا تھا
اسی طرح گھر گھر نیا اک خدا تھا
نہاں ابر ظلمت میں تھا مہر انور
اندھیرا تھا فاران کی چوٹیوں پر

Marfat.com

چلن ان کے جتنے تھے سب وحشیانہ
ہر اک لوٹ اور مار میں تھا یگانہ
فسادوں میں کٹتا تھا ان کا زمانہ
نہ تھا کوئی قانون کا تازیانہ
وہ تھے قتل و غارت میں چالاک ایسے
درندے ہوں جنگل میں بے باک جیسے

نہ ٹلتے تھے ہرگز جو اڑ بیٹھتے تھے
سلجھتے نہ تھے جب جھگڑ بیٹھتے تھے
جو دو شخص آپس میں لڑ بیٹھتے تھے
تو صدہا قبیلے بگڑ بیٹھتے تھے
بلند ایک ہوتا تھا گر واں شرارا
تو اس سے بھڑک اٹھتا تھا ملک سارا

یہ بکر اور تغلب کی باہم لڑائی
صدی جس میں آدھی انھوں نے گنوائی
قبیلوں کی کر دی تھی جس نے صفائی
تھی اک آگ ہر سو عرب میں لگائی
نہ جھگڑا کوئی ملک و دولت کا تھا وہ
کرشمہ اک ان کی جہالت کا تھا وہ

Marfat.com

کہیں تھا مویشی چرانے پہ جھگڑا
کہیں پہلے گھوڑا بڑھانے پہ جھگڑا
لبِ جو کہیں آنے جانے پہ جھگڑا
کہیں پانی پینے پلانے پہ جھگڑا
یونہی روز ہوتی تھی تکرار ان میں
یونہی چلتی رہتی تھی تلوار ان میں

جو ہوتی تھی پیدا کسی گھر میں دختر
تو خوفِ شماتت سے بے رحم مادر
پھرے دیکھتی جب تھی شوہر کے تیور
کہیں زندہ گاڑ آتی تھی اس کو جا کر
وہ گود ایسی نفرت سے کرتی تھی خالی
جنے سانپ جیسے کوئی جننے والی

جوا ان کی دن رات کی دل لگی تھی
شراب ان کی گھٹی میں گویا پڑی تھی
تعیش تھا غفلت تھی دیوانگی تھی
غرض ہر طرح ان کی حالت بری تھی
بہت اس طرح ان کو گزری تھیں صدیاں
کہ چھائی ہوئی نیکیوں پر تھی بدیاں

Marfat.com

ولادت حضرت رحمۃ للعالمین

یکایک ہوئی غیرتِ حق کو حرکت
بڑھا جانبِ بوقبیس ابرِ رحمت
ادا خاکِ بطحا نے کی وہ ودیعت
چلے آتے تھے جس کی دیتے شہادت
ہوئی پہلوئے آمنہؓ سے ہویدا
دعائے خلیل اور نویدِ مسیحا

ہوئے محو عالم سے آثارِ ظلمت
کہ طالع ہوا ماہِ برجِ سعادت
نہ چٹکی مگر چاندنی ایک مدت
کہ تھا ابر میں ماہتابِ رسالت
یہ چالیسویں سال لطفِ خدا سے
کیا چاند نے کھیت غارِ حرا سے

بعثت خاتم النبیین

وہؐ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماویٰ
تیموں کا والی غلاموں کا مولیٰ

Marfat.com

خطا کار سے درگزر کرنے والا
بد اندیش کے دل میں گھر کرنے والا
مفاسد کا زیر و زبر کرنے والا
قبائل کو شیر و شکر کرنے والا

اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا

مسِ خام کو جس نے کندن بنایا
کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا
عرب جس پہ قرنوں سے تھا جہل چھایا
پلٹ دی بس اک آن میں اس کی کایا

رہا ڈر نہ بیڑے کو موجِ بلا کا
ادھر سے ادھر پھر گیا رخ ہوا کا

پڑی کان میں دھات تھی اک نکمی
نہ کچھ قدر تھی اور نہ قیمت تھی جس کی
طبیعت میں جو اس کے جوہر تھے اصلی
ہوئے سب تھے مٹی میں مل کر وہ مٹی

پہ تھا ثبت علمِ قضا و قدر میں
کہ بن جائے گی وہ طلا اک نظر میں

84071

Marfat.com

رسالت کی پہلی تبلیغ

وہ فخرِ عرب زیبِ محراب و منبر
تمام اہلِ مکہ کو ہمراہ لے کر
گیا ایک دن حسبِ فرمانِ داور
سوئے دشت اور چڑھ کے کوہِ صفا پر
یہ فرمایا سب سے کہ "اے آلِ غالب
سمجھتے ہو تم مجھ کو صادق کہ کاذب؟"

کہا سب نے "قول آج تک کوئی تیرا
کبھی ہم نے جھوٹا سنا اور نہ دیکھا"
کہا "گر سمجھتے ہو تم مجھ کو ایسا
تو باور کرو گے اگر میں کہوں گا؟
کہ فوجِ گراں پشتِ کوہِ صفا پر
پڑی ہے کہ لوٹے تمہیں گھات پا کر"

کہا "تیری ہر بات کا یاں یقیں ہے
کہ بچپن سے صادق ہے تو اور امیں ہے"
کہا "گر مری بات یہ دل نشیں ہے
تو سن لو خلاف اس میں اصلا نہیں ہے
کہ سب قافلہ یاں سے ہے جانے والا
ڈرو اس سے جو وقت ہے آنے والا

Marfat.com

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوتِ ہادیؐ
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی
نئی اک لگن دل میں سب کے لگا دی
اک آواز میں سوتی بستی جگا دی

پڑا ہر طرف غل یہ پیغامِ حق سے
کہ گونج اٹھے دشت و جبل نامِ حق سے

فیضِ تعلیم نبوی

سبق پھر شریعت کا ان کو پڑھایا
حقیقت کا گر ان کو ایک اک بتایا
زمانہ کے بگڑے ہوؤں کو بنایا
بہت دن کے سوتے ہوؤں کو جگایا

کھلے تھے نہ جو راز اب تک جہاں پر
وہ دکھلا دیئے ایک پردہ اٹھا کر

ضلالتِ اہلِ عالم

کسی کو ازل کا نہ تھا یاد پیماں
بھلائے تھے بندوں نے مالک کے فرماں
زمانہ میں تھا دورِ صہبائے بطلاں
مئے حق سے محرم نہ تھی بزمِ دوراں

اچھوتا تھا توحید کا جام اب تک
خمِ معرفت کا تھا منہ خام اب تک

Marfat.com

نہ واقف تھے انساں قضا اور جزا سے
نہ آگاہ تھے مبداء و منتہا سے
لگائی تھی ایک اک نے لو ماسوا سے
پڑے تھے بہت دور بندے خدا سے
یہ سنتے ہی تھرا گیا گلہ سارا
یہ راعی نے للکار کر جب پکارا

(تعلیم توحید)

کہ ہے ذات واحد عبادت کے لایق
زباں اور دل کی شہادت کے لایق
اسی کے ہیں فرماں اطاعت کے لایق
اسی کی ہے سرکار خدمت کے لایق
لگاؤ تو لو اس سے اپنی لگاؤ
جھکاؤ تو سر اس کے آگے جھکاؤ

اسی پر ہمیشہ بھروسا کرو تم
اسی کے سدا عشق کا دم بھرو تم
اسی کے غضب سے ڈرو گر ڈرو تم
اسی کی طلب میں مرو گر مرو تم
مبرا ہے شرکت سے اس کی خدائی
نہیں اس کے آگے کسی کو بڑائی

Marfat.com

خرد اور ادراک رنجور ہیں واں
مہ و مہر ادنیٰ سے مزدور ہیں واں
جہاندار مغلوب و مقہور ہیں واں
نبی اور صدیق مجبور ہیں واں
نہ پرسش ہے رہبان و احبار کی واں
نہ پروا ہے ابرار و احرار کی واں

تم اوروں کی مانند دھوکا نہ کھانا
کسی کو خدا کا نہ بیٹا بنانا
مری حد سے رتبہ نہ میرا بڑھانا
بڑھا کر بہت تم نہ مجھ کو گھٹانا
سب انساں ہیں واں جس طرح سرفگندہ
اسی طرح ہوں میں بھی اک اس کا بندہ

بنانا نہ تربت کو میری صنم تم
نہ کرنا مری قبر پر سر کو خم تم
نہیں بندہ ہونے میں کچھ مجھ سے کم تم
کہ بے چارگی میں برابر ہیں ہم تم
مجھے دی ہے حق نے بس اتنی بزرگی
کہ بندہ بھی ہوں اس کا اور ایلچی بھی

Marfat.com

اسی طرح دل ان کا ایک اک سے توڑا
ہر اک قبلۂ کج سے منہ ان کا موڑا
کہیں ماسویٰ کا علاقہ نہ چھوڑا
خداوند سے رشتہ بندوں کا جوڑا
کبھی کے جو پھرتے تھے مالک سے بھاگے
دیئے سر جھکا ان کے مالک کے آگے

پتا اصلِ مقصود کا پا گیا جب
نشاں گنجِ دولت کا ہاتھ آ گیا جب
محبت سے دل ان کا گرما گیا جب
سماں ان پہ توحید کا چھا گیا جب
سکھائے معیشت کے آداب ان کو
پڑھائے تمدن کے سب باب ان کو

جتائی انھیں وقت کی قدر و قیمت
دلائی انہیں کام کی حرص و رغبت
کہا چھوڑ دیں گے سب آخر رفاقت
ہو فرزند و زن اس میں یا مال و دولت
نہ چھوڑے گا پر ساتھ ہرگز ہمارا
بھلائی میں جو وقت تم نے گزارا

Marfat.com

غنیمت ہے صحت علالت سے پہلے
فراغت مشاغل کی کثرت سے پہلے
جوانی، بڑھاپے کی زحمت سے پہلے
اقامت، مسافر کی رحلت سے پہلے
فقیری سے پہلے غنیمت ہے دولت
جو کرنا ہے کر لو کہ تھوڑی ہے مہلت

یہ کہہ کر کیا علم پر ان کو شیدا
کہ ہیں دور رحمت سے سب اہلِ دنیا
مگر دھیان ہے جن کو ہر دم خدا کا
ہے تعلیم کا یا سدا جن میں چرچا
انہی کے لیے یاں ہے نعمت خدا کی
انہی پر ہے واں جا کے رحمت خدا کی"

سکھائی انہیں نوعِ انساں پہ شفقت
کہا "ہے یہ اسلامیوں کی علامت
کہ ہمسانیہ سے رکھتے ہیں وہ محبت
شب و روز پہنچاتے ہیں اس کو راحت
وہ جو حق سے اپنے لیے چاہتے ہیں
وہی ہر بشر کے لیے چاہتے ہیں

Marfat.com

خدا رحم کرتا نہیں اس بشر پر
نہ ہو درد کی چوٹ جس کے جگر پر
کسی کے گر آفت گزر جائے سر پر
پڑے غم کا سایہ نہ اس بے اثر پر
کرو مہربانی تم اہلِ زمیں پر
خدا مہرباں ہوگا عرشِ بریں پر"

ڈرایا تعصب سے ان کو یہ کہہ کر
کہ زندہ رہا اور مرا جو اسی پر
ہوا وہ ہماری جماعت سے باہر
وہ ساتھی ہمارا نہ ہم اس کے یاور
نہیں حق سے کچھ اس محبت کو بہرہ
کہ جو تم کو اندھا کرے اور بہرہ

بچایا برائی سے ان کو یہ کہہ کر
کہ طاعت سے ترکِ معاصی ہے بہتر
تورع کا ہے ذات میں جن کی جوہر
نہ ہوں گے کبھی عابد ان کے برابر
کرو ذکر اہلِ ورع کا جہاں تم
نہ لو عابدوں کا کبھی نام واں تم

Marfat.com

غریبوں کو محنت کی رغبت دلائی
کہ بازو سے اپنے کرو تم کمائی
خبر تا کہ لو اس سے اپنی پرائی
نہ کرنی پڑے تم کو در در گدائی
طلب سے ہے دنیا کی گریاں یہ نیت
تو چمکو گے واں ماہِ کامل کی صورت

امیروں کو تنبیہ کی اس طرح پر
کہ ہیں تم میں جو اغنیا اور تونگر
اگر اپنے طبقہ میں ہوں سب سے بہتر
بنی نوع کے ہوں مددگار و یاور
نہ کرتے ہوں بے مشورت کام ہرگز
اٹھاتے نہ ہوں بے دھڑک گام ہرگز

تو مردوں سے آسودہ تر ہے وہ طبقہ
زمانہ مبارک ملے جس کو ایسا
پہ جب اہلِ دولت ہوں اشرارِ دنیا
نہ ہو عیش میں جن کو اوروں کی پروا
نہیں اس زمانہ میں کچھ خیر و برکت
اقامت سے بہتر ہے اس وقت رحلت

Marfat.com

دیے پھیر دل ان کے مکر و ریا سے
بھرا ان کے سینہ کو صدق و صفا سے
بچایا انہیں کذب سے افترا سے
کیا سرخرو خلق سے اور خدا سے
رہا قول حق میں نہ کچھ باک ان کو
بس اک شوب میں کر دیا پاک ان کو

کہیں حفظِ صحت کے آئیں سکھائے
سفر کے کہیں شوق ان کو دلائے
مفاد ان کو سوداگری کے سجھائے
اصول ان کو فرماں دہی کے بتائے
نشاں راہِ منزل کا ایک اک دکھایا
بنی نوع کا ان کو رہبر بنایا

ہوئی ایسی عادت پہ تعلیم غالب
کہ باطل کے شیدا ہوئے حق کے طالب
مناقب سے بدلے گئے سب مثالب
ہوئے روح سے بہرہ ور ان کے قالب
جسے راج رد کر چکے تھے وہ پتھر
ہوا جا کے آخر کو قایم سرے پر

Marfat.com

رحلت آنحضرتؐ

جب امت کو سب مل چکی حق کی نعمت
ادا کر چکی فرض اپنا رسالت
رہی حق پہ باقی نہ بندوں کی حجت
نبی نے کیا خلق سے قصدِ رحلت
تو اسلام کی وارث اک قوم چھوڑی
کہ دنیا میں جس کی مثالیں ہیں تھوڑی

زمرۂ خلافت

سب اسلام کے حکم بردار بندے
سب اسلامیوں کے مددگار بندے
خدا اور نبی کے وفادار بندے
یتیموں کے رانڈوں کے غمخوار بندے
رہِ کفر و باطل سے بیزار سارے
نشہ میں مئے حق کے سرشار سارے

جہالت کی رسمیں مٹا دینے والے
کہانت کی بنیاد ڈھا دینے والے
سر احکام دیں پر جھکا دینے والے
خدا کے لیے گھر لٹا دینے والے
ہر آفت میں سینہ سپر کرنے والے
فقط ایک اللہ سے ڈرنے والے

Marfat.com

اگر اختلاف ان میں باہم دگر تھا
تو بالکل مدار اس کا اخلاص پر تھا
جھگڑتے تھے لیکن نہ جھگڑوں میں شر تھا
خلاف آشتی سے خوش آیندہ تر تھا
یہ تھی موج پہلی اس آزادگی کی
ہرا جس سے ہونے کو تھا باغ گیتی

نہ کھانوں میں تھی واں تکلف کی کلفت
نہ پوشش سے مقصود تھی زیب و زینت
امیر اور لشکر کی تھی ایک صورت
فقیر اور غنی سب کی تھی ایک حالت
لگایا تھا مالی نے اک باغ ایسا
نہ تھا جس میں چھوٹا بڑا کوئی پودا

خلیفہ تھے امت کے ایسے نگہباں
ہو گلہ کا جیسے نگہبان چوپاں
سمجھتے تھے ذمی و مسلم کو یکساں
نہ تھا عبد و حر میں تفاوت نمایاں
کنیز اور بانو تھی آپس میں ایسی
زمانہ میں ماں جائی بہنیں ہوں جیسی

Marfat.com

رہِ حق میں تھی دوڑ اور بھاگ ان کی
فقط حق پہ تھی جس سے تھی لاگ ان کی
بھڑکتی نہ تھی خود بخود آگ ان کی
شریعت کے قبضہ میں تھی باگ ان کی
جہاں کر دیا نرم نرما گئے وہ
جہاں کر دیا گرم گرما گئے وہ

کفایت جہاں چاہیے واں کفایت
سخاوت جہاں چاہیے واں سخاوت
بچی اور تلی دشمنی اور محبت
نہ بے وجہ الفت نہ بے وجہ نفرت
جھکا حق سے جو جھک گئے اس سے وہ بھی
رکا حق سے جو رک گئے اس سے وہ بھی

ترقی کا جس دم خیال ان کو آیا
اک اندھیر تھا ربعِ مسکوں میں چھایا
ہر اک قوم پر تھا تنزل کا سایا
بلندی سے تھا جس نے سب کو گرایا
وہ نیشن جو ہیں آج گردوں کے تارے
دھندلکے میں پستی کے پنہاں تھے سارے

زمانہ کی حالت

Marfat.com

نہ وہ دور دورہ تھا عبرانیوں کا
نہ یہ بخت و اقبال نصرانیوں کا
پراگندہ دفتر تھا یونانیوں کا
پریشاں تھا شیرازہ ساسانیوں کا
جہاز اہلِ روما کا تھا ڈگمگاتا
چراغ اہلِ ایراں کا تھا ٹمٹماتا

ادھر ہند میں ہر طرف تھا اندھیرا
کہ تھا گیان گن کا لدا یاں سے ڈیرا
ادھر تھا عجم کو جہالت نے گھیرا
کہ دل سب نے کیش وکنش سے تھا پھیرا
نہ بھگوان کا دھیان تھا گیانیوں میں
نہ یزداں پرستی تھی یزدانیوں میں

ہوا ہر طرف موجزن تھی بلا کی
گلوں پہ چھری چل رہی تھی جفا کی
عقوبت کی حد تھی نہ پرسش خطا کی
پڑی لٹ رہی تھی ودیعت خدا کی
زمیں پر تھا ابر ستم کا دڑیڑا
تباہی میں تھا نوع انساں کا بیڑا

Marfat.com

وہ قومیں جو ہیں آج غمخوار انساں
درندوں کی اور ان کی طینت تھی یکساں
جہاں عدل کے آج جاری ہیں فرماں
بہت دور پہنچا تھا واں ظلم و طغیاں

بنے آج جو گلہ باں ہیں ہمارے
وہ تھے بھیڑیئے آدمی خوار سارے

ہنر کا جہاں گرم بازار ہے اب
جہاں عقل و دانش کا بیوپار ہے اب
جہاں ابرِ رحمت گہربار ہے اب
جہاں ہن برستا لگاتار ہے اب

تمدن کا پیدا نہ تھا واں نشاں تک
سمندر کی آئی نہ تھی موج واں تک

نہ رستہ ترقی کا کوئی کھلا تھا
نہ زینہ بلندی پہ کوئی لگا تھا
وہ صحرا انھیں قطع کرنا پڑا تھا
جہاں نقشِ پا تھا نہ شورِ درا تھا

جونہی کان میں حق کی آواز آئی
لگا کرنے خود ان کا دل رہنمائی

Marfat.com

گھٹا اک پہاڑوں سے بطحا کے اٹھی
پڑی چار سو یک بیک دھوم جس کی
کڑک اور دمک دور دور اس کی پہنچی
جو ٹیگس پہ گرجی تو گنگا پہ برسی
رہے اس سے محروم آبی نہ خاکی
ہری ہو گئی ساری کھیتی خدا کی

کیا امیوں نے جہاں میں اجالا
ہوا جس سے اسلام کا بول بالا
بتوں کو عرب اور عجم سے نکالا
ہر اک ڈوبتی ناؤ کو جا سنبھالا
زمانہ میں پھیلائی توحید مطلق
لگی آنے گھر گھر سے آواز حق حق

ہوا غلغلہ نیکیوں کا بدوں میں
پڑی کھلبلی کفر کی سرحدوں میں
ہوئی آتش افسردہ آتشکدوں میں
لگی خاک سی اڑنے سب معبدوں میں
ہوا کعبہ آباد سب گھر اجڑ کر
جمے ایک جا سارے ڈنگل بچھڑ کر

Marfat.com

لیے علم و فن ان سے نصرانیوں نے
کیا کسب اخلاق روحانیوں نے
ادب ان سے سیکھا صفاہانیوں نے
کہا بڑھ کے لبیک یزدانیوں نے
ہر اک دل سے رشتہ جہالت کا توڑا
کوئی گھر نہ دنیا میں تاریک چھوڑا

احیائے علوم

ارسطو کے مردہ فنوں کو جلایا
فلاطون کو زندہ پھر کر دکھایا
ہر اک شہر و قریہ کو یونان بنایا
مزا علم و حکمت کا سب کو چکھایا
کیا برطرف پردہ چشم جہاں سے
جگایا زمانے کو خواب گراں سے

ہر اک میکدے سے بھرا جا کے ساغر
ہر اک گھاٹ سے آئے سیراب ہو کر
گرے مثل پروانہ ہر روشنی پر
گرہ میں لیا باندھ حکم پیمبر
کہ "حکمت کو اک گم شدہ مال سمجھو
جہاں پاؤ اپنا اسے مال سمجھو"

Marfat.com

ہر اک علم کے فن کے جویا ہوئے وہ
ہر اک کام میں سب سے بالا ہوئے وہ
فلاحت میں بے مثل و یکتا ہوئے وہ
سیاحت میں مشہورِ دنیا ہوئے وہ
ہر اک ملک میں ان کی پھیلی عمارت
ہر اک قوم نے ان سے سیکھی تجارت

کیا جا کے آباد ہر ملک ویراں
مہیا کیے سب کی راحت کے ساماں
خطرناک تھے جو پہاڑ اور بیاباں
انہیں کر دیا رشکِ صحنِ گلستاں
بہار اب جو دنیا میں آئی ہوئی ہے
یہ سب پود انہی کی لگائی ہوئی ہے

یہ ہموار سڑکیں یہ راہیں مصفا
دو طرفہ برابر درختوں کا سایا
نشاں جابجا میل و فرسخ کے برپا
سرِ رہ کوئیں اور سرائیں مہیا
انہی کے ہیں سب نے یہ چربے اتارے
اسی قافلہ کے نشاں ہیں یہ سارے

Marfat.com

سیر و سیاحت

سدا ان کو مرغوب سیر و سفر تھا
ہر اک بر اعظم میں ان کا گزر تھا
تمام ان کا چھانا ہوا بحر و بر تھا
جو لنکا میں ڈیرا تو بربر میں گھر تھا
وہ گنتے تھے یکساں وطن اور سفر کو
گھر اپنا سمجھتے تھے ہر دشت و در کو

جہاں کو ہے یاد ان کی رفتار اب تک
کہ نقشِ قدم ہیں نمودار اب تک
ملایا میں ہیں ان کے آبار اب تک
انہیں رو رہا ہے ملیبار اب تک
ہمالہ کو ہیں واقعات ان کے ازبر
نشاں ان کے باقی ہیں جبرالٹر پر

آثار صنادید اسلام

نہیں اس طبق پر کوئی بر اعظم
نہ ہوں جس میں ان کی عمارات محکم
عرب، ہند، مصر، اندلس و شام، ویلم
بناؤں سے ہیں ان کی معمور عالم
سرِ کوہِ آدم سے تا کوہِ بیضا
جہاں جاؤ گے کھوج پاؤ گے ان کا

Marfat.com

وہ سنگیں محل اور وہ ان کی صفائی
جمی جن کے کھنڈروں پہ ہے آج کائی
وہ مرقد کہ گنبد تھے جن کے طلائی
وہ معبد جہاں جلوہ گر تھی خدائی
زمانہ نے گو ان کی برکت اٹھا لی
نہیں کوئی ویرانہ پر ان سے خالی

ظرافت اندلس

ہوا اندلس ان سے گلزار یکسر
جہاں ان کے آثار باقی ہیں اکثر
جو چاہے کوئی دیکھ لے آج جا کر
یہ ہے بیت حمرا کی گویا زباں پر
کہ تھے آلِ عدنان سے میرے بانی
عرب کی ہوں میں اس زمیں پر نشانی

ہویدا ہے غرناطہ ہے شوکت ان کی
عیاں ہے بلنسیہ سے قدرت ان کی
بطلیوس کو یا د ہے عظمت ان کی
ٹپکتی ہے قادس میں سر حسرت ان کی
نصیب ان کا اشبیلیہ میں ہے سوتا
شب و روز ہے قرطبہ ان کو روتا

Marfat.com

کوئی قرطبہ کے کھنڈر جا کے دیکھے
مساجد کے محراب و در جا کے دیکھے
حجازی امیروں کے گھر جا کے دیکھے
خلافت کو زیر و زبر جا کے دیکھے
جلال ان کا کھنڈروں میں ہے یوں چمکتا
کہ ہو خاک میں جیسے کندن دمکتا

خلافت بغداد

وہ بلدہ کہ فخرِ بلادِ جہاں تھا
تر و خشک پر جس کا سکہ رواں تھا
گڑا جس میں عباسیوں کا نشاں تھا
عراقِ عرب جس سے رشکِ جناں تھا
اڑا لے گئی بادِ پندار جس کو
بہا لے گئی سیلِ تاتار جس کو

سنے گوشِ عبرت سے گر جا کے انسان
تو واں ذرہ ذرہ یہ کرتا ہے اعلان
کہ تھا جن دنوں مہرِ اسلام تاباں
ہوا یاں کی تھی زندگی بخش دوراں
پڑی خاک ایتھنز میں جاں یہیں سے
ہوا زندہ پھر نام یوناں یہیں سے

Marfat.com

وہ لقمان و سقراط کے درِ مکنوں
وہ اسرارِ بقراط و درسِ فلاطوں
ارسطو کی تعلیم سولن کے قانوں
پڑے تھے کسی قبر کہنہ میں مدفوں
یہیں آ کے مہرِ سکوت ان کی ٹوٹی
اسی باغِ رعنا سے بو ان کی پھوٹی

یہ تھا علم پر واں توجہ کا عالم
کہ ہو جیسے مجروح جویائے مرہم
کسی طرح پیاس ان کی ہوتی نہ تھی کم
بجھاتا تھا آگ ان کی باراں نہ شبنم
حریمِ خلافت میں اونٹوں پہ لد کر
چلے آتے تھے مصر و یوناں کے دفتر

وہ تارے جو تھے شرق میں لمعہ افگن
پہ تھا ان کی کرنوں سے تا غرب روشن
نوشتوں سے ہیں جن کے اب تک مزین
کتب خانۂ پیرس و روم و لندن
پڑا غلغلہ جن کا تھا کشوروں میں
وہ سوتے ہیں بغداد کے مقبروں میں

Marfat.com

وہ سنجار کا اور کوفہ کا میداں
فراہم ہوئے جس میں مساحِ دوراں
کرہ کی مساحت کے پھیلائے ساماں
ہوئی جزو سے قدر کل کی نمایاں
زمانہ وہاں آج تک نوحہ گر ہے
کہ عباسیوں کی سبھا وہ کدھر ہے

سمرقند سے اندلس تک سراسر
انھی کی رصدگاہیں تھیں جلوہ گستر
سوادِ مراغہ میں اور قاعیوں پر
زمیں سے صدا آ رہی ہے برابر
کہ جن کی رصد کے یہ باقی نشاں ہیں
وہ اسلامیوں کے منجم کہاں ہیں

مورخ جو ہیں آج تحقیق والے
تفحص کے ہیں جن کے آئیں نرالے
جنہوں نے ہیں عالم کے دفتر کھنگالے
زمیں کے طبق سربسر چھان ڈالے
عرب ہی نے دل ان کے جا کر ابھارے
عرب ہی سے وہ بھرنے سیکھے ترارے

Marfat.com

اندھیرا تواریخ پر چھا رہا تھا
ستارہ روایت کا گہنا رہا تھا
درایت کے سورج پہ ابر آ رہا تھا
شہادت کا میدان دھندلا رہا تھا
سر رہ چراغ اک عرب نے جلایا
ہر اک قافلہ کا نشاں جس سے پایا

گروہ ایک جویا تھا علم نبیؐ کا
لگایا پتا جس نے ہر مفتری کا
نہ چھوڑا کوئی رخنہ کذب خفی کا
کیا قافیہ تنگ ہر مدعی کا
کیے جرح و تعدیل کے وضع قانوں
نہ چلنے دیا کوئی باطل کا افسوں

اسی دھن میں آساں کیا ہر سفر کو
اسی شوق میں طے کیا بحر و بر کو
سنا خازن علم دیں جس بشر کو
لیا اس سے جا کر خبر اور اثر کو
پھر آپ اس کو پرکھا کسوٹی پہ رکھ کر
دیا اور کو خود مزا اس کا چکھ کر

Marfat.com

کیا فاش راوی میں جو عیب پایا
مناقب کو چھانا مثالب کو تایا
مشائخ میں جو فسق نکلا جتایا
ائمہ میں جو داغ دیکھا بتایا
طلسم ورع ہر مقدس کا توڑا
نہ ملا کو چھوڑا نہ صوفی کو چھوڑا

رجال اور اسانید کے جو ہیں دفتر
گواہ ان کی آزادگی کے ہیں یکسر
نہ تھا ان کا احساں یہ اک اہل دیں پر
وہ تھے اس میں ہر قوم و ملت کے رہبر
لبرٹی میں جو آج فائق ہیں سب سے
بتائیں کہ لبرل بنے ہیں وہ کب سے

فصاحت کے دفتر تھے سب گاؤ خوردہ
بلاغت کے رستے تھے سب ناسپردہ
۱۰ ادھر روم کی شمع انشا تھی مردہ
ادھر آتش پارسی تھی فسردہ
یکایک جو برق آ کے چمکی عرب کی
کھلی کی کھلی رہ گئی آنکھ سب کی

Marfat.com

عرب کی جو دیکھی وہ آتش زبانی
سنی برمحل ان کی شیوا بیانی
وہ اشعار کی دل میں ریشہ دوانی
وہ خطبوں کی مانند دریا روانی
وہ جادو کے جملے وہ فقرے فسوں کے
تو سمجھے کہ گویا ہم اب تک تھے گونگے

سلیقہ کسی کو نہ تھا مدح و ذم کا
نہ ڈھب یاد تھا شرحِ شادی وغم کا
نہ انداز تلقین و وعظ و حکم کا
خزانہ تھا مدفوں زباں اور قلم کا
نواسنجیاں ان سے سیکھیں یہ سب نے
زباں کھول دی سب کی نطقِ عرب نے

زمانہ میں پھیلی طب ان کی بدولت
ہوئی بہرہ ور جس سے ہر قوم و ملت
نہ صرف ایک مشرق میں تھی ان کی شہرت
مسلّم تھی مغرب تک ان کی حذاقت
سلرنو میں جو ایک نامی مطب تھا
وہ مغرب میں عطارِ مشکِ عرب تھا

Marfat.com

ابوبکر رازی علی ابنِ عیسیٰ
حکیمِ گرامی حسین ابن سینا
حنین ابنِ اسحٰق قسیس دانا
ضیا ابنِ بیطار راس الاطبا
انھیں کے ہیں مشرق میں سب نام لیوا
انہیں سے ہوا پار مغرب کا کھیوا

غرض فن ہیں جو مایۂ دین و دولت
طبیعی، الٰہی، ریاضی و حکمت
طب اور کیمیا، ہندسہ اور ہیئت
سیاست، تجارت، عمارت، فلاحت
لگاؤ گے کھوج ان کا جا کر جہاں تم
نشاں ان کے قدموں کے پاؤ گے واں تم

عرب کی فیض رسانی

ہوا گو کہ پامال بستان عرب کا
مگر اک جہاں ہے غزلخواں عرب کا
ہرا کر گیا سب کو باراں عرب کا
سپیدو سیہ پر ہے احساں عرب کا
وہ قومیں جو ہیں آج سرتاج سب کی
کنوڈی رہیں گی ہمیشہ عرب کی

Marfat.com

رہے جب تک ارکان اسلام برپا
چلن اہل دیں کا رہا سیدھا سادا
رہا میل سے شہد صافی مصفّا
رہی کھوٹ سے سیم خالص مبرّا
نہ تھا کوئی اسلام کا مرد میداں
علم ایک تھا شش جہت میں در افشاں

تنزل اہل اسلام

پہ گدلا ہوا جب کہ چشمہ صفا کا
گیا چھوٹ سر رشتہ دین ہدیٰ کا
رہا سر پہ باقی نہ سایہ ہما کا
تو پورا ہوا عہد جو تھا خدا کا
کہ ہم نے بگاڑا نہیں کوئی اب تک
وہ بگڑا نہیں آپ دنیا میں جب تک

برے ان پہ وقت آ کے پڑنے لگے اب
وہ دنیا میں بس کر اجڑنے لگے اب
بھرے ان کے میلے بچھڑنے لگے اب
بنے تھے وہ جیسے بگڑنے لگے اب
ہری کھیتیاں جل گئیں لہلہا کر
گھٹا کھل گئی سارے عالم پہ چھا کر

Marfat.com

نہ ثروت رہی ان کی قائم نہ عزت
گئے چھوڑ ساتھ ان کا اقبال و دولت
ہوئے علم و فن ان سے ایک ایک رخصت
مٹیں خوبیاں ساری، نوبت بہ نوبت
رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

ملے کوئی ٹیلہ اگر ایسا اونچا
کہ آتی ہوواں سے نظر ساری دنیا
چڑھے اس پہ پھر اک خرد مند دانا
کہ قدرت کے دنگل کا دیکھے تماشا
تو قوموں میں فرق اس قدر پائے گا وہ
کہ عالم کو زیر و زبر پائے گا وہ

وہ دیکھے گا ہر سو ہزاروں چمن واں
بہت تازہ تر صورت باغ رضواں
بہت ان سے کمتر پہ سرسبز و خنداں
بہت خشک اور بے طراوت مگر ہاں
نہیں لائے گو برگ و باران کے پودے
نظر آتے ہیں ہونہار ان کے پودے

Marfat.com

پھر اک باغ دیکھے گا اجڑا سراسر
جہاں خاک اڑتی ہے ہر سو برابر
نہیں تازگی کا کہیں نام جس پر
ہری ٹہنیاں جھڑ گئیں جس کی جل کر
نہیں پھول پھل جس میں آنے کے قابل
ہوئے روکھ جس کے جلانے کے قابل

جہاں زہر کا کام کرتا ہے باراں
جہاں آ کے دیتا ہے رُو اَبر نیساں
تردد سے جو اور ہوتا ہے ویراں
نہیں راس جس کو خزاں اور بہاراں
یہ آواز پیہم وہاں آ رہی ہے
کہ اسلام کا باغ ویراں یہی ہے

وہ دینِ حجازی کا بیباک بیڑا
نشاں جس کا اقصائے عالم میں پہنچا
مزاحم ہوا کوئی خطرہ نہ جس کا
نہ عماں میں ٹھٹکا نہ قلزم میں جھجکا
کئے پے سپر جس نے ساتوں سمندر
وہ ڈوبا دہانے میں گنگا کے آ کر

Marfat.com

اگر کان دھر کر سنیں اہلِ عبرت
تو سیلون سے تابہ کشمیر و تبت
زمیں روکھ بن پھول پھل ریت پربت
یہ فریاد سب کر رہے ہیں بہ حسرت
کہ کل فخر تھا جن سے اہلِ جہاں کو
لگا ان سے عیب آج ہندوستاں کو

حکومت نے تم سے کیا گر کنارا
تو اس میں نہ تھا کچھ تمہارا اجارا
زمانہ کی گردش سے ہے کس کو چارا
کبھی یاں سکندر کبھی یاں ہے دارا
نہیں بادشاہی کچھ آخر خدائی
جو ہے آج اپنی تو کل ہے پرائی

ہوئی مقتضی جب کہ حکمت خدا کی
کہ تعلیم جاری ہو خیرالوریٰ کی
پڑے دھوم عالم میں دینِ ہدیٰ کی
تو عالم کی تم کو حکومت عطا کی
کہ پھیلاؤ دنیا میں حکمِ شریعت
کرو ختم بندوں پہ مالک کی حجت

Marfat.com

ادا کر چکی جب حق اپنا حکومت
رہی اب نہ اسلام کو اس کی حاجت
مگر حیف اے فخرِ آدم کی امت
ہوئی آدمیت بھی ساتھ اس کے رخصت
حکومت تھی گویا کہ اک جھول تم پر
کہ اڑتے ہی اس کے نکل آئے جوہر

زمانہ میں ہیں ایسی قومیں بہت سی
نہیں جن میں تخصیص فرماندہی کی
پر آفت کہیں ایسی آئی نہ ہو گی
کہ گھر گھر پہ یاں چھا گئی آ کے پستی
چکور اور شہباز سب اوج پر ہیں
مگر ایک ہم ہیں کہ بے بال و پر ہیں

وہ ملت کہ گردوں پہ جس کا قدم تھا
ہر اک کھونٹ میں جس کا برپا علم تھا
وہ فرقہ جو آفاق میں محترم تھا
وہ امت لقب جس کا خیر الامم تھا
نشاں اس کا باقی ہے صرف اس قدر یاں
کہ گنتے ہیں اپنے کو ہم بھی مسلماں

Marfat.com

وگرنہ ہماری رگوں میں لہو میں
ہمارے ارادوں میں اور جستجو میں
دلوں میں زبانوں میں اور گفتگو میں
طبیعت میں فطرت میں عادت میں خو میں
نہیں کوئی ذرہ نجابت کا باقی
اگر ہو کسی میں تو ہے اتفاقی

ہماری ہر اک بات میں سفلہ پن ہے
کمینوں سے بدتر ہمارا چلن ہے
لگا نام آبا کو ہم سے گہن ہے
ہمارا قدم ننگِ اہلِ وطن ہے
بزرگوں کی توقیر کھوئی ہے ہم نے
عرب کی شرافت ڈبوئی ہے ہم نے

نہ قوموں میں عزت، نہ جلسوں میں وقعت
نہ اپنوں سے الفت، نہ غیروں سے ملت
مزاجوں میں سستی، دماغوں میں نخوت
خیالوں میں پستی، کمالوں سے نفرت
عداوت نہاں، دوستی آشکارا
غرض کی تواضع، غرض کی مدارا

Marfat.com

نہ اہلِ حکومت کے ہمراز ہیں ہم
نہ درباریوں میں سر افراز ہیں ہم
نہ علموں میں شایانِ اعزاز ہیں ہم
نہ صنعت میں حرفت میں ممتاز ہیں ہم

نہ رکھتے ہیں کچھ منزلت نوکری میں
نہ حصہ ہمارا ہے سوداگری میں

تنزل نے کی ہے بری گت ہماری
بہت دور پہنچی ہے نکبت ہماری
گئی گزری دنیا سے عزت ہماری
نہیں کچھ ابھرنے کی صورت ہماری

پڑے ہیں اک امید کے ہم سہارے
توقع پہ جنت کی جیتے ہیں سارے

سیاحت کی گوں ہیں نہ مردِ سفر ہیں
خدا کی خدائی سے ہم بے خبر ہیں
یہ دیواریں گھر کی جو پیشِ نظر ہیں
یہی اپنے نزدیک حدِ بشر ہیں

ہیں تالاب میں مچھلیاں کچھ فراہم
وہی ان کی دنیا وہی ان کا عالم

Marfat.com

بہشت اور ارم سلسبیل اور کوثر
پہاڑ اور جنگل جزیرے سمندر
اسی طرح کے اور بھی نام اکثر
کتابوں میں پڑھتے رہے ہیں برابر
یہ جب تک نہ دیکھیں کہیں کس یقیں پر
کہ یہ آسماں پر ہیں یا ہیں زمیں پر

وہ بے مول پونجی کہ ہے اصل دولت
وہ شائستہ لوگوں کا گنجِ سعادت
وہ آسودہ قوموں کا راس البضاعت
وہ دولت کہ ہے وقت جس سے عبارت
نہیں اس کی وقعت نظر میں ہماری
یونہیں مفت جاتی ہے برباد ساری

اگر ہم سے مانگے کوئی ایک پیسا
تو ہوگا کم و بیش بار اس کا دینا
مگر ہاں وہ سرمایۂ دین و دنیا
کہ ایک ایک لمحہ ہے انمول جس کا
نہیں کرتے خست اڑانے میں اس کے
بہت ہم سخی ہیں لٹانے میں اس کے

Marfat.com

اگر سانس دن رات کے سب گنیں ہم
تو نکلیں گے انفاس ایسے بہت کم
کہ ہو جن میں کل کیلئے کچھ فراہم
یونہیں گزرے جاتے ہیں دن رات پیہم
نہیں کوئی گویا خبردار ہم میں
کہ یہ سانس آخر ہیں اب کوئی دم میں

گڈریے کا وہ حکم بردار کتا
کہ بھیڑوں کی ہر دم ہے رکھوال کرتا
جو ریوڑ میں ہوتا ہے پتے کا کھڑکا
تو وہ شیر کی طرح پھرتا ہے بپھرا
گر انصاف کیجئے تو ہے ہم سے بہتر
کہ غافل نہیں فرض سے اپنے دم بھر

ان پر ہے حفاظت اوقات

وہ قومیں جو سب راہیں طے کر چکی ہیں
ذخیرے ہر اک جنس کے بھر چکی ہیں
ہر اک بوجھ بار اپنے سر دھر چکی ہیں
ہوئیں تب نہیں زندہ کہ جب مر چکی ہیں
اسی طرح راہ طلب میں ہیں پویا
بہت دور ابھی ان کو جانا ہے گویا

Marfat.com

کسی وقت جی بھر کے سوتے نہیں وہ
کبھی سیر محنت سے ہوتے نہیں وہ
بضاعت کو اپنی ڈبوتے نہیں وہ
کوئی لمحہ بے کار کھوتے نہیں وہ
نہ چلنے سے تھکتے نہ اکتاتے ہیں وہ
بہت بڑھ گئے اور بڑھے جاتے ہیں وہ

مگر ہم کہ اب تک جہاں تھے وہیں ہیں
جمادات کی طرح بار زمیں ہیں
جہاں میں ہیں ایسے کہ گویا نہیں ہیں
زمانہ سے کچھ ایسے فارغ نشیں ہیں
کہ گویا ضروری تھا جو کام کرنا
وہ سب کر چکے ایک باقی ہے مرنا

یہاں اور ہیں جتنی قومیں گرامی
خود اقبال ہے آج ان کا سلامی
تجارت میں ممتاز دولت میں نامی
زمانہ کے ساتھی ترقی کے حامی
نہ فارغ ہیں اولاد کی تربیت سے
نہ بے فکر ہیں قوم کی تقویت سے

Marfat.com

دکان ان کی ہے اور بازار ان کا
بنج ان کا ہے اور بیوار ان کا
زمانہ میں پھیلا ہے بیوپار ان کا
ہے پیر و جواں برسرِ کار ان کا
مدار اہلکاری کا ہے اب انہیں پر
انہیں کے ہیں آفس انہیں کے ہیں دفتر

معزز ہیں ہر ایک دربار میں وہ
گرامی ہیں ہر ایک سرکار میں وہ
نہ رسوا ہیں عادات و اطوار میں وہ
نہ بدنام گفتار و کردار میں وہ
نہ پیشہ سے حرفہ سے انکار ان کو
نہ محنت مشقت سے کچھ عار ان کو

جو گرتے ہیں گر کر سنبھل جاتے ہیں وہ
پڑے زد تو بچ کر نکل جاتے ہیں وہ
ہر اک سانچے میں جا کے ڈھل جاتے ہیں وہ
جہاں رنگ بدلا بدل جاتے ہیں وہ
ہر اک وقت کا مقتضیٰ جانتے ہیں
زمانہ کے تیور وہ پہچانتے ہیں

Marfat.com

مگر ہے ہماری نظر اتنی اونچی
کہ یکساں ہے واں سب بلندی و پستی
نہیں اب تک اصلا خبر ہم کو یہ بھی
کہ ہے کون مردار کتیا ترقی
جدھر کھول کر آنکھ ہم دیکھتے ہیں
زمانہ کو اپنے سے کم دیکھتے ہیں

زمانہ کا دن رات ہے یہ اشارا
کہ ہے آشتی میں مری یاں گزارا
نہیں پیروی جن کو میری گوارا
مجھے ان سے کرنا پڑے گا کنارا
سدا ایک ہی رخ نہیں ناؤ چلتی
چلو تم ادھر کو ہوا ہو جدھر کی

چمن میں ہوا آ چکی ہے خزاں کی
پھری ہے نظر دیر سے باغباں کی
صدا اور ہے بلبل نغمہ خواں کی
کوئی دم میں رحلت ہے اب گلستاں کی
تباہی کے خواب آ رہے ہیں نظر سب
مصیبت کی ہے آنے والی سحر اب

Marfat.com

فلاکت جسے کہیئے ام الجرائم
نہیں رہتے ایماں پہ دل جس سے قائم
بناتی ہے انسان کو جو بہائم
مصلّی ہیں دل جمع جس سے نہ صائم
وہ یوں اہلِ اسلام پر چھا رہی ہے
کہ مسلم کی گویا نشانی یہی ہے
کہیں مکر کے گر سکھاتی ہے ہم کو
کہیں جھوٹ کی لو لگاتی ہے ہم کو
خیانت کی چالیں سجھاتی ہے ہم کو
خوشامد کی گھاتیں بتاتی ہے ہم کو
فسوں جب یہ پاتی نہیں کارگر وہ
تو کرتی ہے آخر کو دریوزہ گر وہ
یہاں جتنی قومیں ہمارے سوا ہیں
ہزار ان میں خوش ہیں تو دو بینوا ہیں
یہاں لاکھ میں دو اگر اغنیا ہیں
تو سو نیم بسمل ہیں باقی گدا ہیں
ذرا کام غیرت کو فرمائیں گر ہم
تو سمجھیں کہ ہیں مبتذل کس قدر ہم

Marfat.com

بگاڑے ہیں گردش نے جو خاندانی
نہیں جانتے بس کہ روٹی کمانی
دلوں میں ہے یہ یک قلم سب نے ٹھانی
کہ کیجئے بسر مانگ کر زندگانی
جہاں قدر دانوں کا ہیں کھوج پاتے
پہنچتے ہیں واں مانگتے اور کھاتے
کہیں باپ دادا کا ہیں نام لیتے
کہیں روشناسی سے ہیں کام لیتے
کہیں جھوٹے وعدوں پہ ہیں دام لیتے
یونہی ہیں وہ دے دے کے دم دام لیتے
بزرگوں کے نازاں ہیں جس نام پر وہ
اسے بیچتے پھرتے ہیں در بدر وہ
یہ ہیں ڈھنگ ان تازہ آفت زدوں کے
بہت کم زمانہ ہوا جن کو بگڑے
ابھی ایک عالم ہے آگاہ جن سے
کہ ہیں کس کے بیٹے وہ اور کس کے پوتے
جنہیں دیس پردیس سب جانتے ہیں
حسب اور نسب جن کا پہچانتے ہیں

Marfat.com

مگر مٹ چکا جن کا نام و نشاں ہے
پرانی ہوئی جن کی اب داستاں ہے
فسانوں میں قصوں میں جن کا بیاں ہے
بہت نسل پر تنگ ان کی جہاں ہے
نہیں ان کی قدر اور پرسش کہیں اب
انہیں بھیک تک کوئی دیتا نہیں اب
بہت آگ چلموں کی سلگانے والے
بہت گھانس کی گٹھڑیاں لانے والے
بہت دربدر مانگ کر کھانے والے
بہت فاقے کر کر کے مر جانے والے
جو پوچھو کہ کس کان کے ہیں وہ جوہر
تو نکلیں گے نسلِ ملوک ان میں اکثر
انہی کے بزرگ ایک دن حکمراں تھے
انہی کے پرستار پیر و جواں تھے
یہی مامنِ عاجز و ناتواں تھے
یہی مرجعِ ویلم و اصفہاں تھے
یہی کرتے تھے ملک کی گلہ بانی
انہیں کے گھروں میں تھی صاحب قرانی

Marfat.com

یہ اے قوم اسلام عبرت کی جا ہے
کہ شاہوں کی اولاد در در گدا ہے
جسے سنئے افلاس میں مبتلا ہے
جسے دیکھئے مفلس و بینوا ہے
نہیں کوئی ان میں کمانے کے قابل
اگر ہیں تو ہیں مانگ کھانے کے قابل

نہیں مانگنے کا طریق ایک ہی یاں
گدائی کی ہیں صورتیں نت نئی یاں
نہیں حصر کنگلوں پہ گدیہ گری یاں
کوئی دے تو منگتوں کی ہے کیا کمی یاں
بہت ہاتھ پھیلائے زیرِ ردا ہیں
چھپے اجلے کپڑوں میں اکثر گدا ہیں

بہت آپ کو کہہ کے مسجد کے بانی
بہت بن کے خود سید خاندانی
بہت سیکھ کر نوحہ و سوز خوانی
بہت مدح میں کر کے رنگیں بیانی
بہت آستانوں کے خدام بن کر
پڑے مانگتے کھاتے پھرتے ہیں در در

Marfat.com

مشقت کو محنت کو جو عار سمجھیں
ہنر اور پیشہ کو جو خوار سمجھیں
تجارت کو کھیتی کو دشوار سمجھیں
فرنگی کے پیسے کو مردار سمجھیں
تن آسانیاں چاہیں اور آبرو بھی
وہ قوم آج ڈوبے گی گر کل نہ ڈوبی

کریں نوکری بھی تو بے عزتی کی
جو روٹی کمائیں تو بے حرمتی کی
کہیں پائیں خدمت تو بے عزتی کی
قسم کھایئے ان کی خوش قسمتی کی
امیروں کے بنتے ہیں جب یہ مصاحب
تو جاتے ہیں ہو کر حمیت سے تائب

کہیں ان کی صحبت میں گانا بجانا
کہیں مسخرہ بن کے ہنسنا ہنسانا
کہیں پھبتیاں کہہ کے انعام پانا
کہیں چھیڑ کر گالیاں سب سے کھانا
یہ کام اور بھی کرتے ہیں پر نہ ایسے
مسلمان بھائی سے بن آئیں جیسے

Marfat.com

امیروں کا عالم نہ پوچھو کہ کیا ہے
خمیر ان کا اور ان کی طینت جدا ہے
سزاوار ہے ان کو جو ناسزا ہے
روا ہے انہیں سب کہ جو ناروا ہے
شریعت ہوئی ہے نکو نام ان سے
بہت فخر کرتا ہے اسلام ان سے

ہر اک بول پر ان کے مجلس فدا ہے
ہر اک بات پر واں درست اور بجا ہے
نہ گفتار میں ان کی کوئی خطا ہے
نہ کردار ان کا کوئی ناسزا ہے
وہ جو کچھ کہ ہیں کہہ سکے کون ان کو
بنایا ندیموں نے فرعون ان کو

وہ دولت کہ ہے مایۂ دین و دنیا
وہ دولت کہ ہے توشۂ راہ عقبیٰ
سلیماں نے کی جس کی حق سے تمنا
بڑھا جس سے آفاق میں نام کسریٰ
کیا جس نے حاتم کو مشہور دوراں
کیا جس نے یوسف کو مسجودِ اخواں

Marfat.com

ملا ہے یہ فخر اس کو ان کی بدولت
کہ سمجھی گئی ہے وہ اصلِ شقاوت
کہیں ہے وہ سرمایۂ جہل و غفلت
کہیں نشۂ بادۂ کبر و نخوت
جہاں کے لیے جو کہ آبِ بقا ہے
وہ اس قوم کے حق میں سمی دوا ہے

ادھر مال و دولت نے یاں منہ دکھایا
ادھر ساتھ ساتھ اس کے ادبار آیا
پڑا آ کے جس گھر پہ ثروت کا سایا
عمل واں سے برکت نے اپنا اٹھایا
نہیں راس یاں چار پیسے کسی کو
مبارک نہیں جیسے پر چیونٹی کو

سمجھتے ہیں سب عیب جن عادتوں کو
بہائم سے نسبت ہے جن سیرتوں کو
چھپاتے ہیں اوباش جن خصلتوں کو
نہیں کرتے اجلاف جن حرکتوں کو
وہ یاں اہلِ دولت کو ہیں شیرِ مادر
نہ خوفِ خدا ہے نہ شرمِ پیمبرؐ

Marfat.com

طبیعت اگر لہو و بازی پہ آئی
تو دولت بہت سی اسی میں لٹائی
جو کی حضرتِ عشق نے رہنمائی
تو کر دی بھرے گھر کی دم میں صفائی
پھر آخر لگے مانگنے اور کھانے
یونہیں مٹ گئے یاں ہزاروں گھرانے

نہ آغاز پر اپنے غور ان کو اصلا
نہ انجام کا اپنے کچھ ان کو کھٹکا
نہ فکر ان کو اولاد کی تربیت کا
نہ کچھ ذلتِ قوم کی ان کو پروا
نہ حق کوئی دنیا پہ ان کا نہ دیں پر
خدا کو وہ کیا منہ دکھائیں گے جا کر

کسی قوم کا جب الٹتا ہے دفتر
تو ہوتے ہیں مسخ ان میں پہلے تونگر
کمال ان میں رہتے ہیں باقی نہ جوہر
نہ عقل ان کی ہادی نہ دین ان کا رہبر
نہ دنیا میں ذلت نہ عزت کی پروا
نہ عقبیٰ میں دوزخ نہ جنت کی پروا

Marfat.com

نہ مظلوم کی آہ و زاری سے ڈرنا
نہ مفلوک کے حال پر رحم کرنا
ہوا و ہوس میں خودی سے گزرنا
تعیش میں جینا نمائش پہ مرنا
سدا خوابِ غفلت میں بیہوش رہنا
دمِ نزع تک خود فراموش رہنا

پریشاں اگر قحط سے اک جہاں ہے
تو بے فکر ہیں کیونکہ گھر میں سماں ہے
اگر باغِ امت میں فصلِ خزاں ہے
تو خوش ہیں کہ اپنا چمن گل فشاں ہے
بنی نوعِ انساں کا حق ان پہ کیا ہے
وہ اک نوع، نوعِ بشر سے جدا ہے

کہاں بندگانِ ذلیل اور کہاں وہ
بسر کرتے ہیں بے غمِ قوت و ناں وہ
پہنتے نہیں جز سمور و کتاں وہ
مکاں رکھتے ہیں رشکِ خلدِ جناں وہ
نہیں چلتے وہ بے سواری قدم بھر
نہیں رہتے بے نغمہ و ساز دم بھر

Marfat.com

کمر بستہ ہیں لوگ خدمت میں ان کی
گل و لالہ رہتے ہیں صحبت میں ان کی
نفاست بھری ہے طبیعت میں ان کی
نزاکت سو داخل ہے عادت میں ان کی
دواؤں میں مشک ان کی اٹھتا ہے ڈھیروں
وہ پوشاک میں عطر ملتے ہیں سیروں

یہ ہو سکتے ہیں ان کے ہم جنس کیونکر
نہیں چین جن کو زمانے سے دم بھر
سواری کو گھوڑا نہ خدمت کو نوکر
نہ رہنے کو گھر اور نہ سونے کو بستر
پہننے کو کپڑا نہ کھانے کو روٹی
جو تدبیر الٹی تو تقدیر کھوٹی

یہ پہلا سبق تھا کتاب ہدیٰ کا
کہ ہے ساری مخلوق کنبہ خدا کا
وہی دوست ہے خالق دوسرا کا
خلائق سے ہے جس کو رشتہ ولا کا
یہی ہے عبادت یہی دین و ایماں
کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں

Marfat.com

اہل یورپ کی ہمدردی

عمل جن کا ہے اس کلامِ متیں پر
وہ سرسبز ہیں آج روئے زمیں پر
تفوق ہے ان کو کہین و مہیں پر
مدار آدمیت کا ہے اب انہیں پر
شریعت کے جو ہم نے پیمان توڑے
وہ لے جا کے سب اہلِ مغرب نے جوڑے

سمجھتے ہیں گمراہ جن کو مسلماں
نہیں جن کو عقبیٰ میں امیدِ غفراں
نہ حصہ میں فردوس جن کے نہ رضواں
نہ تقدیر میں حور جن کے نہ غلماں
پس از مرگ دوزخ ٹھکانا ہے جن کا
حمیم آب و زقوم کھانا ہے جن کا

وہ ملک اور ملت پہ اپنی فدا ہیں
سب آپس میں ایک اک کے حاجت روا ہیں
اولوالعلم ہیں ان میں یا اغنیا ہیں
طلب گار بہبودِ خلقِ خدا ہیں
یہ تمغا تھا گویا کہ حصہ انہیں کا
کہ حب الوطن ہے نشان مومنیں کا

Marfat.com

امیروں کی دولت غریبوں کی ہمت
ادیبوں کی انشا حکیموں کی حکمت
فصیحوں کے خطبے شجاعوں کی جرأت
سپاہی کے ہتیار شاہوں کی طاقت
دلوں کی امیدیں امنگوں کی خوشیاں
سب اہلِ وطن اور وطن پر ہیں قرباں

عروج ان کا جو تم عیاں دیکھتے ہو
جہاں میں انہیں کامراں دیکھتے ہو
مطیع ان کا سارا جہاں دیکھتے ہو
انہیں برتر از آسماں دیکھتے ہو
یہ ثمرے ہیں ان کی جوانمردیوں کے
نتیجے ہیں آپس کی ہمدردیوں کے

مسلمان باہمت اور دولت مند

غنی ہم میں ہیں جو کہ اربابِ ہمت
مسلم ہے عالم میں جن کی سخاوت
اگر ہے مشائخ سے ان کو عقیدت
تو ہے پیرزادوں پہ وقف ان کی دولت
نکھے ہیں دن رات واں عیش کرتے
یہ نوکر ہیں جتنے وہ بھوکے ہیں مرتے

Marfat.com

عمل واعظوں کے اگر قول پر ہے
تو بخشش کی امید بے صرفِ زر ہے
نماز اور روزہ کی عادت اگر ہے
تو روزِ حساب ان کو پھر کس کا ڈر ہے
اگر شہر میں کوئی مسجد بنا دی
تو فردوس میں نیو اپنی جما دی
عمارت کی بنیاد ایسی اٹھائی
نہ نکلے کہیں ملک میں جس کا ثانی
تماشوں میں ثروت بڑوں کی اڑائی
نمائش میں دولت خدا کی لٹائی
چھٹی بیاہ میں کرنے لاکھوں کے ساماں
یہ ہیں ان کی خوشیاں یہ ہیں انکے ارماں

دین اسلام کی حالت

مگر دینِ برحق کا بوسیدہ ایواں
تزلزل میں مدت سے ہیں جس کے ارکاں
زمانہ میں ہے جو کوئی دن کا مہماں
نہ پائیں گے ڈھونڈا جسے پھر مسلماں
عزیزوں نے اس سے توجہ اٹھا لی
عمارت کا ہے اس کی اللہ والی

Marfat.com

پڑی ہیں سب اجڑی ہوئی خانقاہیں
وہ درویش و سلطاں کی امید گاہیں
کھلیں تھیں جہاں علم باطن کی راہیں
فرشتوں کی پڑتی تھیں جن پر نگاہیں
کہاں ہیں وہ جذب الٰہی کے پھندے
کہاں ہیں وہ اللہ کے پاک بندے

وہ علم شریعت کے ماہر کدھر ہیں
وہ اخبار دیں کے مبصر کدھر ہیں
اصولی کدھر ہیں، مناظر کدھر ہیں
محدث کہاں ہیں، مفسر کدھر ہیں
وہ مجلس جو کل سر بسر تھی چراغاں
چراغ اب کہیں ٹمٹماتا نہیں واں

مدارس وہ تعلیم دیں کے کہاں ہیں
مراحل وہ علم و یقیں کے کہاں ہیں
وہ ارکان شرع متیں کے کہاں ہیں
وہ وارث رسولؐ امیں کے کہاں ہیں
رہا کوئی امت کا ملجا نہ ماویٰ
نہ قاضی نہ مفتی نہ صوفی نہ مُلاّ

Marfat.com

کہاں ہیں وہ دینی کتابوں کے دفتر
کہاں ہیں وہ علمِ الٰہی کے منظر
چلی ایسی اس بزم میں بادِ صرصر
بجھیں مشعلیں نورِ حق کی سراسر
رہا کوئی ساماں نہ مجلس میں باقی
صراحی نہ طنبور، مطرب نہ ساقی

بہت لوگ بن کے ہوا خواہِ امت
سفیہوں سے منوا کے اپنی فضیلت
سدا گاؤں درگاؤں نوبت بہ نوبت
پڑے پھرتے ہیں کرتے تحصیلِ دولت
یہ ٹھہرے ہیں اسلام کے رہنما اب
لقب ان کا ہے وارثِ انبیا اب

بہت لوگ پیروں کی اولاد بن کر
نہیں ذات والا میں کچھ جن کے جوہر
بڑا فخر ہے جن کو لے دے کے ان پر
کہ تھے ان کے اسلاف مقبولِ داور
کرشمے ہیں جا جا کے جھوٹے دکھاتے
مریدوں کو ہیں لوٹتے اور کھاتے

Marfat.com

یہ ہیں جادہ پیمائے راہِ طریقت
مقام ان کا ہے ماورائے شریعت
انہیں پر ہے ختم آج کشف و کرامت
انہیں کے ہے قبضہ میں بندوں کی قسمت
یہی ہیں مراد اور یہی ہیں مرید اب
یہی ہیں جنید اور یہی بایزید اب

علمائے زماں

بڑھے جس سے نفرت وہ تقریر کرنی
جگر جس سے شق ہوں وہ تحریر کرنی
گنہگار بندوں کی تحقیر کرنی
مسلمان بھائی کی تکفیر کرنی
یہ ہے عالموں کا ہمارے طریقہ
یہ ہے ہادیوں کا ہمارے سلیقہ

کوئی مسئلہ پوچھنے ان سے جائے
تو گردن پہ بارِ گراں لے کے آئے
اگر بدنصیبی سے شک اس میں لائے
تو قطعی خطاب اہلِ دوزخ کا پائے
اگر اعتراض اس کی نکلا زباں سے
تو آنا سلامت ہے دشوار واں سے

Marfat.com

کبھی وہ گلے کی رگیں ہیں پھلاتے
کبھی جھاگ پر جھاگ ہیں منہ پہ لاتے
کبھی خوک اور سگ ہیں اس کو بتاتے
کبھی مارنے کو عصا ہیں اٹھاتے
ستوں چشم بد دور ہیں آپ دیں کے
نمونہ ہیں خلق رسولؐ امیں کے

جو چاہے کہ خوش ان سے مل کر ہو انساں
تو ہے شرط وہ قوم کا ہو مسلماں
نشاں سجدہ کا ہو جبیں پر نمایاں
تشرع میں اس کے نہ ہو کوئی نقصاں
لبیں بڑھ رہی ہوں نہ ڈاڑھی چڑھی ہو
ازار اپنی حد سے نہ آگے بڑھی ہو

عقائد میں حضرت کا ہم داستاں ہو
ہر اک اصل میں فرع میں ہم زباں ہو
حریفوں سے ان کے بہت بدگماں ہو
مریدوں کا ان کے بڑا مدح خواں ہو
نہیں ہے گر ایسا تو مردود دیں ہے
بزرگوں سے ملنے کے قابل نہیں ہے

Marfat.com

شریعت کے احکام تھے وہ گوارا
کہ شیدا تھے ان پر یہود و انصاریٰ
گواہ ان کی نرمی کا قرآں ہے سارا
خود اَلـدِّیْـنُ یُسْــرٌ نبی نے پکارا
مگر یاں کیا ایسا دشوار ان کو
کہ مومن سمجھنے لگے بار ان کو

نہ کی ان کی اخلاق میں رہنمائی
نہ باطن میں کی ان کے پیدا صفائی
پہ احکام ظاہر کی لے ئے یہ بڑھائی
کہ ہوتی نہیں ان سے دم بھر رہائی
وہ دیں جو کہ چشمہ تھا خلقِ نکو کا
کیا قلتین اس کو غسل و وضو کا

سدا اہلِ تحقیق سے دل میں بل ہے
حدیثوں پہ چلنے میں دیں کا خلل ہے
فتاووں پہ بالکل مدارِ عمل ہے
ہر اک رائے قرآں کا نعم البدل ہے
کتاب اور سنت کا ہے نام باقی
خدا اور نبیؐ سے نہیں کام باقی

Marfat.com

جہاں مختلف ہوں روایات باہم
کبھی ہوں نہ سیدھی روایت سے خوش ہم
جسے عقل رکھے نہ ہرگز مسلم
اسے ہر روایت سے سمجھیں مقدم
سب اس میں گرفتار چھوٹے بڑے ہیں
سمجھ پر ہماری یہ پتھر پڑے ہیں

شرک اور توہم

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر
جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر
کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
نبیؐ کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رتبہ نبیؐ سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں
شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

Marfat.com

وہ دیں جس سے توحید پھیلی جہاں میں
ہوا جلوہ گر حق زمین و زماں میں
رہا شرک باقی نہ وہم و گماں میں
وہ بدلا گیا آ کے ہندوستاں میں
ہمیشہ سے اسلام تھا جس پہ نازاں
وہ دولت بھی کھو بیٹھے آخر مسلماں

تعصب کہ ہے دشمنِ نوعِ انساں
بھرے گھر کیے سیکڑوں جس نے ویراں
ہوئی بزمِ نمرود جس سے پریشاں
کیا جس نے فرعون کو نذرِ طوفاں
گیا جوش میں بولہب جس کے کھویا
ابوجہل کا جس نے بیڑا ڈبویا

وہ یاں اک عجب بھیس میں جلوہ گر ہے
چھپا جس کے پردے میں اس کا ضرر ہے
بھرا زہر جس جام میں سر بسر ہے
وہ آبِ بقا ہم کو آتا نظر ہے
تعصب کو اک جزوِ دیں سمجھے ہیں ہم
جہنم کو خلدِ بریں سمجھے ہیں ہم

Marfat.com

ہمیں واعظوں نے یہ تعلیم دی ہے
کہ جو کام دینی ہے یا دنیوی ہے
مخالف کی ریس اس میں کرنی بری ہے
نشاں غیرتِ دینِ حق کا یہی ہے
مخالف کی الٹی ہر اک بات سمجھو
وہ دن کو کہے دن تو تم رات سمجھو

قدم گر رہِ راست پر اس کا پاؤ
تو تم سیدھے رستے سے کترا کے جاؤ
پڑیں اس میں جو دقتیں وہ اٹھاؤ
لگیں جس قدر ٹھوکریں اس میں کھاؤ
جو نکلے جہاز اس کا بچ کر بھنور سے
تو تم ڈال دو ناؤ اندر بھنور کے

اگر مسخ ہو جائے صورت تمہاری
بہائم میں مل جائے سیرت تمہاری
بدل جائے بالکل طبیعت تمہاری
سراسر بگڑ جائے حالت تمہاری
تو سمجھو کہ ہے حق کی اک شان یہ بھی
ہے اک جلوۂ نورِ ایمان یہ بھی

Marfat.com

نہ اوضاع میں تم سے نسبت کسی کو
نہ اخلاق میں تم پہ سبقت کسی کو
نہ حاصل یہ کھانوں میں لذت کسی کو
نہ پیدا یہ پوشش میں زینت کسی کو
تمہیں فضل ہر علم میں برملا ہے
تمہاری جہالت میں بھی اک ادا ہے

کوئی چیز سمجھو نہ اپنی بری تم
رہو بات کو اپنی کرتے بڑی تم
حمایت میں ہو جب کہ اسلام کی تم
تو ہو ہر بدی اور گنہ سے بری تم
بدی سے نہیں مومنوں کو مضرت
تمہارے گنہ اور اوروں کی طاعت

مخالف کا اپنے اگر نام لیجے
تو ذکر اس کا ذلت سے خواری سے کیجئے
کبھی بھول کر طرح اس میں نہ دیجے
قیامت کو دیکھو گے اس کے نتیجے
گناہوں سے ہوتے ہو گویا مبرا
مخالف پہ کرتے ہو جب تم تبرا

Marfat.com

نہ سنی میں اور جعفری میں ہو الفت
نہ نعمانی و شافعی میں ہو ملت
وہابی سے صوفی کی کم ہو نہ نفرت
مقلد کرے نامقلد پہ لعنت
رہے اہلِ قبلہ میں جنگ ایسی باہم
کہ دینِ خدا پر ہنسے سارا عالم

کرے کوئی اصلاح کا گر ارادہ
تو شیطان سے اس کو سمجھو زیادہ
جسے ایسے مفسد سے ہے استفادہ
رہِ حق سے ہے برطرف اس کا جادہ
شریعت کو کرتے ہیں برباد دونوں
ہیں مردود شاگرد و استاد دونوں

اتفاق اسلام

وہ دیں جس نے الفت کی بنیاد ڈالی
کیا طبعِ دوراں کو نفرت سے خالی
بنایا اجانب کو جس نے موالی
ہر اک قوم کے دل سی نفرت نکالی
عرب اور حبش ترک و تاجیک و ویلم
ہوئے سارے شیر و شکر مل کے باہم

Marfat.com

تعصب نے اس صاف چشمہ کو آ کر
کیا بغض کے خار و خس سے مکدر
بنے خصم جو تھے عزیز اور برادر
نفاق اہلِ قبلہ میں پھیلا سراسر
نہیں دستیاب ایسے اب دس مسلماں
کہ ہو ایک کو دیکھ کر ایک شاداں

ہمارا یہ حق تھا کہ سب یار ہوتے
مصیبت میں یاروں کے غمخوار ہوتے
سب ایک اک کے باہم مددگار ہوتے
عزیزوں کے غم میں دل افگار ہوتے
جب الفت میں یوں ہوتے ثابت قدم ہم
تو کہہ سکتے اپنے کو خیر الامم ہم

اگر بھولتے ہم نہ قولِ پیمبرؐ
کہ "ہیں سب مسلمان باہم برادر"
برادر ہے جب تک برادر کا یاور
معین اس کا ہے خود خداوند داور
تو آتی نہ بیڑے پہ اپنے تباہی
فقیری میں بھی کرتے ہم بادشاہی

Marfat.com

وہ گھر جس میں دل ہوں ملے سب کے باہم
خوشی ناخوشی میں ہوں سب یار و ہمدم
اگر ایک خوش دل تو گھر سارا خرم
اگر ایک غمگیں تو دل سب کے پرغم
مبارک ہے اس قصر شاہنشہی سے
جہاں ایک دل ہو مکدر کسی سے

اگر ہو مدار اس پہ تحقیق دیں کا
کہ ہے دین والوں کا برتاؤ کیسا
کھرا ان کا بازار ہے یا کہ کھوٹا
ہے قول و قرار ان کا جھوٹا کہ سچا
تو ایسے نمونے بہت شاذ ہیں یاں
کہ اسلام پر جن سے قائم ہو برہاں

مجالس میں غیبت کا زور اس قدر ہے
کہ آلودہ اس خون میں ہر بشر ہے
نہ بھائی کو بھائی سے یاں درگزر ہے
نہ ملا کو صوفی کو اس سے حذر ہے
اگر نشۂ مے ہو غیبت میں پنہاں
تو ہشیار پائے نہ کوئی مسلماں

Marfat.com

جنہیں چار پیسے کا مقدور ہے یاں
سمجھتے نہیں ہیں وہ انساں کو انساں
موافق نہیں جن سے ایامِ دوراں
نہیں دیکھ سکتے کسی کو وہ شاداں
نشہ میں تکبر کے ہے چور کوئی
حسد کے مرض میں ہے رنجور کوئی
اگر مرجعِ خلق ہے ایک بھائی
نہیں ظاہرا جس میں کوئی برائی
بھلا جس کو کہتی ہے ساری خدائی
ہر اک دل میں عظمت ہے جس کی سمائی
تو پڑتی ہیں اس پر نگاہیں غضب کی
کھٹکتا ہے کانٹا سا نظروں میں سب کی
بگڑتا ہے جب قوم میں کوئی بن کر
ابھی بخت و اقبال تھے جس کے یاور
ابھی گردنیں جھکتی تھیں جس کے در پر
مگر کر دیا اب زمانے نے بے پر
تو ظاہر میں کڑھتے ہیں پر خوش ہیں جی میں
کہ ہمدرد ہات آیا اک مفلسی میں

Marfat.com

اگر اک جوانمرد ہمدرد انساں
کرے قوم پر دل سے جان اپنی قرباں
تو خود قوم اس پر لگائے یہ بہتاں
کہ ہے اس کی کوئی غرض اس میں پنہاں
وگرنہ پڑی کیا کسی کو کسی کی
یہ چالیں سراسر ہیں خود مطلبی کی

نکالے گر ان کی بھلائی کی صورت
تو ڈالیں جہاں تک بنے اس میں کھنڈت
سنیں کامیابی میں گر اس کی شہرت
تو دل سے تراشیں کوئی تازہ تہمت
منہ اپنا ہو گو دین و دنیا میں کالا
نہ ہو ایک بھائی کا پر بول بالا

اگر پاتے ہیں دو دلوں میں صفائی
تو ہیں ڈالتے اس میں طرح جدائی
ٹھنی دو گروہوں میں جس دم لڑائی
تو گویا تمنا ہماری بر آئی
بس اس سے نہیں مشغلہ خوب کوئی
تماشا نہیں ایسا مرغوب کوئی

Marfat.com

تغلب میں بدنیتی میں دغا میں
نمو اور بناوٹ فریب اور ریا میں
سعایت میں بہتان میں افترا میں
کسی بزمِ بیگانہ و آشنا میں
نہ پاؤ گے رسوا و بدنام ہم سے
بڑھے پھر نہ کیوں شانِ اسلام ہم سے

خوشامد میں ہم کو وہ قدرت ہے حاصل
کہ انساں کو ہر طرح کرتے ہیں مائل
کہیں احمقوں کو بناتے ہیں عاقل
کہیں ہوشیاروں کو کرتے ہیں غافل
کسی کو اتارا کسی کو چڑھایا
یو نہیں سیکڑوں کو اسامی بنایا

روایات پر حاشیہ اک چڑھانا
قسم جھوٹے وعدوں پہ سو بار کھانا
اگر مدح کرنا تو حد سے بڑھانا
مذمت پہ آنا تو طوفاں اٹھانا
یہ ہے روزمرہ کا یاں ان کے عنواں
فصاحت میں بے مثل ہیں جو مسلماں

Marfat.com

اسے جانتے ہیں بڑا اپنا دشمن
ہمارے کرے عیب جو ہم پہ روشن
نصیحت سے نفرت ہے ناصح سے اَن بَن
سمجھتے ہیں ہم رہنماؤں کو رہزن
یہی عیب ہے سب کو کھویا ہے جس نے
ہمیں ناؤ بھر کر ڈبویا ہے جس نے

خلفا کی انصاف پسندی

وہ عہدِ ہمایوں جو خیر القروں تھا
خلافت کا جب تک کہ قائم ستوں تھا
نبوت کا سایہ ابھی رہنموں تھا
سماں خیر و برکت کا ہر دم فزوں تھا
عدالت کے زیور سے تھے سب مزین
پھلا اور پھولا تھا احمدؐ کا گلشن

سعادت بڑی اس زمانہ کی یہ تھی
کہ جھکتی تھی گردن نصیحت پہ سب کی
نہ کرتے تھے خود قولِ حق سے خموشی
نہ لگتی تھی حق کی انہیں بات کڑوی
غلاموں سے ہو جاتے تھے بند آقا
خلیفہ سے لڑتی تھی ایک ایک بڑھیا

Marfat.com

نبیؐ نے کہا تھا انہیں فخرِ امت
جنہیں خلد کی مل چکی تھی بشارت
مسلم تھی عالم میں جن کی عدالت
رہا مفتخر جن سے تختِ خلافت
وہ پھرتے تھے راتوں کو چھپ چھپ کے دردر
وہ شرمائیں اپنا کہیں عیب سن کر

مگر ہم کہ ہیں دام و درہم سے بہتر
نہ ظاہر کہیں ہم میں خوبی نہ مضمر
نہ اقران و امثال میں ہم موقر
نہ اجداد و اسلاف کے ہم میں جوہر
نصیحت سے ایسا برا مانتے ہیں
کہ گویا ہم اپنے کو پہچانتے ہیں

نبوت نہ گر ختم ہوتی عرب پر
کوئی ہم پہ مبعوث ہوتا پیمبر
تو ہے جیسے مذکور قرآں کے اندر
ضلالت یہود اور نصاریٰ کی اکثر
یونہیں جو کتاب اس پیمبر پہ آتی
وہ گمراہیاں سب ہماری جتاتی

Marfat.com

ہنر ہم میں جو ہیں وہ معلوم ہیں سب
علوم اور کمالات معدوم ہیں سب
چلن اور اطوار مذموم ہیں سب
فراغت سے دولت سے محروم ہیں سب
جہالت نہیں چھوڑتی ساتھ دم بھر
تعصب نہیں بڑھنے دیتا قدم بھر

وہ تقویم پارینہ یونانیوں کی
وہ حکمت کہ ہے ایک ڈھوکے کی ٹٹی
یقیں جس کو ٹھہرا چکا ہے نکمی
عمل نے جسے کر دیا آ کے ردی
اسے وحی سے سمجھے ہیں ہم زیادہ
کوئی بات اس میں نہیں کم زیادہ

یونانی طب

زبور • اور توریت و انجیل و قرآں
بالاجماع ہیں قابل نسخ و نسیاں
مگر لکھ گئے جو اصول اہل یوناں
نہیں نسخ و تبدیل کا ان میں امکاں
نہیں مٹتے جب تک کہ آثار دنیا
مٹے گا کبھی کوئی شوشہ نہ ان کا

Marfat.com

نتائج ہیں جو مغربی علم و فن کے
وہ ہیں ہند میں جلوہ گر سو برس سے
تعصب نے لیکن یہ ڈالے ہیں پردے
کہ ہم حق کا جلوہ نہیں دیکھ سکتے
دلوں پر ہیں نقش اہل یوناں کی رائیں
جواب وحی اترے تو ایماں نہ لائیں

اب اس فلسفہ پر جو ہیں مرنے والے
شفا اور مجسطی کے دم بھرنے والے
ارسطو کی چوکھٹ پہ سر دھرنے والے
فلاطون کی اقتدا کرنے والے
وہ تیلی کے کچھ بیل سے کم نہیں ہیں
پھرے عمر بھر اور جہاں تھے وہیں ہیں

وہ جب کر چکے ختم تحصیل حکمت
بندھی سر پہ دستار علم و فضیلت
اگر رکھتے ہیں کچھ طبیعت میں جودت
تو ہے سب سے ان کی بڑی یہ لیاقت
کہ گر دن کو وہ رات کہہ دیں زباں سے
تو منوا کے چھوڑیں اسے اک جہاں سے

Marfat.com

سوا اس کے جو آئے اس کو پڑھاویں
انہیں جو کچھ آتا ہے اس کو بتاویں
وہ سیکھے ہیں جو بولیاں سب سکھاویں
میاں مٹھو اپنا سا اس کو بناویں
یہ لے دے کے ہے علم کا ان کے حاصل
اسی پر ہے فخر ان کو بین الاماثل

نہ سرکار میں کام پانے کے قابل
نہ دربار میں لب ہلانے کے قابل
نہ جنگل میں ریوڑ چرانے کے قابل
نہ بازار میں بوجھ اٹھانے کے قابل
نہ پڑھتے تو سو طرح کھاتے کما کر
وہ کھوئے گئے اور تعلیم پا کر

جو پوچھو کہ حضرت نے جو کچھ پڑھا ہے
مراد آپ کی اس کے پڑھنے سے کیا ہے
مفاد اس میں دنیا کا یا دین کا ہے
نتیجہ کوئی یا کہ اس کے سوا ہے
تو مجذوب کی طرح سب کچھ بکیں گے
جواب اس کا لیکن نہ کچھ دے سکیں گے

Marfat.com

نہ حجت رسالت پہ لا سکتے ہیں وہ
نہ اسلام کا حق جتا سکتے ہیں وہ
نہ قرآں کی عظمت دکھا سکتے ہیں وہ
نہ حق کی حقیقت بتا سکتے ہیں وہ

دلیلیں ہیں سب آج بے کار ان کی
نہیں چلتی توپوں میں تلوار ان کی

پڑے اس مشقت میں ہیں وہ سراپا
نتیجہ نہیں ان کو معلوم جس کا
گئیں بھول آگے کی بھیڑیں جو بیٹا
اسی راہ پر پڑ لیا سارا گلا

نہیں جانتے یہ کہ جاتے کدھر ہیں
گئے بھول رستہ وہ یا راہ پر ہیں

مثال ان کی کوشش کی ہے صاف ایسی
کہ کھائی کہیں بندروں نے جو سردی
ادھر اور ادھر دیر تک آگ ڈھونڈی
کہیں روشنی ان کو پائی نہ اس کی

مگر ایک جگنو چمکتا جو دیکھا
پتنگا اسے آگ کا سب نے سمجھا

Marfat.com

لیا جا کے تھام اور سب نے اسی دم
کیا گھانس پھونس اس پہ لا کر فراہم
لگے اس کو سلگانے سب مل کے پیہم
پہ کچھ آگ سلگی نہ سردی ہوئی کم
یونہیں رات ساری انہوں نے گنوائی
مگر اپنی محنت کی راحت نہ پائی

گزرتے تھے جو جانور اس طرف سے
جب اس کشمکش میں انہیں دیکھتے تھے
ملامت بہت سخت تھے ان کو کرتے
کہ شرمائیں وہ زعم باطل سے اپنے
مگر اپنی کد سے نہ باز آتے تھے وہ
ملامت پہ اور الٹے غراتے تھے وہ

نہ سمجھے وہ جب تک ہوا دن نہ روشن
اسی طرح جو ہیں حقیقت کے دشمن
نہ جھاڑیں گے گرد توہم سے دامن
پہ جب ہو گا نور سحر لمعہ افگن
بہت جلد ہو جائے گا آشکارا
کہ جگنو کو سمجھے تھے وہ اک شرارا

Marfat.com

وہ طب جس پہ غش ہیں ہمارے اطبأ
سمجھتے ہیں جس کو ید بیاض مسیحا
بتانے میں ہے بخل جس کے بہت سا
جسے عیب کی طرح کرتے ہیں اخفا
فقط چند نسخوں کا ہے وہ سفینہ
چلے آئے ہیں جو کہ سینہ بسینہ

نہ ان کو نباتات سے آگہی ہے
نہ اصلا خبر معدنیات کی ہے
نہ تشریح کی ہے کسی پر کھلی ہے
نہ علم طبیعی نہ کیمسٹری ہے
نہ پانی کا علم اور نہ علم ہوا ہے
مریضوں کا ان کے نگہباں خدا ہے

نہ قانون میں ان کے کوئی خطا ہے
نہ مخزن میں انگشت رکھنے کی جا ہے
سدیدی میں لکھا ہے جو کچھ بجا ہے
نفیسی کے ہر قول پر جاں فدا ہے
سلف لکھ گئے جو قیاس اور گماں سے
صحیفے ہیں اترے ہوئے آسماں سے

Marfat.com

ہمارے شعراء

وہ شعر اور قصائد کا ناپاک دفتر
عفونت میں سنڈاس سے جو ہے بدتر
زمیں جس سے ہے زلزلہ میں برابر
ملک جس سے شرماتے ہیں آسماں پر
ہوا علم و دیں جس سے تاراج سارا
وہ علموں میں علمِ ادب ہے ہمارا

برا شعر کہنے کی گر کچھ سزا ہے
عبث جھوٹ بکنا اگر ناروا ہے
تو وہ محکمہ جس کا قاضی خدا ہے
مقرر جہاں نیک و بد کی سزا ہے
گنہگار واں چھوٹ جائینگے سارے
جہنم کو بھر دیں گے شاعر ہمارے

زمانہ میں جتنے قلی اور نفر ہیں
کمائی سے اپنی وہ سب بہرہ ور ہیں
گویے امیروں کے نورِ نظر ہیں
ڈفالی بھی لے آتے کچھ مانگ کر ہیں
مگر اس تپِ دق میں جو مبتلا ہیں
خدا جانے وہ کس مرض کی دوا ہیں

Marfat.com

جو سقے نہ ہوں جی سے جائیں گزر سب
ہو میلا جہاں گم ہوں دھوبی اگر سب
ہے دم پر اگر شہر چھوڑیں نفر سب
جو تھڑ جائیں مہتر تو گندے ہوں گھر سب
پہ کر جائیں ہجرت جو شاعر ہمارے
کہیں مل کے "خس کم جہاں پاک" سارے

عرب جو تھے دنیا میں اس فن کے بانی
نہ تھا کوئی آفاق میں جن کا ثانی
زمانہ نے جن کی فصاحت تھی مانی
مٹا دی عزیزوں نے ان کی نشانی
سب ان کے ہنر اور کمالات کھو کر
رہے شاعری کو بھی آخر ڈبو کر

ادب میں پڑی جان ان کی زبان سے
جلا دین نے پائی ان کے بیاں سے
سناں کے لیے کام انہوں نے لساں سے
زبانوں کے کوچے تھے بڑھ کر سناں سے
ہوئے ان کے شعروں سے اخلاق صیقل
پڑی ان کے خطبوں سے عالم میں ہلچل

Marfat.com

خلف ان کے یان جو کہ جادو بیاں ہیں
فصاحت میں مقبول پیر و جواں ہیں
بلاغت میں مشہور ہندوستاں ہیں
وہ کچھ ہیں تو لے دیکے اس گوں کے یاں ہیں
کہ جب شعر میں عمر ساری گنوائیں
تو بھانڈ ان کی غزلیں مجالس میں گائیں

طوائف کو از بر ہیں دیوان ان کے
گویوں پہ بے حد ہیں احسان ان کے
نکلتے ہیں تکیوں میں ارمان ان کے
ثنا خواں ہیں ابلیس و شیطان ان کے
کہ عقلوں پہ پردے دیئے ڈال انہوں نے
ہمیں کر دیا فارغ البال انہوں نے

شریفوں کی اولاد

شریفوں کی اولاد بے تربیت ہے
تباہ ان کی حالت بری ان کی گت ہے
کسی کو کبوتر اڑانے کی لت ہے
کسی کو بٹیریں لڑانے کی دھت ہے
چرس اور گانجے پہ شیدا ہے کوئی
مدک اور چنڈو کا رسیا ہے کوئی

Marfat.com

سدا گرم انفار سے ان کی صحبت
ہر اک رند اوباش سے ان کی ملت
پڑھے لکھوں کے سایہ سے ان کو وحشت
مدارس سے تعلیم سے ان کو نفرت
کمینوں کے جرگے میں عمریں گنوانی
انہیں گالیاں دینی اور آپ کھانی

نہ علمی مدارس میں ہیں ان کو پاتے
نہ شائستہ جلسوں میں ہیں آتے جاتے
پہ میلوں کی رونق ہیں جا کر بڑھاتے
پڑے پھرتے ہیں دیکھتے اور دکھاتے
کتاب اور معلم سے پھرتے ہیں بھاگے
مگر ناچ گانے میں ہیں سب سے آگے

اگر کیجئے ان پاک شہدوں کی گنتی
ہوا جن کے پہلو سے بچ کر ہے چلتی
ملی خاک میں جن سے عزت بڑوں کی
مٹی خاندانوں کی جن سے بزرگی
تو یہ جس قدر خانہ برباد ہونگے
وہ سب ان شریفوں کی اولاد ہونگے

Marfat.com

ہوئی ان کی بچپن میں یوں پاسبانی
کہ قیدی کی جیسے کٹے زندگانی
لگی ہونے جب کچھ سمجھ بوجھ سیانی
چڑھی بھوت کی طرح سر پر جوانی
بس اب گھر میں دشوار تھمنا ہے ان کا
اکھاڑوں میں تکیوں میں رمنا ہے ان کا

نشہ میں مئے عشق کے چور ہیں وہ
صفِ فوجِ مژگاں میں محصور ہیں وہ
غمِ چشم و ابرو میں رنجور ہیں وہ
بہت ہات سے دل کے مجبور ہیں وہ
کریں کیا کہ ہے عشق طینت میں ان کی
حرارت بھری ہے طبیعت میں ان کی

اگر شش جہت میں کوئی دلربا ہے
تو دل ان کا نادیدہ اس پر فدا ہے
اگر خواب میں کچھ نظر آ گیا ہے
تو یاد اس کی دن رات نامِ خدا ہے
بھری سب کی وحشت سے روداد ہے یاں
جسے دیکھئے قیس و فرہاد ہے یاں

Marfat.com

اگر ماں ہے دکھیا تو ان کی بلا سے
اپاہج ہے باوا تو ان کی بلا سے
جو ہے گھر میں فاقہ تو ان کی بلا سے
جو مرتا ہے کنبا تو ان کی بلا سے
جنہوں نے لگائی ہو لو دلربا سے
غرض پھر انہیں کیا رہی ماسوا سے

نہ گالی سے دشنام سے جی چرائیں
نہ جوتی سے پیزار سے ہچکچائیں
جو میلوں میں جائیں تو لچپن دکھائیں
جو محفل میں بیٹھیں تو فتنے اٹھائیں
لرزتے ہیں اوباش ان کی ہنسی سے
گریزاں ہیں رند ان کی ہمسائگی سے

سپوتوں کو اپنے اگر بیاہ دیجے
تو بہوؤں کا بوجھ اپنی گردن پہ لیجے
جو بیٹی کے پیوند کی فکر کیجے
تو بد راہ ہیں بھانجے اور بھتیجے
یہی جھینکنا کو بہ کو گھر بہ گھر ہے
بہو کو ٹھکانا نہ بیٹی کو بر ہے

Marfat.com

نہ مطلب نگاری کا ان کو سلیقہ
نہ دربار داری کا ان کو سلیقہ
نہ امید واری کا ان کو سلیقہ
نہ خدمت گزاری کا ان کو سلیقہ
قلی یا نفر ہو تو کچھ کام آئے
مگر ان کو کس مد میں کوئی کھپائے

نہیں ملتی روٹی جنہیں پیٹ بھر کے
وہ گزران کرتے ہیں سو عیب کر کے
جو ہیں ان میں دو چار آسودہ گھر کے
وہ دن رات خواہاں ہیں مرگِ پدر کے
نمونے یہ اعیان و اشراف کے ہیں
سلف ان کے وہ تھے خلف ان کے یہ ہیں

وہ اسلام کی پود شاید یہی ہے
کہ جس کی طرف آنکھ سب کی لگی ہے
بہت جس سے آئندہ چشم رہی ہے
بقا منحصر جس پہ اسلام کی ہے
یہی جان ڈالے گی باغِ کہن میں؟
اسی سے بہار آئے گی اس چمن میں؟

Marfat.com

یہی ہیں وہ نسلیں مبارک ہماری؟
کہ بخشیں گی جو دین کو استواری؟
کریں گی یہی قوم کی غم گساری؟
انہیں پر امیدیں ہیں موقوف ساری؟
یہی شمعِ اسلام روشن کریں گی؟
بڑوں کا یہی نام روشن کریں گی؟

خلف ان کے الحق اگر یاں یہی ہیں
سلف کے اگر فاتحہ خواں یہی ہیں
اگر یادگارِ عزیزاں یہی ہیں
اگر نسلِ اشراف و اعیاں یہی ہیں
تو یاد اس قدر ان کی رہ جائے گی یاں
کہ اک قوم رہتی تھی اس نام کی یاں

سمجھتے ہیں شائستہ جو آپ کو یاں
ہیں آزادیٔ رائے پر جو کہ نازاں
چلن پر ہیں جو قوم کے اپنی خنداں
مسلماں ہیں سب جن کے نزدیک ناداں
جو ڈھونڈو گے یاروں کے ہمدرد ان میں
تو نکلیں گے تھوڑے جوانمرد ان میں

Marfat.com

نہ رنج ان کے افلاس کا ان کو اصلا
نہ فکر ان کی تعلیم اور تربیت کا
نہ کوشش کی ہمت نہ دینے کو پیسا
اڑانا مگر مفت ایک اک کا خاکا
کہیں ان کی پوشاک پر طعن کرنا
کہیں ان کی خوراک کو نام دھرنا

عزیزوں کی جس بات میں عیب پانا
نشانہ اسے پھبتیوں کا بنانا
شماتت سے دل بھائیوں کا دکھانا
یگانوں کو بیگانہ بن کر چڑانا
نہ کچھ درد کی چوٹ ان کے جگر میں
نہ قطرہ کوئی خون کا چشمِ تر میں

جہاز ایک گرداب میں پھنس رہا ہے
پڑا جس سے جوکھوں میں چھوٹا بڑا ہے
نکلنے کا رستہ نہ بچنے کی جا ہے
کوئی ان میں سوتا کوئی جاگتا ہے
جو سوتے ہیں وہ مست خوابِ گراں ہیں
جو بیدار ہیں ان پہ خندہ زناں ہیں

Marfat.com

کوئی ان سے پوچھے کہ اے ہوش والو
کس امید پر تم کھڑے ہنس رہے ہو
برا وقت بیڑے پہ آنے کو ہے جو
نہ چھوڑے گا سوتوں کو اور جاگتوں کو
بچو گے نہ تم اور نہ ساتھی تمہارے
اگر ناؤ ڈوبی تو ڈوبیں گے سارے

غرض عیب کیجیے بیاں اپنا کیا کیا
کہ بگڑا ہوا یاں ہے آوے کا آوا
فقیر اور جاہل ضعیف اور توانا
تاسف کے قابل ہے احوال سب کا
مریض ایسے مایوس دنیا میں کم ہیں
بگڑ کر کبھی جو نہ سنبھلیں وہ ہم ہیں

کسی نے یہ اک مردِ دانا سے پوچھا
کہ "نعمت ہے دنیا میں سب سے بڑی کیا؟"
کہا "عقل جس سے ملے دین و دنیا"
کہا "گر نہ ہو اس سے انساں کو بہرا"
کہا "پھر اہم سب سے علم و ہنر ہے
کہ جو باعثِ افتخارِ بشر ہے"

Marfat.com

کہا ''گر نہ ہو یہ بھی اس کو میسر''
کہا ''مال و دولت ہے، پھر سب سے بڑھ کر''
کہا ''در ہو یہ بھی اگر بند اس پر''
کہا ''اس پہ بجلی کا گرنا ہے بہتر''
وہ ننگِ بشر تاکہ ذلت سے چھوٹے
خلائق سب اس کی نحوست سے چھوٹے''

مجھے ڈر ہے اے میرے ہم قوم یارو
مبادا کہ وہ ننگِ عالم تمہیں ہو
گر اسلام کی کچھ حمیت ہے تم کو
تو جلدی سے اٹھو اور اپنی خبر لو
وگرنہ یہ قول آئے گا راست تم پر
کہ ہونے سے ان کا نہ ہونا ہے بہتر

رہو گے یونہیں فارغ البال کب تک
نہ بدلو گے یہ چال اور ڈھال کب تک
رہے گی نئی پود پامال کب تک
نہ چھوڑو گے تم بھیڑیا چال کب تک
بس اگلے فسانے فراموش کر دو
تعصب کے شعلے کو خاموش کر دو

Marfat.com

حکومت نے آزادیاں تم کو دی ہیں
ترقی کی راہیں سراسر کھلی ہیں
صدائیں یہ ہر سمت سے آ رہی ہیں
کہ راجا سے پرجا تلک سب سکھی ہیں
تسلط ہے ملکوں میں امن و اماں کا
نہیں بند رستہ کسی کارواں کا

نہ بد خواہ ہے دین و ایماں کا کوئی
نہ دشمن حدیث اور قرآں کا کوئی
نہ ناقص ہے ملت کے ارکاں کا کوئی
نہ مانع شریعت کے فرماں کا کوئی
نمازیں پڑھو بے خطر معبدوں میں
اذانیں دھڑلے سے دو مسجدوں میں

کھلی ہیں سفر اور تجارت کی راہیں
نہیں بند صنعت کی حرفت کی راہیں
جو روشن ہیں تحصیل حکمت کی راہیں
تو ہموار ہیں کسب دولت کی راہیں
نہ گھر میں غنیم اور دشمن کا کھٹکا
نہ باہر ہے قزاق و رہزن کا کھٹکا

Marfat.com

مہینوں کے کٹتے ہیں رستے پلوں میں
گھروں سے سوا چین ہے منزلوں میں
ہر اک گوشہ گلزار ہے جنگلوں میں
شب و روز ہے ایمنی قافلوں میں
سفر جو کبھی تھا نمونہ سقر کا
وسیلہ ہے وہ اب سراسر ظفر کا

پہنچتی ہیں ملکوں میں دم دم کی خبریں
چلی آتی ہیں شادی و غم کی خبریں
عیاں ہیں ہر اک براعظم کی خبریں
کھلی ہیں زمانہ پہ عالم کی خبریں
نہیں واقعہ کوئی پنہاں کہیں کا
ہے آئینہ احوالِ روئے زمیں کا

کرو قدر اس امن و آزادگی کی
کہ ہے صاف ہر سمت راہِ ترقی
ہر اک راہ رو کا زمانہ ہے ساتھی
یہ ہر سو سے آوازِ پیہم ہے آتی
کہ دشمن کا کھٹکا نہ رہزن کا ڈر ہے
نکل جاؤ رستہ ابھی بے خطر ہے

Marfat.com

بہت قافلے دیر سے جا رہے ہیں
بہت بوجھ بار اپنے لدوا رہے ہیں
بہت چل چلاؤ میں گھبرا رہے ہیں
بہت سے نہ چلنے سے پچتا رہے ہیں
مگر اک تمہیں ہو کہ سوتے ہو غافل
مبادا کہ غفلت میں کھوٹی ہو منزل

نہ بد خواہ سمجھو بس اب یاوروں کو
لٹیرے نہ ٹھہراؤ تم رہبروں کو
دو الزام پیچھے نصیحت گروں کو
ٹٹولو ذرا پہلے اپنے گھروں کو
کہ خالی ہیں یا پر ذخیرے تمہارے
برے ہیں کہ اچھے وتیرے تمہارے

امیروں کی تم سن چکے داستاں سب
چلن ہو چکے عالموں کے بیاں سب
شریفوں کی حالت نہ ہے تم پر عیاں سب
بگڑنے کو تیار بیٹھے ہیں یاں سب
یہ بوسیدہ گھر اب گرا کا، گرا ہے
ستوں مرکز ثقل سے ہٹ چکا ہے

Marfat.com

یہ جو کچھ ہوا ایک شمہ ہے اس کا
کہ جو وقت یاروں پہ ہے آنے والا
زمانہ نے اونچے سے جس کو گرایا
وہ آخر کو مٹی میں مل کر رہے گا
نہیں گرچہ کچھ قوم میں حال باقی
ابھی اور ہونا ہے پامال باقی

یہاں ہر ترقی کی غایت یہی ہے
سر انجام ہر قوم و ملت یہی ہے
سدا سے زمانہ کی عادت یہی ہے
طلسم جہاں کی حقیقت یہی ہے
بہت یاں ہوئے خشک چشمے ابل کر
بہت باغ چھانٹے گئے پھول پھل کر

کہاں ہیں وہ اہرام مصری کے بانی
کہاں ہیں وہ گردان زابلستانی
گئے پیشدادی کدھر اور کیانی
مٹا کر رہی سب کو دنیائے فانی
لگاؤ کہیں کھوج کلدانیوں کا
بتاؤ نشاں کوئی ساسانیوں کا

Marfat.com

وہی ایک ہے جس کو دایم بقا ہے
جہاں کی وراثت اسی کو سزا ہے
سوا اس کے انجام سب کا فنا ہے
نہ کوئی رہے گا نہ کوئی رہا ہے
مسافر یہاں ہیں فقیر اور غنی سب
غلام اور آزاد ہیں رفتنی سب

Marfat.com

ضمیمہ

بس اے ناامیدی نہ یوں دل بجھا تو
جھلک اے امید اپنی آخر دکھا تو
ذرا نا امیدوں کی ڈھارس بندھا تو
فسردہ دلوں کے دل آ کر بڑھا تو

ترے دم سے مردوں میں جانیں پڑی ہیں
جلی کھیتیاں تو نے سر سبز کی ہیں

سفینہ پئے نوحِ طوفاں میں تو تھی
سکوں بخش یعقوبِ کنعاں میں تو تھی
زلیخا کی غمخوار ہجراں میں تو تھی
دل آرام یوسف کی زنداں میں تو تھی

مصائب نے جب آن کر ان کو گھیرا
سہارا وہاں سب کو تھا ایک تیرا

Marfat.com

بہت ڈوبتوں کو ترایا ہے تو نے
بگڑتوں کو اکثر بنایا ہے تو نے
اکھڑتے دلوں کو جمایا ہے تو نے
اجڑتے گھروں کو بسایا ہے تو نے
بہت تو نے پستوں کو بالا کیا ہے
اندھیرے میں اکثر اجالا کیا ہے

قوی تجھ سے ہمت ہے پیر و جواں کی
بندھی تجھ سے ڈھارس ہے خرد و کلاں کی
تجھی پر ہے بنیاد نظمِ جہاں کی
نہ ہو تو تو رونق نہ ہو اس دکاں کی
تگا پو ہے ہر مرحلے میں تجھی سے
رواروہے ہر قافلے میں تجھی سے

کسانوں سے کلر میں ہے تو بواتی
جہازوں کو گرداب میں ہے کھواتی
سکندر کو دارا پہ ہے تو چڑھاتی
فریدوں کو ضحاک سے ہے لڑاتی
چلے سب جدھر تو نے مائل عناں کی
نظر تیری سیٹی پہ ہے کارواں کی

Marfat.com

نوازا بہت بے نواؤں کو تو نے
تونگر بنایا گداؤں کو تو نے
دیا دسترس نارساؤں کو تو نے
کیا بادشہ ناخداؤں کو تو نے
سکندر کو شان, کئی تو نے بخشی
کلمبس کو دنیا نئی تو نے بخشی

وہ رہرو نہیں رکھتے جو کوئی ساماں
خور و زاد سے جن کا خالی ہے داماں
نہ ساتھی کوئی جس سے منزل ہو آساں
نہ محرم کوئی جو سنے درد پنہاں
ترے بل پہ خوش خوش ہیں اس طرح جاتے
کہ جا کر خزانہ ہیں اب کوئی پاتے

زمیں جو تنے کو جب اٹھتا ہے جوتا
سمیں کا گماں تک نہیں جب کہ ہوتا
شب و روز محنت میں ہے جان کھوتا
مہینوں نہیں پاؤں پھیلا کے سوتا
اگر موجزن اس کے دل میں نہ تو ہو
تو دنیا میں غل بھوک کا چار سو ہو

Marfat.com

بنے اس سے بھی گر سوا اپنے دم پر
بلاؤں کا ہو سامنا ہر قدم پر
پہاڑ اک فزوں اور ہو کوہ غم پر
گزرنی ہو جو کچھ گزر جائے ہم پر
نہیں فکر تو دل بڑھاتی ہے جب تک
دماغوں میں بو تیری آتی ہے جب تک

یہ سچ ہے کہ حالت ہماری زبوں ہے
عزیزوں کی غفلت وہی جوں کی توں ہے
جہالت وہی قوم کی رہنموں ہے
تعصب کی گردن پہ ملت کا خوں ہے
مگر اے امید اک سہارا ہے تیرا
کہ جلوہ یہ دنیا میں سارا ہے تیرا

نہیں قوم میں گرچہ کچھ جان باقی
نہ اس میں وہ اسلام کی شان باقی
نہ وہ جاہ و حشمت کے سامان باقی
پر اس حال میں بھی ہے اک آن باقی
بگڑنے کا گو ان کے وقت آ گیا ہے
مگر اس بگڑنے میں بھی اک ادا ہے

Marfat.com

بہت ہیں ابھی جن میں غیرت ہے باقی
دلیری نہیں پر حمیت ہے باقی
فقیری میں بھی بوئے ثروت ہے باقی
تہیدست ہیں پر مروت ہے باقی
مٹے پر بھی پندار ہستی وہی ہے
مکاں گرم ہے آگ گو بجھ گئی ہے

سمجھتے ہیں عزت کو دولت سے بہتر
فقیری کو ذلت کی شہرت سے بہتر
گلیم قناعت کو ثروت سے بہتر
انہیں موت ہے بار منت سے بہتر
سر ان کا نہیں دربدر جھکنے والا
وہ خود پست ہیں پر نگاہیں ہیں بالا

مشابہ ہے قوم اس مریض، جواں سے
کیا ضعف نے جس کو مایوس جاں سے
نہ بستر سے حرکت نہ جنبش مکاں سے
اجل کے ہیں آثار جس پر عیاں سے
نظر آتے ہیں سب مرض جس کے مزمن
نہیں کوئی مہلک مرض اس کو لیکن

Marfat.com

بجا ہیں حواس اس کے اور ہوش قائم
طبیعت میں میل خور و نوش قائم
دماغ اور دل چشم اور گوش قائم
جوانی کا پندار اور جوش قائم
کرے کوئی اس کی اگر غور کامل
عجب کیا جو ہو جائے زندوں میں شامل

عیاں سب پہ احوال بیمار کا ہے
کہ تیل اس میں جو کچھ تھا سب جل چکا ہے
موافق دوا ہے نہ کوئی غذا ہے
ہزالِ بدن ہے زوالِ قویٰ ہے
مگر ہے ابھی یہ دیا ٹمٹماتا
بجھا جو کہ ہے یاں نظر سب کو آتا

یہ سچ ہے کہ ہے قوم میں قحطِ انساں
نہیں قوم کے ہیں سب افراد یکساں
سفال و خزف کے ہیں انبار گریاں
جواہر کے ٹکڑے بھی ہیں ان میں پنہاں
چھپے سنگریزوں میں گوہر بھی ہیں کچھ
ملے ریت میں ریزۂ زر بھی ہیں کچھ

Marfat.com

جو چاہیں پلٹ دیں یہی سب کی کایا
کہ ایک اک نے ملکوں کو ہے یاں جگایا
اکیلوں نے ہے قافلوں کو بچایا
جہازوں کو ہے زورقوں نے ترایا
یونہی کام دنیا کا چلتا رہا ہے
دیے سے دیا یونہی جلتا رہا ہے

یہ سچ ہے کہ ہیں بیشتر ہم میں ناداں
نہیں جن کے دردِ تعصب کا درماں
جہاں میں ہیں جو ان کی عزت کے خواہاں
انہیں سے وہ رہتے ہیں دست و گریباں
پہ ایسے بھی کچھ ہوتے جاتے ہیں پیدا
کہ جو خیر خواہوں پہ ہیں اپنے شیدا

کوئی خیر خواہی میں ہے ہمسر ان کا
کوئی دست و بازو سے ہے یاور ان کا
کوئی ہے زباں سے ستائش گر ان کا
بہت رکھتے ہیں نقش حب دل پر ان کا
بہت ان کے گن سنتے ہیں چپکے چپکے
بہت سن کے سر دھنتے ہیں چپکے چپکے

Marfat.com

بہت دن سے دریا کا پانی کھڑا تھا
تموج کا جس میں نہ ہرگز پتا تھا
تغیر سے یہ حال اس کا ہوا تھا
کہ مکروہ تھی بو تو کڑوا مزا تھا
ہوئی تھی یہ پانی سے زائل روانی
کہ مشکل سے کہہ سکتے تھے اس کو پانی

پر اب اس میں رو کچھ کچھ آنے لگی ہے
کناروں کو اس کے ہلانے لگی ہے
ہوا بلبلے کچھ اٹھانے لگی ہے
عفونت وہ پانی سے جانے لگی ہے
اگر ہو نہ یہ انقلاب اتفاقی
تو دریا میں بس اک تموج ہے باقی

حوادث نے ان کو ڈرایا ہے کچھ کچھ
مصائب نے نیچا دکھایا ہے کچھ کچھ
ضرورت نے رستہ بتایا ہے کچھ کچھ
زمانے کے غل نے جگایا ہے کچھ کچھ
ذرا دست و بازو ہلانے لگے ہیں
وہ سوتے میں کچھ کلبلانے لگے ہیں

Marfat.com

رہ راست پر ہیں وہ کچھ آتے جاتے
تعلّی سے ہیں اپنی شرماتے جاتے
تفاخر سے ہیں اپنے پچھتاتے جاتے
سراغ اپنا کچھ کچھ ہیں وہ پاتے جاتے
بزرگی کے دعووں سے پھرنے لگے ہیں
وہ خود اپنی نظروں سے گرنے لگے ہیں

نہیں گھاٹ پر گو ترقی کے آتے
نئی بات سے ناک بھوں ہیں چڑھاتے
نئی روشنی سے ہیں آنکھیں چراتے
مگر ساتھ ہی یہ بھی ہیں کہتے جاتے
کہ دنیا نہیں گرچہ رہنے کے قابل
پر اس طرح دنیا میں رہنا ہے مشکل

تنزل پہ وہ ہاتھ ملنے لگے ہیں
کچھ اس سوز سے جی پگھلنے لگے ہیں
دھوئیں کچھ دلوں سے نکلنے لگے ہیں
کچھ آرے سے سینوں پہ چلنے لگے ہیں
وہ غفلت کی راتیں گزرنے کو ہیں اب
نشے جو چڑھے تھے اترنے کو ہیں اب

Marfat.com

نہیں گرچہ کچھ دردِ اسلام ان کو
نہ بہبودئ قوم سے کام ان کو
نہ کچھ فکرِ آغاز و انجام ان کو
برابر ہے ہو صبح یا شام ان کو
مگر قوم کی سن کے کوئی مصیبت
انہیں کچھ نہ کچھ آ ہی جاتی ہے رقت

خصومت سے ہیں اپنی گوخواریاں سب
نزاعوں سے باہم کے ہیں ناتواں سب
خود آپس کی چوٹوں سے ہیں خستہ جاں سب
یہ ہیں متفق اس پہ پیر و جواں سب
کہ نااتفاقی نے کھویا ہے ہم کو
اسی جزر و مد نے ڈبویا ہے ہم کو

یہ مانا کہ کم ہم میں ہیں ایسے دانا
جنہوں نے حقیقت کو ہے اپنی چھانا
تنزل کو ہے ٹھیک اپنے جانا
کہ ہم ہیں کہاں اور کہاں ہے زمانا
یہ اتنا زبانوں پہ ہے سب کی جاری
کہ حالت بری آج کل ہے ہماری

Marfat.com

فرائض میں گو دین کے سب ہیں قاصر
نہ مشغول باطن نہ پابند ظاہر
مساجد سے غائب ملاہی میں حاضر
مگر ایسے فاسق ہیں ان میں نہ فاجر
کہ مذہب پہ حملے ہیں جو ہر طرف سے
وہ دیکھ ان کو ہٹ جائیں راہ سلف سے

خود اپنی ہے گو قدر و قیمت گنوائی
پہ بھولے نہیں ہیں بڑوں کی بڑائی
جو آپ ان کی خوبی نہیں کوئی پائی
تو ہیں خوبیوں پر انہیں کی فدائی
شرف گو کہ باقی نہیں ان میں اب کچھ
مگر خواب میں دیکھ لیتے ہیں سب کچھ

ذرا پھر کے پیچھے وہ جب دیکھتے ہیں
وہ اپنا حسب اور نسب دیکھتے ہیں
بزرگوں کا علم و ادب دیکھتے ہیں
سرافرازیٔ جدّو اب دیکھتے ہیں
تو ہیں فخر سے وہ کبھی سر اٹھاتے
کبھی ہیں ندامت سے گردن جھکاتے

Marfat.com

اگر کچھ بھی باقی ہو یاروں میں ہمت
تو ان کا یہی افتخار اور ندامت
شگون سعادت ہے اور فال دولت
کہ آتی ہے کچھ اس سے بوئے حمیت
وہ کھو بیٹھے آخر کمائی بڑوں کی
بھلا دی جنہوں نے بڑائی بڑوں کی

اسیری میں جو گرم فریاد ہیں یاں
وہی آشیاں کرتے آباد ہیں یاں
قفس سے وہی ہوتے آزاد ہیں یاں
چمن کے جنہیں چہچہے یاد ہیں یاں
وہ شاید قفس ہی میں عمریں گنوائیں
گئیں بھول صحرا کی جن کو فضائیں

بلندی میں ہوں یا کہ پستی میں ہوں ہم
قوی ہوں کہ کمزور افزوں ہو یا کم
محقر زمانہ میں ہوں یا مکرم
مؤخر ہوں اس بزم میں یا مقدم
عبا میں ہوں پوشیدہ یا شال میں ہوں
کسی رنگ میں ہوں کسی حال میں ہوں

Marfat.com

اگر باخبر ہیں حقیقت سے اپنی
تلف کی ہوئی اگلی عظمت سے اپنی
بلندی و پستی کی نسبت سے اپنی
گزشتہ اور آئندہ حالت سے اپنی
تو سمجھو کہ ہے پار کھیوا ہمارا
نہیں دور منجدھار سے کچھ کنارا

الپ ارسلاں سے یہ طغرل نے پوچھا
کہ قومیں ہیں دنیا میں جو جلوہ فرما
نشاں ان کی اقبال مندی کے ہیں کیا
کب اقبال مندان کو کہنا ہے زیبا
کہا "ملک و دولت ہو ہاتھ انکے جب تک"
جہاں ہو کمر بستہ ساتھ انکے جب تک

جہاں جائیں وہ سرخرو ہو کے آئیں
ظفر ہم عناں ہو جدھر باگ اٹھائیں
نہ بگڑیں کبھی کام جو وہ بنائیں
نہ اکھڑیں قدم جس جگہ وہ جمائیں
کریں مس کو گر مس تو وہ کیمیا ہو
اگر خاک میں ہاتھ ڈالیں طلا ہو"

Marfat.com

ولی عہد کی جب کہ باتیں سنیں یہ
ہنسا سن کے فرزانۂ دوربیں یہ
کہا "جان عم گپ ہے گو دل نشیں یہ
مگر شرطِ اقبال ہرگز نہیں یہ
حوادث سہے بن گزارہ نہیں یاں
بلندی و پستی سے چارہ نہیں یاں

بہم ہے کبھی گاہ برہم ہے محفل
کٹھن ہے کبھی گاہ آساں ہے منزل
زمانہ کی گردش سے بچنا ہے مشکل
نہ محفوظ ہیں اس سے مدبر نہ مقبل
بہت یکہ تازوں کو یاں گھرتے دیکھا
سدا شہسواروں کو یاں گرتے دیکھا

جہاں سود ہے یاں وہیں ہے زیاں بھی
جہاں روشنی ہے وہیں ہے دھواں بھی
سقر بھی ہے یہ خاکداں اور جناں بھی
بہاریں بھی ہیں اس چمن میں خزاں بھی
نکھرتے ہیں جو یاں وہ گدلاتے بھی ہیں
چمکتے ہیں جو یاں وہ گہناتے بھی ہیں

Marfat.com

ضعیف اور قومی ارمنی اور عراقی
چکھاتا ہے دردِ قدح سب کو ساقی
یہ اقبال کی ہے رمق جن میں باقی
یہ سب تلخیاں ان میں ہیں اتفاقی

بلاؤں میں گھر کر نکل جاتے ہیں وہ
ذرا ڈگمگا کر سنبھل جاتے ہیں وہ

نہیں ہوتے نیرنگِ گردوں سے حیراں
ہر اک درد کا ڈھونڈ لیتے ہیں درماں
اٹھاتے نہیں کچھ حوادث سے نقصاں
وہ چونک اٹھتے ہیں دیکھ خواب پریشاں

بھڑکتے ہیں افسردہ ہو کر سوا وہ
بھبکتے ہیں پژمردہ ہو کر سوا وہ

پگھلتے ہیں سانچے میں ڈھلنے کی خاطر
لگاتے ہیں غوطہ اچھلنے کی خاطر
ٹھہرتے ہیں دم لیکے چلنے کی خاطر
وہ کھاتے ہیں ٹھوکر سنبھلنے کی خاطر

سبب کو مرض سے سمجھتے ہیں پہلے
الجھتے ہیں پیچھے سلجھتے ہیں پہلے

Marfat.com

ضرورت نہیں یہ کہ فرمانروا ہوں
رعیت ہوں وہ خواہ کشور کشا ہوں
سپاہی ہوں تاجر ہوں یا ناخدا ہوں
وہ کچھ ہوں پہ اپنے سے واقف ذرا ہوں

کہ ہم کیا ہیں اور کون ہیں اور کہاں ہیں
گھٹے یا بڑھے ہیں، سبک یا گراں ہیں

جب آئے انہیں ہوش کچھ وقت کھو کر
رہیں بیٹھ قسمت کو اپنی نہ رو کر
کریں کوششیں سب بہم ایک ہو کر!
رہیں داغ ذلت کا دامن سے دھو کر

نہ ہو تاب پرواز اگر آسماں تک
تو واں تک اڑیں ہو رسائی جہاں تک

پڑا ہے وہی وقت اب ہم پہ آ کر
کہ اٹھے ہیں سوتے بہت دن چڑھا کر
سواروں نے کی راہ طے باگ اٹھا کر
گئے قافلے ٹھہر منزل پہ جا کر

گراِفتاں وخیزاں سدھارے بھی اب ہم
تو پہنچے بھلا جا کے منزل پہ کب ہم

Marfat.com

مگر بیٹھ رہنے سے چلنا ہے بہتر
کہ ہے اہلِ ہمت کا اللہ یاور
جو ٹھنڈک میں چلنا نہ آیا میسر
تو پہنچیں گے ہم دھوپ کھا کھا کے سر پر
یہ تکلیف و راحت ہے سب اتفاقی
چلو اب بھی ہے وقت چلنے کا باقی

ہوا کچھ وہی جس نے یاں کچھ کیا ہے
لیا جس نے پھل بیج بو کر لیا ہے
کرو کچھ کہ کرنا ہی کچھ کیمیا ہے
مثل ہے کہ کرتے کی سب بدیا ہے
یونہی وقت سو سو کے ہیں جو گنواتے
وہ خرگوش کچھوؤں سے ہیں زک اٹھاتے

یہ برکت ہے دنیا میں محنت کی ساری
جہاں دیکھئے فیض اسی کا ہے جاری
یہی ہے کلیدِ درِ فضل باری
اسی پر ہے موقوف عزت تمہاری
اسی سے ہے قوموں کی یاں آبرو سب
اسی پر ہیں مغرور میں اور تو سب

Marfat.com

گلستاں میں جوبن گل و یاسمن کا
سماں زلفِ سنبل کی تاب و شکن کا
قدِ دل ربا سرو اور نارون کا
رخِ جاں فزا لالہ و نسترن کا
غریبوں کی محنت کی ہے رنگ و بو سب
کمیروں کے خوں سے ہیں یہ تازہ رو سب

بلاتے نہ اگلے اگر دست و بازو
جہاں عطرِ حکمت سے ہوتا نہ خوشبو
نہ اخلاق کی وضع ہوتی ترازو
نہ حق پھیلتا ربعِ مسکوں میں ہر سو
حقائق یہ سب غیر معلوم رہتے
خدائی کے اسرار مکتوم رہتے

ستارہ شریعت کا تاباں نہ ہوتا
اثر علمِ دیں کا نمایاں نہ ہوتا
جدا کفر سے نورِ ایماں نہ ہوتا
مساجد میں یوں وردِ قرآں نہ ہوتا
خدا کی ثنا معبدوں میں نہ ہوتی
اذاں جا بجا مسجدوں میں نہ ہوتی

Marfat.com

نہیں ملتی کوشش سے دنیا ہی تنہا
کہ ارکانِ دیں بھی اسی پر ہیں برپا
جنہیں ہو نہ دنیائے فانی کی پروا
کریں آخرت کا ہی وہ کاش سودا
نہیں ملتے دنیا کی خاطر اگر تم
تو لو دینِ حق کی ہی اٹھ کر خبر تم

بنی نوع میں دو طرح کے ہیں انساں
تفاوت ہے حالت میں جن کی نمایاں
کچھ ان میں ہیں راحت طلب اور تن آساں
بدن کے نگہبان، بستر کے درباں
نہ محنت پہ مائل نہ قدرت کے قائل
سمجھتے ہیں تنکے کو رستے میں حائل

اگر ہیں تونگر تو بے کار ہیں سب
اپاہج ہیں روگی ہیں بیمار ہیں سب
تعیش کے ہاتھوں سے لاچار ہیں سب
تن آسانیوں میں گرفتار ہیں سب
برابر ہے یاں ان کا ہونا نہ ہونا
نہ کچھ جاگنا ان کا بہتر نہ سونا

Marfat.com

اگر ہیں تہیدست اور بے نوا وہ
تو محنت سے ہیں جی چراتے سدا وہ
نصیبوں کا کرتے ہیں اکثر گلا وہ
ہلاتے نہیں کچھ مگر دست و پا وہ
اگر بھیک مل جائے قسمت سے ان کو
تو سو بار بہتر ہے محنت سے ان کو

نہ جو بے نوا ہیں نہ ہیں کچھ تونگر
وہ ہیں ڈھور کی طرح قانع اسی پر
کہ کھانے کو ملتا رہے پیٹ بھر کر
نہیں بڑھتے بس اس سے آگے قدم بھر
ہوئے زیورِ آدمیت سے عاری
معطل ہوئیں قوتیں ان کی ساری

نہ ہمت کہ محنت کی سختی اٹھائیں
نہ جرأت کہ خطروں کے میداں میں آئیں
نہ غیرت کہ ذلت سے پہلو بچائیں
نہ عبرت کہ دنیا کی سمجھیں ادائیں
نہ کل فکر تھی یہ کہ ہیں اس کے پھل کیا
نہ ہے آج پروا کہ ہونا ہے کل کیا

Marfat.com

نہیں کرتے کھیتی ہیں وہ جاں فشانی
نہ ہل جوتتے ہیں نہ دیتے ہیں پانی
پہ جب یاس کرتی ہے دل پر گرانی
تو کہتے ہیں حق کی ہے نامہربانی
نہیں لیتے کچھ کام تدبیر سے وہ
سدا لڑتے رہتے ہیں تقدیر سے وہ

کبھی کہتے ہیں "ہیچ ہیں سب یہ ساماں
کہ خود زندگی ہے کوئی دن کی مہماں
دھرے سب یہ رہ جائینگے کاخ و ایواں
نہ باقی رہے گی حکومت نہ فرماں
ترقی اگر ہم نے کی بھی تو پھر کیا
یہ بازی اگر جیت لی بھی تو پھر کیا

یہ سرگرم کوشش میں جو روز و شب ہیں
اٹھاتے سدا بارِ رنج و تعب ہیں
ترقی کے میداں میں سبقت طلب ہیں
نمائش پہ دنیا کی بھولے یہ سب ہیں
نہیں ان کو کچھ اپنی محنت سے لہنا
بناتے ہیں وہ گھر نہیں جس میں رہنا"

Marfat.com

کبھی کرتے ہیں عقلِ انساں پہ نفریں
کہ باوصف کوتاہ بینی ہے خودبیں
وہ تدبیریں اس طرح کرتی ہیں تلقیں
کہ گویا کھلا اس پہ ہے سرِّ تکویں
مگر سب خیالات ہیں خام اس کے
ادھورے ہیں جتنے ہیں یاں کام اس کے
نہ اسبابِ راحت کی اس کو خبر کچھ
نہ آثارِ دولت کی اس کو خبر کچھ
نہ عزت نہ ذلت کی اس کو خبر کچھ
نہ کلفت نہ راحت کی اس کو خبر کچھ
نہ آگاہ اس سے کہ ہستی ہے شے کیا
نہ واقف کہ مقصود ہستی سے ہے کیا
کبھی کہتے ہیں ''زہر ہے مال و دولت
اٹھاتے ہیں جس کیلئے رنج و محنت
اسی سے گناہوں کی ہوتی ہے رغبت
اسی سے دماغوں میں آتی ہے نخوت
یہی حق سے کرتی ہے بندوں کو غافل
ہوئے ہیں عذاب اس سے قوموں پہ نازل''

Marfat.com

کبھی کہتے ہیں "سعی و کوشش سے حاصل
کہ مقسوم بن کوششیں سب ہیں باطل
نہیں ہوتی کوشش سے تقدیر زائل
برابر ہیں یاں محنتی اور کاہل
ہلانے سے روزی کی گر ڈور ہلتی
تو روٹی نکموں کو ہرگز نہ ملتی

نکموں کے ہیں سب یہ دلکش ترانے
سلانے کو قسمت کے رنگیں فسانے
اسی طرح کے کر کے حیلے بہانے
نہیں چاہتے دست و بازو ہلانے
وہ بھولے ہوئے ہیں یہ عادت خدا کی
کہ حرکت میں ہوتی ہے برکت خدا کی

سنی تم نے یہ جس جماعت کی حالت
تنزل کی بنیاد ہے یہ جماعت
بگڑتی ہیں قومیں اسی کی بدولت
ہوا اس کی ہے مفسدِ ملک و ملت
کیا صور و صیدا کو برباد اسی نے
بگاڑا دمشق اور بغداد اسی نے

Marfat.com

جہاں ہے زمیں پر نحوست ہے ان کی
جدھر ہے زمانہ میں نکبت ہے ان کی
مصیبت کا پیغام کثرت ہے ان کی
تباہی کا لشکر جماعت ہے ان کی
وجود ان کا اصل البلیات ہے یاں
خدا کا غضب ان کی بہتات ہے یاں

سب ایسے تن آسان و بے کار و کاہل
تمدن کے حق میں ہیں زہرِ ہلاہل
نہیں ان سے کچھ نوعِ انساں کو حاصل
نہیں ان کی صحبت کہ ہے سمِ قاتل
یہ جب پھیلتے ہیں سمٹتی ہے دولت
یہ جوں جوں کہ بڑھتے ہیں گھٹتی ہے دولت

جہاں بڑھ گئی ان کی تعداد حد سے
ہوئی قوم محسوب سب دام و دد سے
رہا اس کو بہرہ نہ حق کی مدد سے
وہ اب بچ نہیں سکتی نکبت کی زد سے
بچو ایسے شوموں کی پرچھائیوں سے
ڈرو ایسے چپ چاپ یغمائیوں سے

Marfat.com

مگر اک فریق اور ان کے سوا ہے
شرف جس سے نوعِ بشر کو ملا ہے
سب اس بزم میں جن کا نور و ضیا ہے
سب اس باغ کی جن سے نشو و نما ہے
ہوئے جو کہ پیدا ہیں محنت کی خاطر
بنے ہیں زمانہ کی خدمت کی خاطر

نہ راحت طلب ہیں نہ محنت طلب وہ
لگے رہتے ہیں کام میں روز و شب وہ
نہیں لیتے دم ایک دم بے سبب وہ
بہت جاگ لیتے ہیں سوتے ہیں تب وہ
وہ تھکتے ہیں اور چین پاتی ہے دنیا
کماتے ہیں وہ اور کھاتی ہے دنیا

چنیں گر نہ وہ ہوں کھنڈر کاخ و ایواں
بنیں گر نہ وہ شاہ و کشور ہو عریاں
جو بوئیں نہ وہ تو ہوں جاندار بے جاں
جو چھانٹیں نہ وہ تو ہوں جنگل گلستاں
یہ چلتی ہے گاڑی انہیں کے سہارے
جو وہ کل سے بیٹھیں تو بے کل ہوں سارے

Marfat.com

کھپاتے ہیں کوشش میں تاب و تواں کو
گھلاتے ہیں محنت میں جسم و رواں کو
سمجھتے نہیں اس میں جان اپنی جاں کو
وہ مر مر کے رکھتے ہیں زندہ جہاں کو
بس اس طرح جینا عبادت ہے ان کی
اور اس دھن میں مرنا شہادت ہے ان کی

مشقت میں عمر ان کی کٹتی ہے ساری
نہیں آتی آرام کی ان کے باری
سدا بھاگ دوڑ ان کی رہتی ہے جاری
نہ آندھی میں عاجز نہ مینہ میں ہیں عاری
نہ لُو جیٹھ کی دم تڑاتی ہے ان کا
نہ ٹھر ماگھ کی جی چھڑاتی ہے ان کا

نہ احباب کی تیغ احساں سے گھائل
نہ بیٹے سے طالب نہ بھائی سے سائل
نہ دکھ درد میں سوئے آرام مائل
نہ دریا و کوہ ان کے رستے میں حائل
سنے ہوں کبھی رستم و سام جیسے
غیور اب بھی لاکھوں ہیں گمنام ایسے

Marfat.com

کسی کو یہ دھن ہے کہ جو کچھ کمائیں
کھلائیں کچھ اوروں کو کچھ آپ کھائیں
کسی کو یہ کد ہے کہ جھیلیں بلائیں
پہ احساں کسی کا نہ ہرگز اٹھائیں
کوئی محو ہے فکرِ فرزند و زن میں
کوئی چور ہے حبِ اہلِ وطن میں

جو مصروف ہے کشتکاری میں کوئی
تو مشغول دوکان داری میں کوئی
عزیزوں کی ہے غمگساری میں کوئی
ضعیفوں کی خدمت گزاری میں کوئی
یہ ہے اپنی راحت کے سامان کرتا
وہ کنبے پہ ہے جان قربان کرتا

کوئی اس تگ و دو میں رہتا ہے ہر دم
کہ دولت جہاں تک ہو کیجئے فراہم
رہیں جیتے جی تاکہ خود شاد و خرم
مریں جب تو دل پر نہ لے جائیں یہ غم
کہ بعد اپنے کھائیں گے فرزند و زن کیا
لباس ان کا اور اپنا ہو گا کفن کیا

Marfat.com

بہت دل میں اپنے یہ رکھتے ہیں ارماں
کہ کر جائیں یاں کوئی کارِ نمایاں
وہ ہوں تاکہ جب چشمِ عالم سے پنہاں
تو ذکرِ جمیل ان کا باقی رہے یاں
یہی طالبِ شہرت و نام لاکھوں
بناتے ہیں جمہور کے کام لاکھوں

بہت مخلص اور پاک بندے خدا کے
نشاں جن سے قائم ہیں صدق و صفا کے
نہ شہرت کے خواہاں نہ طالب ثنا کے
نمائش سے بیزار دشمن ریا کے
ریاضت سب ان کی خدا کیلئے ہے
مشقت سب ان کی رضا کیلئے ہے

کوئی ان میں ہے حق کی طاعت پہ مفتوں
کوئی نامِ حق کی اشاعت پہ مفتوں
کوئی زہد و صبر و قناعت پہ مفتوں
کوئی پند و وعظِ جماعت پہ مفتوں
کوئی موج سے آپ کو ہے بچاتا
کوئی ناؤ سے ڈوبتوں کی تراتا

Marfat.com

بہت نوعِ انساں کے غمخوار و یاور
ہوا خواہِ ملت بہ اندیشۂ کشور
شدائد کے دریائے خوں میں شناور
جہاں کی پر آشوب کشتی کے لنگر

ہر اک قوم کی ہست و بود ان سے ہے یار
سب اس انجمن کی نمود ان سے ہے یار

کسی پر ہو سختی صعوبت ہے ان پر
کسی کو غم و رنج و کلفت ہے ان پر
کہیں ہو فلاکت مصیبت ہے ان پر
کہیں آئے آفت قیامت ہے ان پر

کسی پر چلیں تیر آماج ہیں یہ
لٹے کوئی رہ گیر تاراج ہیں یہ

یہ ہیں حشر تک بات پر اڑنے والے
یہ پیماں کو میخوں سے ہیں جڑنے والے
یہ فوجِ حوادث سے ہیں لڑنے والے
یہ غیروں کی ہیں آگ میں پڑنے والے

امنڈتا ہے رکنے سے اور ان کا دریا
جنوں سے زیادہ ہے کچھ ان کا سودا

Marfat.com

جماتے ہیں جب پاؤں ہٹتے نہیں یہ
بڑھا کر قدم پھر پلٹتے نہیں یہ
گئے پھیل جب پھر سمٹتے نہیں یہ
جہاں بڑھ گئے بڑھ کے گھٹتے نہیں یہ
مہم بن کئے سر نہیں بیٹھتے یہ
جب اٹھتے ہیں اٹھ کر نہیں بیٹھتے یہ

خدا نے عطا کی ہے جو ان کو قوت
سمائی ہے دل میں بہت اس کی عظمت
نہیں پھیرتی ان کا منہ کوئی زحمت
نہیں کرتی زیر ان کو کوئی صعوبت
بھروسے پہ اپنے دل و دست و پا کے
سمجھتے ہیں ساتھ اپنے لشکر خدا کے

نہیں مرحلہ کوئی دشوار ان کو
ہر اک راہ ملتی ہے ہموار ان کو
گلستاں ہے صحرائے پر خار ان کو
برابر ہے میدان و کہسار ان کو
نہیں حائل ان کے کوئی رہگذر میں
سمندر ہے پایاب ان کی نظر میں

Marfat.com

اسی طرح یاں اہل ہمت ہیں جتنے
کمر بستہ ہیں کام پر اپنے اپنے
جہاں کی ہے سب دھوم دھام انکے دم سے
فقیر اور غنی سب طفیلی ہیں ان کے
بغیر ان کے بے ساز و ساماں تھی مجلس
نہ ہوتے اگر یہ تو ویراں تھی مجلس

زمیں سب خدا کی ہے گلزار انہیں سے
زمانہ کا ہے گرم بازار انہیں سے
ملے ہیں سعادت کے آثار انہیں سے
کھلے ہیں خدائی کے اسرار انہیں سے
انہیں پر ہے کچھ فخر ہے گر کسی کو
انہیں سے ہے گر ہے شرف آدمی کو

انہیں سے ہے آباد ہر ملک و دولت
انہیں سے ہے سر سبز ہر قوم و ملت
انہیں پر ہے موقوف قوموں کی عزت
انہیں کی ہے سب ربع مسکوں میں برکت
دم ان کا ہے دنیا میں رحمت خدا کی
انہیں کو ہے پھبتی خلافت خدا کی

Marfat.com

انہیں کا اجالا ہے ہر رہگذر میں
انہیں کی ہے یہ روشنی دشت و دَر میں
انہیں کا ظہورا ہے سب خشک و تر میں
انہیں کے کرشمے ہیں سب بحر و بر میں
انہیں سے یہ رتبہ تھا آدم نے پایا
کہ سر اس سے روحانیوں نے جھکایا

ہر اک ملک میں خیر و برکت ہے ان سے
ہر اک قوم کی شان و شوکت ہے ان سے
نجابت ہے ان سے شرافت ہے ان سے
شرف ان سے فخر ان سے عزت ہے ان سے
جفاکش بنو گر ہو عزت کے خواہاں
کہ عزت کا ہے بھید ذلت میں پنہاں

مشقت کی ذلت جنہوں نے اٹھائی
جہاں میں ملی ان کو آخر بڑائی
کسی نے بغیر اس کے ہرگز نہ پائی
فضیلت نہ عزت نہ فرمانروائی
نہاں اس گلستاں میں جتنے بڑھے ہیں
ہمیشہ وہ نیچے سے اوپر چڑھے ہیں

Marfat.com

حکومت ملی ان کو صفار تھے جو
امامت کو پہنچے وہ قصار تھے جو
وہ قطبِ زماں ٹھہرے عطار تھے جو
بنے مرجعِ خلق نجار تھے جو
اولو الفضل یاں اٹھے سراج کتنے
ابو الوقت یاں گزرے حلاج کتنے

نہ بو نصر تھا نوع میں ہم سے بالا
نہ تھا بو علی کچھ جہاں سے نرالا
طبیعت کو بچپن سے محنت میں ڈالا
ہوئے اس لیے صاحبِ قدر والا
اگر فکرِ کسبِ ہنر تم کو بھی ہو
تمہیں پھر ابو نصر اور بو علی ہو

بڑا ظلم اپنے پہ تم نے کیا ہے
کہ عزت کی یاں جس ستوں پر بنا ہے
ترقی کی منزل کا جو رہنما ہے
تنزل کی کشتی کا جو ناخدا ہے
قوی پشت تھیں جس سے پشتیں تمہاری
ہوئی دست بردار قوم اس سے ساری

Marfat.com

ہنر ہے نہ تم میں فضیلت ہے باقی
نہ علم و ادب ہے نہ حکمت ہے باقی
نہ منطق ہے باقی نہ ہئیت ہے باقی
اگر ہے تو کچھ قابلیت ہے باقی

اندھیرا نہ چھا جائے اس گھر میں دیکھو
پھر اکسا دو اس ٹمٹماتے دیے کو

بہت ہم میں اور تم میں جوہر ہیں مخفی
خبر کچھ نہ ہم کو نہ تم کو ہے جن کی
اگر جیتے جی ان کی کچھ نہ خبر لی
تو ہو جائیں گے مل کے مٹی میں مٹی

یہ جوہر ہیں ہم میں امانت خدا کی
مبادا تلف ہو ودیعت خدا کی

یہی نوجواں پھرتے آزاد جو ہیں
کمینوں کی صحبت میں برباد جو ہیں
شریفوں کی کہلاتے اولاد جو ہیں
مگر ننگِ آبا و اجداد جو ہیں

اگر نقدِ فرصت نہ یوں مفت کھوتے
یہی فخرِ آبا و اجداد ہوتے

Marfat.com

یہی جو کہ پھرتے ہیں بے علم و جاہل
بہت ان میں ہیں جن کے جوہر ہیں قابل
رذائل میں پنہاں ہیں ان کے فضائل
انہیں ناقصوں میں ہیں پوشیدہ کامل
نہ ہوتے اگر مائلِ لہو و بازی
ہزاروں انہیں میں تھے طوسی و رازی

یہی قوم ہے جس میں قحط آدمی کا
جہاں شور ہے ہر طرف ناکسی کا
نہیں جہل میں جس کے حصہ کسی کا
کبھی علم و فن پر تھا قبضہ اسی کا
وہ تھیں برکتیں سعی و کوشش کی ساری
وہی خوں ہے ورنہ رگوں میں ہماری

حکومت سے مایوس تم ہو چکے ہو
زر و مال سے ہاتھ تم دھو چکے ہو
دلیری کو ڈھک کے منہ رو چکے ہو
بزرگی بزرگوں کی سب کھو چکے ہو
مدار اب فقط علم پر ہے شرف کا
کہ باقی ہے ترکہ یہی اک سلف کا

Marfat.com

ہمیشہ سے جو کہتے آئے ہیں سب یاں
کہ ہے علم سرمایۂ فخرِ انساں
عرب اور عجم ہند اور مصر و یوناں
رہا اتفاق اس پہ قوموں کا یکساں
یہ دعویٰ تھا اک جس پہ حجت نہ تھی کچھ
کھلی اس پہ اب تک شہادت نہ تھی کچھ

جواہر تھا اک سب کی نظروں میں بھاری
پرکھنے کی جس کے نہ آئی تھی باری
فضائل تھے سب علم کے اعتباری
نہ تھی طاقتیں اس کی معلوم ساری
پہ اب بحر و بر دے رہے ہیں گواہی
کہ ہے علم میں زورِ دستِ الٰہی

کیا کوہساروں کو مسمار اس نے
بنایا سمندر کو بازار اس نے
زمینوں کو منوایا دوار اس نے
ثوابت کو ٹھہرایا سیار اس نے
لیا بھاپ سے کام لشکر کشی کا
دیا پتلیوں کو سکت آدمی کا

Marfat.com

یہ پتھر کا ایندھن ہے جلوانے والا
جہازوں کو خشکی میں چلوانے والا
صداؤں کو سانچے میں ڈھلوانے والا
زمیں کے خزانے اگلوانے والا
یہی برق کو نامہ بر ہے بناتا
یہی آدمی کو ہے بے پر اڑاتا

تمدن کے ایواں کا معمار ہے یہ
ترقی کے لشکر کا سالار ہے یہ
کہیں دستکاروں کا اوزار ہے یہ
کہیں جنگ جویوں کا ہتیار ہے یہ
دکھایا ہے نیچا دلیروں کو اس نے
بنایا ہے روباہ شیروں کو اس نے

اسی کی ہے اب چار سو حکمرانی
کئے اس نے زیر ارمنی اور یمانی
ہوئے رام دیوان ماژندرانی
گئے زابلی بھول سب پہلوانی
ہوا اس کی طاقت سے تسخیر عالم
پڑے سامنے اس کے چرکس نہ دیلم

Marfat.com

یہ لاکھوں پہ ہے سینکڑوں کو چڑھاتا
سواروں کو پیادوں سے ہے زک دلاتا
جہازوں سے ہے زورقوں کو بھڑاتا
حصاروں کو ہے چٹکیوں میں اڑاتا
ہوا کوئی حربوں سے اس کے نہ سر بر
نہ ٹھہرے زرہ اس کے آگے نہ بکتر
جنہوں نے بنایا اسے اپنا یاور
ہر اک راہ میں اس کو ٹھہرایا رہبر
یہ قول آج کل صادق آتا ہے ان پر
کہ اک نوع ہی نوعِ انساں سے برتر
الگ سب سے کام ان کے اور طور ہیں کچھ
اگر سب ہیں انساں تو وہ اور ہیں کچھ
بہت ان کو معجز نما جانتے ہیں
بہت دیوتا ان کو گردانتے ہیں
پہ جو ٹھیک ٹھیک ان کو پہچانتے ہیں
وہ اتنا مقرر انہیں مانتے ہیں
کہ دنیا نے جو کی تھی اب تک کمائی
وہ سب جزو و کل ان کے حصہ میں آئی

Marfat.com

کیا علم نے ان کو ہر فن میں یکتا
نہ ہمسر رہا ان کا کوئی نہ ہمتا
ہر اک چیز ان کی ہر اک کام ان کا
سمجھ بوجھ سے ہے زمانہ کی بالا
صنائع کو سب ان کی تکتے ہیں ایسے
عجائب میں قدرت کے حیراں ہوں جیسے
دیئے علم نے کھول ان پر خزانے
چھپے اور ظاہر نئے اور پرانے
دکھائے انہیں غیب کے مال خانے
بتائے فتوحات کے سب ٹھکانے
ہوا جیسے چھائی ہے سب بحر و بر پر
وہ یوں چھا گئے خاور اور باختر پر
یہ سچ ہے کہ ہے اصل تعلیم دولت
رہی ہے سدا پشت، حکمت حکومت
ہوئی سلطنت جن کی دنیا سے رخصت
نہ علم ان میں باقی رہا اور نہ حکمت
نہ یونان محکوم ہو کر رہا کچھ
نہ ایران تاج اپنا کھو کر رہا کچھ

Marfat.com

پہ اک خارکش صبر و ہمت میں کامل
یہ کہتا تھا محنت سے گھٹتا تھا جب دل
کہ ''جن سختیوں کا اٹھانا ہے مشکل
وہی ہیں کچھ اے دل اٹھانے کے قابل
حلال آدمی پر ہے کھانا نہ پینا
نہ ہو ایک جب تک لہو اور پسینا''

نہیں سہل گر صید کا ہات آنا
تو لازم ہے گھوڑوں کو سرپٹ بھگانا
نہ بیٹھو جو ہے بوجھ بھاری اٹھانا
ذرا تیز ہانکو جو ہے دور جانا
زمانہ اگر ہم سے زور آزما ہے
تو وقت اے عزیزو یہی زور کا ہے

کرو یاد اپنے بزرگوں کی حالت
شدائد میں جو ہارتے تھے نہ ہمت
اٹھاتے تھے برسوں سفر کی مشقت
غریبی میں کرتے تھے کسب فضیلت
جہاں کھوج پاتے تھے علم و ہنر کا
نکل گھر سے لیتے تھے رستہ ادھر کا

Marfat.com

عراقین و شامات و خوارزم و توراں
جہاں جنس تعلیم سنتے تھے ارزاں
وہیں پے سپر کرکے کوہ و بیاباں
پہنچتے تھے طلاب افتاں و خیزاں
جہاں تر عمل دین اسلام کا تھا
ہر اک راہ میں ان کا تانتا بندھا تھا

نظامیہ نوریہ مستنصریہ
نفیسیہ ستیہ اور صاحبیہ
رواحیہ عزیہ اور قاہریہ
عزیزیہ زینیہ اور ناصریہ
یہ کالج تھے مرکز سب آفاقیوں کے
حجازی و کردی و قبچاقیوں کے

بشر کو ہے لازم کہ ہمت نہ ہارے
جہاں تک ہو کام آپ اپنے سنوارے
خدا کے سوا چھوڑ دے سب سہارے
کہ ہیں عارضی زور کمزور سارے
اڑے وقت تم دائیں بائیں نہ جھانکو
سدا اپنی گاڑی کو تم آپ ہانکو

Marfat.com

بہت خوان بے اشتہا تم نے کھائے
بہت بوجھ بندھ بندھ کے تم نے اٹھائے
بہت آس پر ساز کی راگ گائے
بہت عارضی تم نے جلوے دکھائے
بس اب اپنی گردن پہ رکھو جوا تم
کرو حاجتیں آپ اپنی روا تم

تمہیں اپنی مشکل کو آساں کرو گے
تمہیں درد کا اپنے درماں کرو گے
تمہیں اپنی منزل کا ساماں کرو گے
کرو گے تمہیں کچھ اگر یاں کرو گے
چھپا دست ہمت میں زور قضا ہے
مثل ہے کہ ہمت کا حامی خدا ہے

سراسر ہو گو سلطنت فیض گستر
رعیت کی خود تربیت میں ہو یاور
مگر کوئی حالت نہیں اس سے بدتر
کہ ہر بوجھ ہو قوم کا سلطنت پر
ہو اس طرح ہاتھوں میں اس کے رعیت
کہ قبضے میں غسال کے جیسے میت

Marfat.com

وہی گر تجارت کے اس کو سجھائے
وہی صنعت اور حرفت اس کو بتائے
وہی کشتکاری کے آئیں سکھائے
وہی اس کو لکھوائے وہ ہی پڑھائے
ملا جس رعیت کو ایسا سہارا
کیا آدمیت نے اسے سے کنارا

یہی سلطنت کی ہے کافی اعانت
کہ ہو ملک میں امن اس کی بدولت
نفوس اور اموال کی ہو حفاظت
حکومت میں ہو اعتدال اور عدالت
نہ توڑا رعیت پہ بے جا ہو کوئی
نہ قانون چھٹ کار فرما ہو کوئی

جہاں ہو یہ انداز فرماں روائی
رعیت کی ہے واں نپٹ بے حیائی
کہ ہر کام میں آس ڈھونڈے پرائی
کرے آپ اپنی نہ مشکل کشائی
کھڑا ہو سہارے اک اڑوار کے گھر
ہٹی وہ جہاں آ رہا یہ زمیں پر

Marfat.com

گیا اب وہ دل تنگیوں کا زمانہ
کہ اپنوں کا حصہ تھا پڑھنا پڑھانا
برہمن کا پہنے اگر شدر بانا
تو اس پر نہیں کوئی اب تازیانا
ہوئے برطرف سب نشیب و فراز اب
سفید و سیہ میں نہیں امتیاز اب
بس اب وقت کا حکم ناطق یہی ہے
کہ جو کچھ ہے دنیا میں تعلیم ہی ہے
یہی آج کل اصلِ فرماندہی ہے
اسی میں چھپا سرِّ شاہنشہی ہے
ملی ہے یہ طاقت اسی کیمیا کو
کہ کرتی ہے یہ ایک شاہ و گدا کو
سکھاتی ہے محکوم کو یہ اطاعت
سجھاتی ہے حاکم کو راہِ عدالت
دلوں سے مٹاتی ہے نقشِ عداوت
جہاں سے اٹھاتی ہے رسمِ بغاوت
یہی ہے رعیت کو حق دار کرتی
یہی ہے کہ و مہ کو ہموار کرتی

Marfat.com

سنی ہے غریبوں کی فریاد اسی نے
کیا ہے غلامی کو برباد اسی نے
ریپلک کی ڈالی ہے بنیاد اسی نے
بنایا ہے پبلک کو آزاد اسی نے
مقید بھی کرتی ہے یہ اور رہا بھی
بناتی ہے آزاد بھی باوفا بھی

تجارت نے رونق ہے یہ اس سے پائی
کہ ہیچ اس کے آگے ہے فرمانروائی
فلاحت کی یہ منزلت ہے بڑھائی
کہ فلاح کرتے ہیں معجز نمائی
ترقی یہ صنعت کو دی ہے بلا کی
کہ ہوتی ہے معلوم قدرت خدا کی

یہ نااتفاقی ہے قوموں سے کھوتی
یہ قومی محبت کا ہے بیج بوتی
یہ آپس کے کینے دلوں سے ہے دھوتی
یہ دانے ہے سب ایک لڑ میں پروتی
یہ نقطوں پہ خط کی طرح ہے گزرتی
کروڑوں دلوں کو ہے یہ ایک کرتی

Marfat.com

نقصان تعلیم کے نتائج

جہاں یہ نہیں واں نہ قوم اور نہ ملت
نہ ملکی حمایت نہ قومی حمیت
جدا سب کے رنج اور جدا سب کی راحت
الگ سب کی عزت الگ سب کی ذلت
خبر واں نہیں یہ کہ ہے قوم شے کیا
چھپا سرِّ حق اس تعلق میں ہے کیا

جنہوں نے کہ تعلیم کی قدر و قیمت
نہ جانی مسلط ہوئی ان پہ ذلت
ملوک اور سلاطیں نے کھوئی حکومت
گھرانوں پہ چھائی امیروں کی نکبت
رہے خاندانی نہ عزت کے قابل
ہوئے سارے دعوے شرافت کے باطل

نہ چلتے ہیں واں کام کاریگروں کے
نہ برکت ہے پیشہ میں پیشہ وروں کے
بگڑنے لگے کھیل سوداگروں کے
ہوئے بند دروازے اکثر گھروں کے
کماتے تھے دولت جو دن رات بیٹھے
وہ ہیں اب دھرے ہات پر ہات بیٹھے

Marfat.com

ہنر اور فن واں ہیں سب گھٹتے جاتے
ہنر مند ہیں روز و شب گھٹتے جاتے
ادیبوں کے فضل و ادب گھٹتے جاتے
طبیب اور ان کے مطب گھٹتے جاتے
ہوئے پست سب فلسفی اور مناظر
نہ ناظم ہیں سرسبز ان کے نہ ناثر

اگر اک پہننے کو ٹوپی بنائیں
تو کپڑا وہ اک اور دنیا سے لائیں
جو سینے کو وہ ایک سوئی منگائیں
تو مشرق سے مغرب میں لینے کو جائیں
ہر اک شے میں غیروں کے محتاج ہیں وہ
مکینکس کی رو میں تاراج ہیں وہ

نہ پاس ان کے چادر نہ بستر ہے گھر کا
نہ برتن ہیں گھر کے نہ زیور ہے گھر کا
نہ چاقو نہ قینچی نہ نشتر ہے گھر کا
صراحی ہے گھر کی نہ ساغر ہے گھر کا
کنول مجلسوں میں قلم دفتروں میں
اثاثہ ہے سب عاریت کا گھروں میں

Marfat.com

جو مغرب سے آئے نہ مالِ تجارت
تو مر جائیں بھوکے وہاں اہلِ حرفت
ہو تجار پر بند راہِ معیشت
دکانوں میں ڈھونڈے نہ پائے بضاعت
پرائے سہارے ہیں بیوپاروان سب
طفیلی ہیں سیٹھ اور تجاروان سب

یہ ہیں ترکِ تعلیم کی سب سزائیں
وہ کاش اب بھی غفلت سے باز اپنی آئیں
مبادا رہِ عافیت پھر نہ پائیں
کہ ہیں بے پناہ آنے والی بلائیں
ہوا بڑھتی جاتی سرِ رہگذر ہے
چراغوں کو فانوس بن اب خطر ہے

لیے فردِ بخششِ دوراں کھڑا ہے
ہر اک فوج کا جائزہ لے رہا ہے
جنہیں ماہر اور کرتبی دیکھتا ہے
انہیں بخشتا تیغ و طبل و درا ہے
یہ ہیں بے ہنر یک قلم چھٹتے جاتے
رسالوں سے نام ان کے ہیں کٹتے جاتے

Marfat.com

بس اب علم و فن کے وہ پھیلاؤ ساماں
کہ نسلیں تمہاری بنیں جن سے انساں
غریبوں کو راہِ ترقی ہو آساں
امیروں میں ہو نورِ تعلیم تاباں
کوئی ان میں دنیا کی عزت کو تھامے
کوئی کشتیِ دین و ملت کو تھامے

بنے قوم کھانے کمانے کے قابل
زمانے میں ہو منہ دکھانے کے قابل
تمدن کی مجلس میں آنے کے قابل
خطاب آدمیت کا پانے کے قابل
سمجھنے لگیں اپنے سب نیک و بد وہ
لگیں کرنے آپ اپنی اپنی مدد وہ

کرو قدر ان کی ہنر جن میں پاؤ
ترقی کی اور ان کو رغبت دلاؤ
دل اور حوصلے ان کے مل کر بڑھاؤ
ستوں اس کھنڈر گھر کے ایسے بناؤ
کوئی قوم کی جن سے خدمت بن آئے
بٹھائیں انہیں سر پہ اپنے پرائے

Marfat.com

کرو گے اگر ایسے لوگوں کی عزت
تو پاؤ گے اپنے میں تم اک جماعت
بڑھائے گی جو قوم کی شان و شوکت
گھرانوں میں پھیلائے گی خیر و برکت
مدد جس قدر تم سے وہ آج لے گی
عوض تم کو کل اس کا دہ چند دے گی

ترقی کے یونان کے اسباب کیا تھے
ہنر پر جہاں پیر و برنا فدا تھے
تمدن کے میداں میں زور آزما تھے
وطن کی محبت میں یکسر فنا تھے
مقاصد بڑے اور ارادے تھے عالی
نہ تھا اس سے چھوٹا بڑا کوئی خالی

سبب کچھ نہ تھا اس کا جز قدردانی
کہ ہوتے تھے جو علم و حکمت کے بانی
ترقی میں کرتے تھے جو جاں فشانی
حیات ان کو ملتی تھی واں جاودانی
وطن جیتے جی ان پہ قرباں تھا سارا
پس از مرگ پجتے تھے وہ آشکارا

Marfat.com

اسی گر نے تھا جوش سب کو دلایا
کہ تھا اک جزیرہ نے رتبہ یہ پایا
اسی شوق نے تھا دلوں کو بڑھایا
اسی نے تھا یوناں کو یونان بنایا
اس امید پر کوششیں تھیں یہ ساری
کہ ہو قوم کے دل میں عظمت ہماری

جنہیں ملک میں اپنی رکھنی ہو وقعت
جنہیں سلطنت کی ہو مطلوب قربت
جنہیں تھا منی ہو گھرانے کی عزت
جنہیں دین کی ہو نہ منظور ذلت
جنہیں نسل و اولاد ہو اپنی پیاری
انہیں فرض ہے قوم کی غمگساری

بہت دل میں نرم ان دنوں ہوتے جاتے
کہ حالت پہ ہیں قوم کی اڈے آتے
تنزل پہ ہیں اس کے آنسو بہاتے
نہیں آپ کچھ کر کے لیکن دکھاتے
خبر بھی ہے دل ان کے جلتے ہیں کس پر
وہ ہیں آپ ہی ہات ملتے ہیں جس پر

Marfat.com

رئیسوں کی جاگیرداروں کی دولت
فقیہوں کی دانشوروں کی فضیلت
بزرگوں کی اور واعظوں کی نصیحت
ادیبوں کی اور شاعروں کی فصاحت
بنے تب کچھ آنکھوں میں اہل وطن کی
جو کام آئے بہبود میں انجمن کی

جماعت کی عزت میں ہے سب کی عزت
جماعت کی ذلت میں ہے سب کی ذلت
رہی ہے نہ ہرگز رہے گی سلامت
نہ شخصی بزرگی نہ شخصی حکومت
وہی شاخ پھولے گی یاں اور پھلے گی
ہری ہو گی جڑ اس گلستاں میں جس کی

ذخیرہ ہے جب چیونٹا کوئی پاتا
تو بھاگا جماعت میں ہے اپنی آتا
انہیں ساتھ لےکے ہے یاں سے جاتا
فتوح اپنی ایک ایک کو ہے دکھاتا
سدا ان کے ہیں اس طرح کام چلتے
کمائی سے ایک اک کی لاکھوں ہیں پلتے

Marfat.com

جب اک چیونٹا جس میں دانش نہ حکمت
بنی نوع کی اپنے برلائے حاجت
معیشت سے ایک اک کو بخشے فراغت
کرے ان پہ وقف اپنی ساری غنیمت
تو اس سے زیادہ ہے بے غیرتی کیا
کہ ہو آدمی کو نہ پاس آدمی کا

غضب ہے کہ جو نوع ہو سب سے برتر
گنے آپ کو جو کہ عالم کا سرور
فرشتوں سے جو سمجھے اپنے کو بڑھ کر
خدا کا بنے جو کہ دنیا میں مظہر
نہ ہو مردمی کا نشاں اس میں اتنا
مسلم ہے مٹی کے کیڑوں میں جتنا

الٰہی بحق رسولؐ تہامی
ہر اک فرد انساں کا تھا جو کہ حامی
جسے دور نزدیک تھے سب گرامی
برابر تھے مکی و زنگی و شامی
شریروں کو ساتھ اپنے جس نے نباہا
بروں کا ہمیشہ بھلا جس نے چاہا

Marfat.com

طفیل اس کا اور اس کی عترت کا یارب
پکڑ جلد ہات اس کی امت کا یارب
اک ابر اس پہ بھیج اپنی رحمت کا یارب
غبار اس سے جو دھوئے ذلت کا یارب
کہ ملت کو ہے ننگ ہستی سے اس کی
ہوا پست اسلام پستی سے اس کی

انہیں کل کی فکر آج کرنی سکھا دے
ذرا ان کی آنکھوں سے پردہ اٹھا دے
کمیں گاہ بازیٔ دوراں دکھا دے
جو ہونا ہے کل آج ان کو سجھا دے
چھتیں پاٹ لیں تا کہ باراں سے پہلے
سفینہ بنا رکھیں طوفاں سے پہلے

بچا ان کو اس تنگنائے بلا سے
کہ رستہ ہو گم رہ رو و رہنما سے
نہ امید یاری ہو یار آشنا سے
نہ چشم اعانت ہو دست و عصا سے
چپ و راس چھائی ہوئی ظلمتیں ہوں
دلوں میں امیدوں کی جا حسرتیں ہوں

Marfat.com

عرض حال

بجناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات

اے خاصۂ خاصان رسل وقت دعا ہے
امت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے
جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب الغربا ہے
جس دین کے مدعو تھے کبھی سیزر و کسریٰ
خود آج وہ مہمان سرائے فقرا ہے
وہ دین ہوئی بزم جہاں جس سے چراغاں
اب اس کی مجالس میں نہ بتی نہ دیا ہے
جو دین کو تھا شرک سے عالم کا نگہباں
اب اس کا نگہبان اگر ہے تو خدا ہے
جو تفرقے اقوام کے آیا تھا مٹانے
اس دین میں خود تفرقہ اب آ کے پڑا ہے

Marfat.com

جس دین نے غیروں کے تھے دل آ کے ملائے
اس دین میں خود بھائی سے اب بھائی جدا ہے
جو دین کہ ہمدردِ بنی نوعِ بشر تھا
اب جنگ و جدل چار طرف اس میں بپا ہے
جس دین کا تھا فقر بھی اکسیر غنا بھی
اس دین میں اب فقر ہے باقی نہ غنا ہے
جو دین کہ گودوں میں پلا تھا حکما کی
وہ عرضۂ تیغ جہلا و سفہا ہے
جس دین کی حجت سے سب ادیان تھے مغلوب
اب معترض اس دین پہ ہر ہرزہ سرا ہے
ہے دین ترا اب بھی وہی چشمۂ صافی
دینداروں میں پر آب ہے باقی نہ صفا ہے
عالم ہے سو بے عقل ہے جاہل ہے سو وحشی
منعم ہے سو مغرور ہے مفلس سو گدا ہے
یاں راگ ہے دن رات وواں رنگِ شب و روز
یہ مجلسِ اعیاں ہے وہ بزمِ شرفا ہے

Marfat.com

چھوٹوں میں اطاعت ہے نہ شفقت ہے بڑوں میں
پیاروں میں محبت ہے نہ یاروں میں وفا ہے
دولت ہے نہ عزت نہ فضیلت نہ ہنر ہے
اک دین ہے باقی سو وہ بے برگ ونوا ہے
ہے دین کی دولت سے بہا علم سے رونق
بے دولت وعلم اس میں نہ رونق نہ بہا ہے
شاہد ہے اگر دین تو علم اس کا ہے زیور
زیور ہے اگر علم تو مال اس کی جلا ہے
جس قوم میں اور دین میں ہو علم نہ دولت
اس قوم کی اور دین کی پانی پہ بنا ہے
گو قوم میں تیری نہیں اب کوئی بڑائی
پر نام تری قوم کا یاں اب بھی بڑا ہے
ڈر ہے کہیں یہ نام بھی مٹ جائے نہ آخر
مدت سے اسے دورِ زماں میٹ رہا ہے
جس قصر کا تھا سر بفلک گنبدِ اقبال
ادبار کی اب گونج رہی اس میں صدا ہے

Marfat.com

بیڑا تھا نہ جو بادِ مخالف سے خبردار
جو چلتی ہے اب چلتی خلاف اس کے ہوا ہے
وہ روشنیِ بام و درِ کشورِ اسلام
یاد آج تلک جس کی زمانے کو ضیا ہے
روشن نظر آتا نہیں واں کوئی چراغ آج
بجھنے کو ہے اب گر کوئی بجھنے سے بچا ہے
عشرت کدے آباد تھے جس قوم کے ہر سو
اس قوم کا ایک ایک گھر اب بزمِ عزا ہے
چاؤش تھے للکارتے جن رہگذروں میں
دن رات بلند ان میں فقیروں کی صدا ہے
وہ قوم کہ آفاق میں جو سر بفلک تھی
وہ یاد میں اسلاف کے اب رو بقضا ہے
جو قوم کہ مالک تھی علوم اور حکم کی
اب علم کا واں نام نہ حکمت کا پتا ہے
کھوج ان کے کمالات کا لگتا ہے اب اتنا
گم دشت میں اک قافلہ بے طبل و درا ہے

Marfat.com

بگڑی ہے کچھ ایسی کہ بنائے نہیں بنتی
ہے اس سے یہ ظاہر کہ یہی حکمِ قضا ہے
تھی آس تو تھا خوف بھی ہمراہ رجا کے
اب خوف ہے مدت سے دلوں میں نہ رجا ہے
جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتوں کے ہیں کرتوت
شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گلا ہے
دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت
سچ ہے کہ برے کام کا انجام برا ہے
کی زیب بدن سب نے ہی پوشاک کتاں کی
اور برف میں ڈوبی ہوئی کشور کی ہوا ہے
درکار ہیں یاں معرکے میں جوشن و خفتاں
اور دوش پہ یاروں کے وہی کہنہ ردا ہے
دریائے پر آشوب ہے اک راہ میں حائل
اور بیٹھ کے گھوڑ ناؤ پہ یاں قصد شنا ہے
ملتی نہیں اک بوند بھی پانی کی جہاں مفت
واں قافلہ سب گھر سے تہی دست چلا ہے

Marfat.com

یاں نکلے ہیں سودے کو درم لے کے پرانے
اور سکہ رواں شہر میں مدت سے نیا ہے
فریاد ہے اے کشتی امت کے نگہباں
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے
اے چشمۂ رحمت بابی انت و امی
دنیا پہ ترا لطف سدا عام رہا ہے
جس قوم نے گھر اور وطن تجھ سے چھڑایا
جب تو نے کیا نیک سلوک ان سے کیا ہے
صدمہ درِ دنداں کو ترے جس سے کہ پہنچا
کی ان کیلئے تو نے بھلائی کی دعا ہے
کی تو نے خطا عفو ہے ان کینہ کشوں کی
کھانے میں جنہوں نے کہ تجھے زہر دیا ہے
سو بار ترا دیکھ کے عفو اور ترحم
ہر باغی و سرکش کا سر آخر کو جھکا ہے
جو بے ادبی کرتے تھے اشعار میں تیری
منقول انہی سے تری پھر مدح و ثنا ہے

Marfat.com

برتاؤ ترے جب کہ یہ اعدا سے ہیں اپنے
اعدا سے غلاموں کو کچھ امید سوا ہے
کر حق سے دعا امتِ مرحوم کے حق میں
خطروں میں بہت جس کا جہاز آ کے گھرا ہے
امت میں تری نیک بھی ہیں بد بھی ہیں لیکن
دلدادہ ترا ایک سے ایک ان میں سوا ہے
ایماں جسے کہتے ہیں عقیدہ میں ہمارے
وہ تیری محبت تری عترت کی ولا ہے
ہر چپقلش دہر مخالف میں ترا نام
ہتھیار جوانوں کا ہے پیروں کا عصا ہے
جو خاک ترے در پہ ہے جاروب سے اڑتی
وہ خاک ہمارے لئے داروئے شفا ہے
جو شہر ہوا تیری ولادت سے مشرف
اب تک وہی قبلہ تری امت کا رہا ہے
جس ملک نے پائی تری ہجرت سے سعادت
کعبے سے کشش اس کی ہر اک دل میں سوا ہے

Marfat.com

کل دیکھئے پیش آئے غلاموں کو ترے کیا
اب تک تو ترے نام پہ اک ایک فدا ہے
ہم نیک ہیں یا بد ہیں پھر آخر ہیں تمہارے
نسبت بہت اچھی ہے اگر حال برا ہے
گر بد ہیں تو حق اپنا ہے کچھ تجھ پہ زیادہ
اخبار میں الطالح لی ہم نے سنا ہے
تدبیر سنبھلنے کی ہمارے نہیں کوئی
ہاں ایک دعا تیری کہ مقبولِ خدا ہے
خود جاہ کے طالب ہیں نہ عزت کے ہیں خواہاں
پر فکر ترے دین کی عزت کی سدا ہے
گر دین کو جوکھوں نہیں ذلت سے ہماری
اب دیکھ لیں یہ بھی کہ جو ذلت میں مزا ہے
ہاں حالیؔ گستاخ نہ بڑھ حدِ ادب سے
باتوں سے ٹپکتا تری اب صاف گلا ہے
ہے یہ بھی خبر تجھ کو کہ ہے کون مخاطب
یاں جنبشِ لب خارج از آہنگ خطا ہے

Marfat.com

فرہنگ

الف

آل عدنان: بنی امیہ جو کئی صدیوں تک اسپین میں حکمران رہے ان کے جد اعلیٰ کا نام عدنان تھا۔ اسی لیے بنی امیہ اور ان کے بنی عم یعنی بنی ہاشم سے آل عدنان ہیں۔

آل غالب: رسول خدا کے دسویں دادا کا نام غالب ہے۔ جو کہ عدنان سے گیارہ پشت نیچے ہیں۔ پس بنی ہاشم اور بنی امیہ کو آل غالب بھی کہتے ہیں۔

آماج: نشانہ

آمنہ: آمنہ بنت وہب بن عبد مناف آنحضرت کی والدہ کا نام ہے۔

ائمہ: امام کی جمع اہل سنت کے ہاں بارہ اماموں کے سوا اور لوگوں کو بھی جو کسی علم دین میں اپنے معاصرین سے فائق ہوئے ہیں امام کہا گیا ہے جیسے امام اعظم، امام شافعی، امام اسمٰعیل بخاری، امام فخر الدین رازی، امام غزالی وغیرہم۔

آنکھ چرانا: کنارہ کرنا، کترانا، پہلو بچانا۔

ابرار: جمع بر بمعنی نیک۔

ابوبکر رازی: علی ابن عیسیٰ الخ اس بند میں پانچ نامی طبیبوں کا ذکر ہے ابوبکر رے کا باشندہ تھا۔ مدتوں رے اور بغداد میں مطب کیا اور آخر عمر میں اندھا ہو گیا اور ۳۲۰ھ میں مر گیا۔ اس کی تصنیفات ۳۱۳ ہیں جن میں سے اکثر طبی ہیں۔

علی ابن عیسیٰ کو چیمبرز ان سائیکلو پیڈیا میں اسلام کے اطبائے نامدار میں سے لکھا ہے حسین ابن سینا بوعلی شیخ رئیس کا نام ہے اس کی تصنیفات مختلف علوم میں تقریباً ۴۰ شمار کی گئی ہیں جن میں سے کتاب حاصل ومحصول کی ۲۰ جلدیں شفا کی ۱۸ جلدیں ہیں ۴۲۸ھ میں ۵۸ برس کی عمر میں مرا اور ہمدان میں مدفون ہوا۔

حنین عباداں کا رہنے والا عیسائی مذہب بہت بڑا نامی طبیب ہے۔ اس نے خلفاء عباسیہ کے ہاں نشوونما پائی تھی۔ متوکل کے عہد میں سر رشتہ ترجمہ کا افسر تھا اور عراق عرب میں رہتا تھا۔ اس لیے حکماء اسلام میں اس کا شمار ہے۔

ضیاء الدین ابن بیطار اندلسی علم نباتات میں مشہور تھا۔ نباتات کی تحقیقات میں دور دور کے سفر کئے ادویہ مفردہ کے بیان میں اکثر کتابوں کا ماخذ اس کی تصنیفات ہیں۔ ۶۴۶ھ میں

Marfat.com

وفات پائی۔

ابھرنا: پستی سے نکلنا۔ ڈوب کر اچھلنا۔ بیماری سے افاقہ پانا۔

اجارا: دعوے، زبردستی، زور۔

اجلاف: کمینے لوگ۔

اچھوتا: جس کو کسی نے ہات نہ لگایا ہو۔ اچھوتا تھا توحید کا جام اب تک۔ اس مصرعہ میں اس سے یہ مقصود ہے کہ جس توحید کی اسلام نے تعلیم دی وہ ادیان سابقہ کے حصہ میں نہیں آئی تھی

احرار: حر (آزاد) جمع یعنی وہ لوگ جو خدا کے سوا سب چیزوں سے آزاد اور بے تعلق ہیں۔

احبار: جمع حبر۔ یہودیوں کے علمائے دین کو احبار کہتے ہیں۔

احسان: سلوک، بھلائی۔

اخبار دین: احادیث نبوی کی طرف اشارہ ہے۔

ادھورا: پورے کی ضد یعنی نامکمل اور ناتمام جو پورا نہ ہو۔

ارکان اسلام: اصول اسلام۔ رہے جب تک ارکان اسلام برپا۔ یعنی جب تک اسلام کے اصول اپنی حالت پر قائم رہے۔ اور ان میں کسی قسم کا کوئی تزلزل نہ آیا۔

ارسطو: یونان کا مشہور حکیم۔ سکندر کا استاد اور افلاطون کا شاگرد مسیح سے ۳۲۲ برس پہلے ۶۳ برس کی عمر میں مرا۔

ارسطو کی تعلیم: حکماء اسلام ارسطو کو معلم اول اور ابو نصر فارابی کو معلم ثانی کہتے ہیں۔ اسی لئے ارسطو کے افادات کو تعلیم کے لفظ کے ساتھ تعبیر کیا ہے۔

ارم: کہتے ہیں کہ شداد نے ملک یمن میں مابین صنعا اور حضرموت ایک باغ بنوایا۔ جس کا طول و عرض بارہ بارہ فرسنگ تھا۔ اس کا نام ارم ہے۔ اور ارم کو شعرا بمعنی بہشت بھی استعمال کرتے ہیں۔

ارمنی: آرمینیا کے رہنے والے۔

اڑا لے گئی باد پندار جس کو: الخ یعنی جس کو غرور نے تباہ اور برباد کیا۔

مستعصم باللہ جس پر خلافت بغداد کا خاتمہ ہوا۔ اس کے غرور کا یہ حال تھا کہ قصر خلافت کے آستانہ پر ایک پتھر بمنزلہ حجر الاسود کے پڑا ہوا تھا۔ جس کو امراء و وزراء اندر جاتے وقت چومتے تھے۔ اس غفلت و پندار کا نتیجہ یہ ہوا کہ تاتاریوں نے خلافت کا نام ونشان صفحۂ ہستی

Marfat.com

سے مٹا دیا۔ دوسرے مصرع میں سیل تا تار سے یہی مراد ہے۔

اڑواڑ: وہ لکڑی جو پرانی چھت وغیرہ کے نیچے گر پڑنے کے اندیشہ سے لگا دیتے ہیں۔

ازل کا پیماں: پیمان الست جس کا اشارہ قرآن کی آیت الست بربکم قالوا بلیٰ کی طرف ہے۔

اسامی بنانا: کسی دولتمند آدمی کو فریب دے کر ٹھگنا اور اس سے روپیہ وصول کر لینا۔

اسانید: جمع اسناد یعنی حدیث کی دو کتابیں جن میں ہر ایک حدیث مع اس کے راویوں کے نام کے لکھی گئی ہے جیسے بخاری اور مسلم وغیرہ۔

استفادہ: فائدہ حاصل کرنا' تلمذ۔ شاگردی۔ ارادت۔

اسی جزر و مد نے ڈبویا ہے ہم کو: نااتفاقی کو سمندر کے مد و جزر سے تشبیہ دی ہے کیونکہ اس میں بھی ایک قسم کا اختلاف پایا جاتا ہے۔

اشاعت: شائع کرنا' رواج دینا' پھیلانا۔

اشراف: شریف کی جمع۔ مگر اردو میں واحد یعنی شریف کی جگہ زیادہ استعمال میں آتا ہے۔

اصل: جڑ' قاعدہ' کلیہ اور مذہبی اصطلاح میں جو مسائل اعتقاد سے علاقہ رکھتے ہیں ان کو اصول کہتے ہیں اور جو عمل سے علاقہ رکھتے ہوں وہ فروع کہلاتے ہیں۔

اصل شقاوت: بدبختی کی جڑ۔

اصولی: علم اصول فقہ کے جاننے والا۔

اعیان: شرفا۔ امراء اور سلطنت کے ممتاز لوگ

اقامت سے بہتر ہے اس وقت رحلت: یعنی اس وقت دنیا میں رہنے سے کوچ کرنا اچھا ہے۔ یعنی زندگی سے موت بہتر ہے۔

اقران و امثال: ہمسر' ہم چشم' ہمعصر اور ہم عمر لوگ۔

اقصائے عالم: اطراف عالم' قصا کنارہ اس کی جمع اقصا ہے۔

اکسانا: چراغ کو اشتعالک دینا۔

اگر نشۂ مے ہو غیبت میں پنہاں: یعنی اگر غیبت میں بھی شراب کا سا نشہ ہو تو تمام مسلمان مست و مدہوش پائے جائیں کیونکہ غیبت سے بچا ہوا کوئی نظر نہیں آتا۔

الپ ارسلاں: سلجوقیوں کے سلسلہ کا دوسرا پادشاہ ہے اس کے باپ کا نام چغر بیگ اور چچا کا نام طغرل بیگ تھا۔ طغرل بیگ نے اپنی زندگی

Marfat.com

میں اس کو ولیعہد مقرر کر دیا تھا۔ چنانچہ طغرل کے بعد اس کا جانشین ہوا۔

الدین یسر: یعنی دین آسان ہے یہ حدیث نبوی کے الفاظ ہیں۔

الٰہی: وہ علم ہے جس میں ذات باری تعالیٰ اور ارواح و مجردات سے بحث کی جاتی ہے۔ یونان میں اس کو تھیولوجی کہتے ہیں جس کو عرب نے اثولوجیا بنالیا ہے۔

ام الجرائم: یعنی تمام گناہوں کی جڑ۔

امنڈتا ہے رکنے سے اور ان کا دریا: یعنی ان لوگوں کی جس قدر مزاحمت ہوتی ہے اسی قدر ان کا جوش زیادہ ہوتا ہے۔

امی: ان پڑھ' ابتدائے اسلام میں اور اس سے پہلے چونکہ عرب میں تعلیم و تعلم کا رواج نہ تھا اس لیے عربوں کو امی کہا گیا ہے۔

امیروں کو تنبیہ کی اس طرح پر: الخ اس بند میں اس حدیث کی طرف اشارہ ہے اذا کان امراؤکم خیارکم واغنیاؤکم سمحاء کم وامرکم شوری بینکم فظھر الارض خیر لکم من بطنھا واذکان امراء کم شرارکم واغنیاؤکم بخلاؤکم وامرکم الی نسائکم فبطن الارض خیر لکم من ظھرھا یعنی جب تم میں سے بہتر لوگ تمہارے حاکم ہوں اور تم میں سے فیاض لوگ مالدار ہوں اور تمہارے کام باہمی مشورہ سے ہوں تو تمہارے لیے زمین کے پیٹ سے اس کی پشت اچھی ہے (یعنی تمہاری زندگی موت سے بہتر ہے) اور جب تم میں سے بدلوگ تمہارے حاکم ہوں اور بخیل لوگ امیر ہوں اور تمہارے کام عورتوں کے حوالہ ہوں تو تمہارے لیے زمین کا پیٹ اس کی پشت سے بہتر ہے (یعنی موت زندگی سے اچھی ہے۔)

امین: امانت دار۔ عرب کے لوگ بعثت سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امین کے لقب سے پکارا کرتے تھے۔

انہیں کو ہے پھبتی خلافت خدا کی: اس میں قرآن کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے جس میں خداتعالیٰ نے انسان کو اپنا خلیفہ فرمایا ہے انی جاعل فی الارض خلیفة

ایتھنز: یونان کا قدیم دارالحکومت جس میں بڑے بڑے حکیم اور مقنن گزرے ہیں۔ عرب اس شہر کو مدینۃ الحکماء کہتے تھے۔

ایلچی: پیغامبر۔ ترکی میں ایل پیغام کو کہتے ہیں اور چی نسبت کا فائدہ دیتا ہے اس آیت کی طرف اشارہ ہے قل انما انا بشر مثلکم یوحی

Marfat.com

اِنیٓ یعنی میں بھی تم ہی جیسا انسان ہوں مگر مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے۔

ب

بات پر اڑنا: اصرار کرنا' ہٹ کرنا اپنی بات سے نہ ٹلنا۔

باغ چھانٹنا: باغ کو آراستہ کرنا۔ درختوں سے خشک اور بیکار ٹہنیاں اور پتے دور کرنے۔

باغ رضواں: بہشت۔

باغ زعنا: خوب صورت باغ' باغ زیبا۔

بانو: خاتون۔ گھر کی بیوی۔

بچایا برائی سے ان کو یہ کہکر: الخ اس بند میں اس حدیث کی طرف اشارہ ہے ذکر رجل عند رسول اللہ بعبادۃ و ذکر اخر برعۃ فقال النبیؐ لا یعدل بالرعۃ یعنی الورع۔

بچھڑنا: میلا بچھڑنا۔ اس کا ٹوٹ جانا۔ پراگندہ اور متفرق ہو جانا۔

بڑھا کر بہت تم نہ مجھ کو گھٹانا: یعنی امت مسیحیہ کی طرح مجھ کو بڑھا کر الوہیت کے درجہ تک نہ پہنچا دینا۔ کیونکہ اس طرح دین کے مخالفوں کو اعتراض کا موقع ملتا ہے۔ اور دین کی تحقیر ہوتی ہے۔ پس انبیاء کو ان کی حد سے بڑھا دینا گویا ان کے رتبہ کو دنیا کی نظر میں گھٹا دینا ہے۔

بدن کے نگہبان بستر کے درباں: یعنی ہر وقت بدن کی حفاظت اور خود آرائی میں مصروف رہتے ہیں یا نرم بچھونوں میں پڑے اینڈتے ہیں گویا بستر کے دربان ہیں۔

بدیا: علم۔ ہنر۔ بزرگی۔

بر: لڑکا جس سے لڑکی کا ازدواج ہو سکے۔ بر نہیں ملتا۔ یعنی کوئی ایسا لڑکا نہیں ملتا جس سے اس کی شادی کی جاتی۔

براعظم: ایشیا۔ افریقہ۔ یورپ۔ امریکہ۔ آسٹریلیا۔ ان میں سے ہر ایک کو براعظم کہتے ہیں۔ مگر مسدس میں صرف اول کے تین براعظم مراد ہیں کیونکہ عرب کی ترقی کے وقت صرف وہی معلوم تھے۔

بربر: صحرائے افریقہ کے شمال میں جو ملک ہے وہ بربر کہلاتا ہے۔

برہمن کا پہنے اگر شدر بانا: ہندوؤں کے ہاں منوشاستر میں چار ذاتیں مقرر ہیں اور ہر ایک ذات کے لیے خاص خاص کام مخصوص کئے ہیں اور شدر کو سب سے ارذل قرار دیا ہے یہاں تک

Marfat.com

کہ اگر وہ گروہ برہمن کے خاص کاموں میں دخل دے تو اس کے لیے سخت سزا مقرر ہے۔

آجکل کے مؤرخ یہ سمجھتے ہیں کہ آریہ قوم نے تنگ دلی سے ہندوستان کے قدیم باشندوں کو شدر قرار دیا تھا اور تمام ذلیل کام ان کے واسطے مخصوص کیے تھے یہاں تک کہ اگر شدر برہمن کا بانا یعنی لباس پہن لیتا تھا تو مستوجب سزا ہوتا تھا۔ مسدس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ اس زمانہ میں وہ حال نہیں ہے بلکہ قانون میں حاکم ومحکوم میں کچھ فرق نہیں رکھا گیا۔

بسیرا: اصل میں پرندوں کے رات کو آرام کرنے کو کہتے ہیں۔ مگر مجازاً انسان کے رہنے اور بود و باش کرنے کو بھی کہتے ہیں۔ خصوصاً جب کہ وحشیوں کی بود و باش کا ذکر ہو۔

بقراط: یہ شخص قدیم دارالخلافہ شام یعنی شہر حمص میں سکندر سے تقریباً سو برس پہلے گزرا ہے۔ عربی طب میں سب سے پہلے اسی کی کتابوں کا ترجمہ ہوا ہے۔

بکر و تغلب: عرب کے دو بڑے خاندانوں کے نام ہیں جن میں یہ لڑائی ہوئی تھی اور اس کو حرب بسوس کہتے ہیں۔ سبب لڑائی کا یہ تھا کہ بکر خاندان کی ایک عورت کے ہاں جس کا نام بسوس تھا ایک مہمان آیا۔ اس مہمان کی اونٹنی چرتی ہوئی کلیب کی چراگاہ میں جو خاندان بنی تغلب سے تھا چلی گئی اور کلیب نے اس کے تھنوں کو اپنے تیر سے زخمی کر دیا۔ یہ بات بنی بکر کو بہت ناگوار ہوئی۔ اور ان میں سے ایک شخص مہلہل نے کلیب کو برچھے سے مار ڈالا۔ اور دونوں خاندانوں میں لڑائی چھڑ گئی جو عرصہ تک قائم رہی۔

بگڑ کر سنبھلنا: یعنی سخت بیمار ہو کر اچھا ہونا۔

بنا: بنیاد عمارت۔

بنج: تجارت۔ بیوپار۔ لین دین۔

بو پھوٹنا: خوشبو پھیلنا۔

بوجہل: مشرکین قریش کا سردار تھا اور رسول خدا کا بڑا دشمن تھا۔

بوقبیس: عرب کے پہاڑ کا نام ہے جس کے نیچے مغرب کی طرف شہر مکہ ہے۔

بول بالا ہونا: غالب ہونا۔ اس کا بول بالا ہو۔ یعنی اس کی بات بڑی ہو وہ سب پر غالب ہو جائے۔

بونصر: محمد بن محمد ترخاں جو ابونصر فارابی اور معلم ثانی کے لقب سے مشہور ہے حکماء اسلام میں اس کے رتبہ کا کوئی حکیم فن حکمت میں نہیں ہوا اس کی تقریباً ساٹھ کتابیں شمار کی گئی ہیں۔ یونانیوں اور

Marfat.com

عربوں کا کوئی علم ایسا نہیں جس میں اس نے کتاب نہ لکھی ہو۔ اس کی اکثر کتابیں مقبول اور برگزیدہ ہیں۔ فاراب کا باشندہ تھا جو کہ ماورالنہر کا ایک شہر ہے مقتدر باللہ کے عہد میں عراق عرب میں جا کر سکونت اختیار کی اور وہیں علم حاصل کیا پھر سیف الدولہ حاکم حلب کے پاس دمشق چلا گیا اور وہیں ۳۳۹ھ میں وفات پائی۔

بہائم: جمع بہیمہ۔ چوپائے۔ جیسے گھوڑا' اونٹ' گائے وغیرہ

بہتات: کثرت' افراط' زیادتی۔

بہت خوان بے اشتہا تم نے کھائے: الخ اس بند میں بے اشتہا خوان کھانے اور بندھ بندھ کے بوجھ اٹھانے اور ساز کے سہارے پر راگ گانے اور عارضی جلوے دکھانے سے یہ مراد ہے کہ اب تک جس قدر انگریزی تعلیم تم نے حاصل کی ہے گورنمنٹ کی ترغیب سے کی ہے۔ اپنی تعلیم کا آپ فکر نہیں کیا۔

بھرے ان کے میلے بچھڑنے لگے اب: یعنی ان کی جماعتیں پراگندہ اور ان کی مجلسیں درہم و برہم اور ان کی سلطنتیں زیر و بالا ہونے لگیں۔

بھگوان: خدا

بہوار: بیوہار کا بگڑا ہوا ہے۔ معاملہ اور لین دین کو کہتے ہیں۔

بھیڑ چال: اوروں کی دیکھا دیکھی کوئی کام کرنا۔

بیڑا: کئی جہاز جو اکٹھے ہو کر کسی مہم پر جائیں۔

بے محابا: بیدھڑک' بے خوف و خطر' اگرچہ اصل لغت میں محابا کے یہ معنی نہیں۔ لیکن اردو میں اسی طرح استعمال ہوتا ہے۔

پ

پاک شہدا: آزاد' بے باک' بے شرم جس کو کسی کا لحاظ نہ ہو۔

پایاب: اترا ہوا دریا جس میں کشتی کے بغیر جا سکیں۔

پتے کا کھڑکا: ذرا سی آہٹ' تھوڑا سا خطرہ۔

پربت: پہاڑ کو کہتے ہیں۔

پرجا: رعایا۔

پڑے ہیں اک امید کے ہم سہارے: یعنی صرف اسی امید پر کہ ہم مر کر نجات پائیں گے اپنے دلوں کو تسلی دیتے ہیں۔

پس از مرگ بجتی تھے وہ آشکارا: قدیم یونانیوں کا دستور تھا کہ جو شخص اہل کمال مرجاتا

Marfat.com

اس کو دیوتا قرار دے کر اس کی پرستش کیا کرتے تھے۔

پود: چھوٹے درخت' اولاد اور نسل سے مراد ہے

پھبکنا: درخت کا جھٹ پٹ بڑھنا اور نشو و نما پانا۔

پھبنا: زیب دینا۔

پیوند: رشتہ۔ نسبت۔ ازدواج۔ تعلق جوڑنا۔

ت

تازیانہ: کوڑا۔ مجازاً تعزیر۔

تاکنا: پہلے سے ہی خیال رکھنا جیسے ازل میں مشیت نے تھا جس کو تاکا۔

تانا: گھی کو گرم کر کے چھاچھ وغیرہ سے صاف کرنا۔ مجازاً تحقیق کرنا جانچنا۔

تدرو اور شہباز سب اوج پر ہیں: تدرو۔ یعنی چکور سے محکوم قومیں اور شہباز سے حاکم قومیں مراد ہیں۔

تراتا بھرنا: گھوڑے یا ہرن وغیرہ کا جست کرنا۔ مجازاً فکر وخیال کی بلند پروازی مراد ہے۔

ترقی یہ صنعت کو دی ہے بلا کی: یہ یعنی ایسی اور بلا کی یعنی غضب کی یا انتہا درجہ کی۔

تعصب: اصل میں بیجا حمائت کرنے کو کہتے ہیں۔ مگر چونکہ بیجا مخالفت اس کو لازم ہے اس لیے دونوں پر تعصب کا اطلاق ہو سکتا ہے۔

تعیش میں جینا نمایش پہ مرنا: تعیش اصل لغت میں کم معاش ہونا ہے مگر اردو میں عیش و کامرانی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے عیش اصل میں زندگی کو کہتے ہیں مگر فارسی اور اردو میں اس کے معنی کچھ اور ہو گئے ہیں۔ نمائش پہ مرنا یعنی خودنمائی پر فریفتہ ہونا۔

تفحص: کریدنا۔ جستجو کرنا۔ ڈھونڈھ کرنا۔

تقویم پارینہ: پرانی جنتری جو کسی کام کی نہ رہے۔

تلقین: سمجھانا۔ تعلیم کرنا۔ سکھانا۔

تم اوروں کی مانند دھوکا نہ کھانا: اس میں عیسائیوں کی طرف اشارہ ہے جو مسیح کو خدا اور خدا کا بیٹا سمجھتے ہیں۔ یہ ایک حدیث کا مضمون ہے جس کے یہ الفاظ ہیں **لا تطرونی کما اطرت النصاری ابن مریم فانما انا عبدہ فقولوا عبداللہ ورسولہ** ..یعنی میری زیادہ تعریف نہ کرو جیسا کہ نصاریٰ نے ابن مریم کی حد سے زیادہ تعریف کی۔ مجھ کو خدا کا بندہ اور اس کا رسول سمجھو۔

Marfat.com

تمدن: شائستگی اور تہذیب جسے سویلزیشن کہتے ہیں۔

توحید مطلق: توحید جس میں شرک کا کوئی لگاؤ نہ ہو۔ اور خدا کے سوا کسی کی پرستش جائز نہ ہو۔ مطلق کے معنی بے قید اور آزاد ہیں۔

تو سمجھے کہ گویا ہم اب تک تھے گونگے: عرب کے لوگ اپنی فصاحت کے آگے سب عجم کو گونگا کہتے تھے۔ اس مصرعہ میں صرف اسی مضمون کی طرف اشارہ ہے۔

تورع: پرہیزگاری۔ بدی سے بچنا۔

تہامی: تہامہ کا رہنے والا' جس سرزمین میں مدینہ منورہ ہے۔ اس کا نام تہامہ ہے اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تہامی کہتے ہیں۔

تھڑ جانا: تھوڑا ہو جانا۔ کم ہو جانا۔

تہمت تراشنا: کوئی جھوٹی بات دل سے گھڑ کر نکالنی۔

ٹ

ٹمٹمانا: چراغ کا بجھتے وقت کم کم روشنی دینا۔

ٹھٹکنا: چلتے چلتے رک جانا۔

ٹھننا: کسی کام کا پختہ طور سے قرار پانا۔

ٹیگس: اسپین میں سب سے بڑی ندی ہے اس کا طول تخمیناً ۵۵۰ میل ہے ارگوں کی حد سے نکلتی ہے اور بسن میں سمندر سے جا کر ملی ہے۔

ج

جادہ: راستہ' پگ ڈنڈی۔ بیٹا

جائزہ: جانچ' پڑتال۔

جتانا: خبردار کرنا' اطلاع دینا۔

جرح و تعدیل: محدثین کی اصطلاح میں راوی کے عیب ظاہر کرنے کو جرح اور اس پر سے اعتراض دفع کرنے کو تعدیل کہتے ہیں۔

جرگہ: گروہ' جماعت۔

جزیرہ نما: خشکی کا وہ قطعہ زمین جس کے تین طرف پانی ہو اور ایک طرف خشکی۔

جسے راج رد کر چکے تھے وہ پتھر: الخ اس مصرعہ میں اس پیشگوئی کی طرف اشارہ ہے جو انجیل متی کے باب ۲۱ میں ہے۔ اور جس کو مسلمان بنی اسمٰعیل کے حق میں سمجھتے ہیں معمار کا پتھر کو رد کرنا یعنی اس کو بیکار سمجھ کر پھینک دینا۔

جعفری: شیعی۔

جمانا: تسلی دینا' یقین دلانا' ارادہ پر پختہ کرنا۔

Marfat.com

جوا: (۱) قمار (۲) وہ لکڑی جو گاڑی کے بیلوں کی گردن پر رکھی جاتی ہے۔

جوبن: حسن و جمال' خوبی' خوبصورتی۔

جوتا: بواوٴ مجہول' کاشتکار۔

جوٹیکس پہ گرجی تو گنگا پہ برسی: ٹیکس اندلس یعنی اسپین میں سب سے بڑی ندی ساڑھے پانسو میل لمبی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اسلام ٹیکس سے گنگا تک یعنی اسپین سے ہندوستان تک پھیل گیا۔

جو لنکا میں ڈیرا تو بربر میں گھر تھا: مقصود یہ ہے کہ جن کا ڈیرہ یعنی خیمہ جو سفر کی علامت ہے۔ لنکا میں تھا اور ان کا گھر بربر میں تھا۔ جو افریقہ کے شمالی حصہ میں ہے یعنی اتنی دور جا کر بودوباش اختیار کرتے تھے۔ چنانچہ لنکا میں اب تک عرب کی نسلیں موجود ہیں۔

جہاز اہل روما کا تھا ڈگمگاتا: الخ روم والے چونکہ تمام بحر روم پر حکمران تھے اس لیے ان کی سلطنت کو جہاز سے اور ایرانیوں کی سلطنت کو آتش پرستی کی رعایت سے چراغ کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔

جہاں کو ہے یاد ان کی رفتار اب تک: الخ اس بند میں کئی نام ہیں (۱) ملایا مشرقی بحر ہند میں ایک جزیرہ نما ہے (۲) ملیبار بحر ہند کے مغربی ساحل پر واقع ہے۔ (۳) ہمالہ مشہور پہاڑ (۴) جبر الٹر انگریزی میں جبل طارق کو کہتے ہیں۔ عبدالرحمٰن موسیٰ بن نصیر نے جب اپنے غلام طارق کو اندلس کی مہم پر بھیجا تو وہ اول اسی پہاڑ پر پہنچا تھا اور اسی لیے اس پہاڑ کو جبل الفتح بھی کہتے ہیں۔

جھنڈ: بہت سے درختوں کا مجمع۔

جی چرانا: جان بچانا' کوتاہی کرنا۔

جی چھڑانا: ہمت توڑانا۔

جی سے گزرنا: مرجانا۔ مرنے پر آمادہ ہوجانا۔

چ

چار پیسے: تھوڑا سرمایہ' تھوڑی طاقت۔

چال: رفتار۔ داوٴ۔ فریب۔

چال ڈھال: چل چلن۔ روش۔ طریق۔

چراغاں: روشنی۔

چرکس: سرکیشیا کے باشندے۔

چھاننا: تحقیق کرنا۔ پڑتال۔

چھٹنا: معزول و برطرف ہونا۔ تخفیف میں آنا۔

چڑانا: ایسی بات کہنی جسے کوئی برا مانتا ہو۔

Marfat.com

چکھاتا ہے درد قدح سب کو ساقی: یہاں ساقی سے مراد زمانہ ہے۔

چیند: کھیل یا بازی میں بدمعاملگی کرنی۔

ح

حاشیہ چڑھانا: اصل بات میں اپنی طرف سے کچھ بڑھانا۔

حجازی: حجاز عرب میں ایک پہاڑی سلسلہ ہے جو یمن سے شام تک چلا گیا ہے۔ چونکہ مکہ معظمہ اسی سلسلہ میں ہے اسی لیے اہل مکہ کو حجازی کہتے ہیں۔

حرا: مکہ معظمہ کے پاس ایک غار ہے۔

حریم خلافت: مراد بغداد ہے جو عباسیوں کا دارالخلافہ تھا۔

حکم ناطق: روزمرہ کی بول چال میں ضروری حکم اور تاکیدی حکم کو کہتے ہیں۔

حکومت تھی گویا کہ اک جھول تم پر: یعنی جس طرح جھول (ملمع) کے اڑ جانے سے دھات کی اصلیت ظاہر ہو جاتی ہے اسی طرح حکومت کے جاتے رہنے سے تمہارے جوہر یعنی عیب ظاہر ہو گئے۔ عیبوں کو بطریق استہزا جوہر بولتے ہیں جیسے حماقت کو عقلمندی کہتے ہیں۔

حکومت ملی ان کو صفار تھے جو: خراسان میں صفاریوں کی حکومت تیس برس رہی ہے یعقوب بن لیث ان کا پہلا بادشاہ ہے صفار ٹھٹیرے کو کہتے ہیں۔ یعقوب اول یہی کام کرتا تھا۔ پھر حاکم سیستان کے ہاں نوکر ہو گیا یہاں تک کہ رفتہ رفتہ خراسان و نیم روز و کرمان اور فارس وغیرہ ممالک ایران پر متسلط ہو گیا۔ قصار دھوبی کو، نجار بڑھئی کو سراج زین گر کو، حلاج دھنئیے کو کہتے ہیں۔ بڑے بڑے ائمہ دین اور علماء یہ تمام پیشے کرتے تھے۔

حمیم آب و زقوم کھانا ہے جن کا: حمیم گرم پانی جو دوزخیوں کو پلایا جائے گا اور زقوم تھوہر جو اُن کو کھلایا جائے گا۔

خ

خازن علم دین: صاحب علم حدیث۔ خازن خزانچی کو کہتے ہیں۔ اور علم دین علم نبی اکثر علم حدیث کو کہا جاتا ہے۔

خاکا اڑانا: مٹی خراب کرنی، ہنسی ہنسی میں ذلیل کرنا۔

خاکدان: دنیا۔ زمین۔

Marfat.com

خبر: اور اثر حدیث کی دو قسمیں ہیں۔

خدائی: دنیا۔ کائنات۔ جلوہ قدرت الٰہی۔

خدا کی زمین بن جتی سر بسر تھی: طبع بشری کو جبکہ وہ تہذیب سے عاری تھی بن جتی زمین سے تشبیہ دی ہے۔

خرابات: شراب خانہ۔

خس کم جہاں پاک: جب کوئی نالائق آدمی مر جائے یا کہیں چلا جائے تو یہ مثل بولی جاتی ہے۔

خلاف آشتی سے خوش آیندہ تر تھا: یعنی نیک نیتی سے جو وہ آپس میں دین کی باتوں پر جھگڑتے تھے یہ اس آشتی سے زیادہ خوشنما اور بہتر تھا جس میں اکثر دل صاف نہیں ہوتے۔

خلیفہ سے لڑتی تھی ایک ایک بڑھیا: ایک بار حضرت عمرؓ زیادہ مہر باندھنے کی ممانعت منبر پر چڑھ کر کر رہے تھے۔ ایک بڑھیا نے کھڑے ہو کر یہ آیت پڑھی ان اتیتم احدیٰھن قنطارا فلا تاخذو امنہ شیئا۔ اور کہا کہ خلیفہ ہو کر قرآن کو نہیں سمجھتا۔ حضرت عمرؓ نے کہا۔ ''عمر سے سب کا علم زیادہ ہے یہاں تک کہ بڑھیوں کا بھی'' اور پھر کبھی بڑے مہر باندھنے کی ممانعت نہ کی۔

خوارزم: خراسان کے شمال میں بحیرۂ خوارزم یعنی جھیل یورال تک ایک ملک ہے جس کا دارالحکومت اس زمانہ میں خیوا ہے ابتداء اسلام سے سلطان محمد خوارزم شاہ تک جس کا خاتمہ چنگیز خان نے کیا بڑے جلیل القدر مسلمان بادشاہ یہاں حکمران رہے ہیں اب روس کے ماتحت ہے، کرکانج جرجانیہ، خیوا، خشر اور ہزار اس کے بڑے شہر ہیں۔

خیر الامم: سب امتوں سے بہتر۔ اس آیت کی طرف اشارہ ہے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس۔

خیر القرون: سب زمانوں سے بہتر زمانہ۔ اس حدیث کی طرف اشارہ ہے۔ خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم۔

خیر الوریٰ: بہترین عالم۔

د

دِرا: جرس۔ گھنٹال جو قافلوں کے ساتھ رہتی ہے تاکہ بھولے ہوئے مسافر اس کی آواز سن کر قافلہ سے آملیں۔

درایت: حدیث کی پرکھ۔

دڑیڑا: سخت بارش۔

دست و گریباں رہنا: خصومت و نزاع رکھنا۔

Marfat.com

دشت و دَر: جنگل اور پہاڑ۔

دعائے خلیل اور نوید مسیحا: اس مصرع میں اس حدیث کی طرف اشارہ ہے۔ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "میں اپنے دادا ابراہیم کی دعا اور اپنے بھائی عیسیٰ کی بشارت ہوں" کیونکہ ابراہیم نے جیسا کہ سورۂ بقر کے رکوع ۱۵ میں مذکور ہے دعا کی تھی کہ الٰہی مکہ والوں میں ایک نبی انہیں میں سے بھیج۔ اور عیسیٰ نے جیسا کہ سورۂ صف کے پہلے رکوع میں اور انجیل یوحنا کے سولھویں باب میں ہے اپنی قوم کو بشارت دی تھی کہ میرے بعد ایک نبی آویگا جس کا نام فارقلیط یا احمد ہوگا۔

دفتر الٹنا: ادبار آنا۔

دفتر گاؤ خورد ہونا: دفتر کا برباد اور تلف ہونا۔

دل اکھڑنا: مایوسی سے دل برداشتہ ہونا۔

دل امنڈنا: رقت سے دل کا بھر آنا۔

دل بڑھانا: حوصلہ دلانا، ہمت بڑھانا۔

دم پر بننا: بدحالی میں گرفتار ہونا۔

دم تڑانا: بے دم کر دینا۔

دم دینا: فریب دینا۔

دمشق: شام کا قدیم، مشہور اور بڑا شہر ہے۔

دَھت: جو حالت اعتدال سے بڑھ جائے۔

دھن: جو خیال ہر وقت بندھا رہے۔

دھندلکا: تاریکی اور روشنی کے درمیان ایک تیسری حالت ہے جس میں اچھی طرح محسوس نہ ہو اور مجازاً تاریکی کو بھی کہتے ہیں۔

دَیلم: گیلان کے پاس ایک پہاڑی ملک بحیرہ کیسپین کے جنوب میں واقع ہے جو پہلے ایران میں شامل تھا اور اب روس میں داخل ہے اس ملک کے باشندوں کو بھی دیلم کہتے ہیں۔ جن کے بال اکثر گھنگر والے ہوتے ہیں۔

دیوان مارشند رانی: ولایت ماژندران دیلم اور گیلان کے مشرق میں ہے اس نواح کے اکثر باشندے اب روس کے ماتحت ہیں۔ جن کو فردوسی نے شاہنامہ میں مارشندر ... دیو کہا ہے۔ مگر اب یورپ کے فنون جنگ نے ... کو بھی مغلوب کر دیا۔

ڈ

ڈرایا تعصب سے ان کو یہ کہکر: الخ اس بند میں اس حدیث کی طرف اشارہ ہے لیس منا من دعا الی عصبیة ولیس منا من قاتل عصبیة ولیس منا من مات علی عصبیة

Marfat.com

حبک الشئ یعمی و یصم۔

ڈرو ایسے چپ چاپ یغمائیوں سے: الخ

یغما لوٹ اور یغمائی لٹیرا۔ کاہل اور نکمے آدمی اگرچہ بظاہر ملک کو نہیں لوٹتے مگر چونکہ ان کا اثر سوسائٹی پر برابر پڑتا ہے اس لیے ان کو چپ چاپ یغمائی کہا وہ چپکے چپکے ملک کو لوٹ رہے ہیں۔

ڈھور: بہائم، چوپائے۔

ذ

ذمی: غیر مسلم لوگ جو مسلمانوں کی امان میں رہیں۔

ذرا پھر کے پیچھے وہ جب دیکھتے ہیں: یعنی جب زمانہ گزشتہ میں اپنے بزرگوں کی حالت پر نظر ڈالتے ہیں۔

ر

رازی: رَے کا باشندہ۔ رَے عراق عجم کا قدیمی شہر ہے۔ یہاں رازی سے مراد امام فخر الدین رازی ہے جس کی ولادت ۵۴۳ھ میں ہوئی تھی۔ یہ بڑا جلیل القدر مسلمان عالم گزرا ہے اس کی تصانیف مختلف علوم و فنون اور مذہب میں پچاس کے قریب گنی گئی ہیں جن میں سے قرآن کی تفسیر بارہ جلدوں میں ہے۔

راس: سازگار۔ موافق

راس الاطبا: طبیبوں کا سردار۔ بڑا طبیب۔

راس البضاعت: راس المال۔ عمدہ پونجی، اعلیٰ سرمایہ۔

راعی: چرواہا۔ ریوڑ کا رکھوالا۔ اس لفظ کا اطلاق اکثر انبیاء پر کیا گیا ہے۔

راوی: حدیث کا روایت کرنے والا۔

راہب: عیسائیوں کا درویش۔

ربع مسکوں: کرۂ زمین میں چوتھائی خشکی اور تین چوتھائی پانی مانا جاتا ہے۔ ایک چوتھائی خشکی کو ربع مسکوں کہتے ہیں۔

ریپبلک: سلطنت جمہوری جس میں تمام رعایا کو وضع قوانین میں مداخلت کا حق ہوتا ہے۔

رجال اور اسانید کے جو ہیں دفتر: رجال سے مراد علم رجال ہے جس میں حدیث کے راویوں کا حال پوری صحت کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ اور اسانید سے مراد علم حدیث ہے۔

ردا: چادر

رسیا: شوقین

رصد: پہاڑ یا نہایت بلند جگہ پر ایک عمارت

Marfat.com

بناتے ہیں جس میں بیٹھ کر ستارہ شناس اوضاع وحالات کواکب کو دیکھتے ہیں اور معلوم کرتے ہیں اس کو رصد کہتے ہیں۔

رعونت: اردو میں بمعنی تکبر اور غرور۔

رکھوال: نگاہبان۔ پاسبان۔

رمق: بقیہ جان مجازاً قدر قلیل۔

رمنا: سیرگاہ۔ گزرگاہ۔

روایت: حدیث کو نقل یا بیان کرنا۔

رو دینا: عاجز ہونا۔ جیسے ـ جہاں جا کے دیتا ہے رو ابر نیساں۔

روحانی: جو لوگ مذہب کو صرف روحانی باتوں میں حصر کرتے ہیں جیسے عیسائی۔

روکھ: درخت

روم: یاروما۔ قدیم رومیوں کا دارالسلطنت جواب اٹلی میں واقع ہے یہ شہر دریائے ٹائبر کے کنارے پر بحیرہ روم سے ۱۶ میل کے فاصلہ پر واقع ہے رومیوں کے شہنشاہی عہد میں یہی شہر دارالسلطنت تھا۔ جہاز کو روما کے ساتھ اور چراغ کو آتش پرستوں یعنی قدمائے اہل فارس کے ساتھ جو مناسبت ہے وہ ظاہر ہے۔

رہا سر پہ باقی نہ سایہ ہما کا: ہما کے سایہ سے مراد اسلام کی برکت ہے۔

رہبان واحبار: رہبان جمع راہب عیسائیوں کے درویش، احبار، جمع حبر، یہود کے علماء۔

رہے اس سے محروم آبی نہ خاکی: آبی سے جزیروں اور بندرگاہوں کے باشندے مراد ہیں اور خاکی سے اندرونی خشکی کے باشندے مراد ہیں۔

رہی حق پہ باقی نہ بندوں کی حجت: یعنی جب نبی کی تعلیم سے خدا نے بندوں کو دین حق سے مطلع کر دیا اور کسی کو یہ کہنے کا منصب نہ رہا کہ ہم پر خدا نے نبی نہ بھیجا۔

رہیگی نئی پود پامال کب تک: نئی پود نسل اولاد یعنی کب تک اولاد کو اپنے تعصبات سے زمانہ کے لائق نہ بننے دو گے۔

ریشہ دوانی: درخت کی جڑوں کا زمین میں دور تک پھیل جانا مجازاً دلوں میں اثر پہنچانا۔

ز

زابلی: قدیم زمانہ میں زابل کے نام سے وہ ملک مشہور تھا۔ جس کے مشرق میں کابل۔ مغرب میں سیستان۔ جنوب میں سندھ اور شمال میں کوہستان ہزارہ ہے۔ قندہار و غزنین۔ میمند

Marfat.com

اور فراہ وغیرہ اس کے مشہور شہر تھے۔ کیانیوں کے زمانہ میں یہ ملک رستم کے خاندان کی حکومت میں تھا وہاں کے باشندوں کو زابلی اور زابلستانی کہتے ہیں۔

زورق: چھوٹی کشتی۔

س

ساتوں سمندر: اس لفظ سے بروئے محاورہ کل سمندر مراد لیے جاتے ہیں اس کا ماخذ سبعۃ ابحر کا لفظ ہے جو قرآن میں آیا ہے اور وہاں اس سے وہ ساتوں سمندر مراد ہیں جو عرب کے اردگرد دور یا نزدیک واقع ہیں جیسے بحیرۂ روم، بحیرہ قلزم، بحر عرب، بحر ہند، بحر عمان، بحر فارس، بحر اسود۔

ساسانی: ساسان پسر بہمن بن اسفند یار کی اولاد میں جو بادشاہ ہوئے ہیں وہ ساسانی کہلاتے ہیں۔

سام: رستم کے دادا کا نام ہے۔

سبب و علامت: طب کی اصطلاح میں سبب وہ چیز ہے جس سے مرض پیدا ہو اور علامت وہ جس سے مرض پہچانا جائے۔

سپوت: لائق اور قابل بیٹا طعناً نالائق بیٹے کو بھی کہتے ہیں۔

سبق پھر شریعت کا: الخ شریعت سے مراد اعمال ظاہری اور حقیقت سے مراد اعمال باطنی۔

سراب: صحرا کی ریت جو دھوپ میں ذروں کی چمک کے سبب دور سے مسافروں کو بہتے ہوئے پانی کی شکل میں دکھائی دے۔

سربر ہونا: عہدہ برآ ہونا۔

سر تکوین: پیدائش کا بھید۔

سکندر کو دارا پہ ہے تو چڑھاتی: یعنی سکندر جو دارا کے مقابلہ میں بہت کم طاقت تھا اس کو دارا جیسے زبردست بادشاہ پر چڑھائی کرنے کا حوصلہ اسی امید کے سہارے پر ہوا تھا۔

سکھائی انہیں نوع انساں پہ شفقت: اس بند میں حدیث ذیل کی طرف اشارہ ہے۔ احسن الی جارک تکن مومنا واحب للناس ماتحب لنفسک تکن مسلما اس کے اگلے بند میں ان دونوں حدیثوں کا ترجمہ ہے لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس ارحمو امن فی الارض یرحمکم من فی السماء۔

سلرنو: اٹلی کا مشہور شہر ہے وہاں مسلمانوں کا ایک نامی مدرسہ تھا۔ جس میں طب کی علمی و عملی تعلیم ہوتی تھی اور یورپ کے اکثر لوگ طب

Marfat.com

سیکھنے کو یہاں آتے تھے۔

سلسبیل: جنت کی ایک نہر کا نام ہے۔

سلیمانؑ نے حق سے جس کی تمنا: اس میں حضرت سلیمانؑ کی اس دعا کی طرف اشارہ ہے جس کے الفاظ قرآن یہ ہیں وھب لی ملکالا ینبغی لاحد من بعدی۔

سمجھتے ہیں گمراہ جن کو مسلماں: اس بند میں مسلمانوں کو غیرت دلائی گئی ہے کہ جن قوموں کو وہ مذہب کی رو سے گمراہ اور اہل باطل سمجھتے ہیں ان کے ہاں ہمدردئ انسان اور خیر خواہی قوم و ملک جو کہ اعلیٰ درجہ کی نیکی ہے ایسی اور ایسی ہے۔

سمرقند سے اندلس تک: الخ سمرقند اور اندلس کی رصدگاہوں کے کھنڈر اب تک موجود ہیں۔ مراغہ آذربائیجان میں مردان بن محمد کا آباد کیا ہوا شہر ہے اس شہر کے باہر ایک بلندی پر ہلاکو خان نے اپنے عہد میں محقق طوسی وغیرہ سے ایک رصدگاہ بنوائی تھی۔ قاسیوں دمشق کے شمال میں ایک پہاڑ ہے۔ کہتے ہیں کہ قابیل نے ہابیل کو یہیں قتل کیا تھا۔ مامون رشید نے ۲۱۵ھ میں قاسیون اور بغداد میں خالد بن عبدالملک وغیرہ سے رصدگاہیں بنوانی شروع کی تھیں۔ ۲۱۸ھ میں جب وہ مر گیا تو وہ رصدگاہیں ناتمام چھوڑ دی گئیں۔ پھر شرف الدولہ دیلمی نے دوبارہ بغداد میں ویجن بن دستم کوہی وغیرہ سے رصدگاہ بنوائی۔

سمندر کی آئی نہ تھی موج واں تک: سمندر سے مراد علم ہے یعنی اس وقت تک علم کا قدم وہاں نہیں آیا تھا۔

سمور: لومڑی کی کھال کی پوستین۔

سنجار: یہ دجلہ فرات کے مابین دیار ربیعہ میں ایک شہر ہے۔ یہاں ایک بڑا کف دست میدان ہے جس کو عرب بریہ کہتے ہیں ایک بار اس میدان میں اور دوسری بار کوفہ کے میدان میں مامون کے حکم سے مہندس جمع ہوئے تھے اور کرۂ ارض کے ایک درجہ دائرہ عظیمہ کی پیمائش کی اور محیط کو چوبیس ہزار میل مشخص کیا۔ اور موسیٰ کے چاروں بیٹے ابوجعفر محمدؐ احمد اور حسین جن کی کتاب حیل بنی موسیٰ مشہور ہے اس کام پر بھیجے گئے تھے۔

سنگلاخ: پتھریلی زمین، سخت زمین۔

سیاست: انتظام ملک۔

سیانی: بہ یائے مخلوط بروزن گیانی صفت مؤنث ہوشیار، سمجھدار۔

سیلون: جزیرہ لنکا۔

ش

شاذ: نادر قلیل الوجود۔

شامات: ملک شام کو اس کے مختلف حصوں کے لحاظ سے شامات بھی کہتے ہیں۔ جیسے گیلانات اور شروانات گیلان اور شروان کو کہتے ہیں۔

Marfat.com

ششش جہت: دائیں، بائیں، آگے، پیچھے۔ اوپر۔ نیچے یہ چھ سمتیں ہوئیں۔ اس سے اکثر تمام دنیا مراد لیتے ہیں۔

شفا: بوعلی سینا کی کتاب کا نام ہے جو تمام فنون حکمت کی جامع ہے اور اس کی ۱۸ جلدیں ہیں۔

شماتت: جس طرح کسی کو اچھے حال میں دیکھ کر جلنے کو حسد، اسی طرح برے حال میں دیکھ کر خوش ہونے کو شماتت کہتے ہیں۔

شوب: دھوب۔ کپڑے کا ایک بار دھلنا۔

شوشہ: ریزہ۔ حرف کا سرا۔ مسدس میں اس لفظ سے انجیل کی اس عبارت کی طرف اشارہ ہے جس میں عیسیٰ فرماتے ہیں کہ جب تک آسمان اور زمین نہ ٹلیں گے توریت کا ایک لفظ ایک شوشہ نہ ٹلے گا۔ یعنی حکماء یونان کی کتابوں کو مسلمان بھی گویا ایسا ہی سمجھتے ہیں جیسا کہ حضرت عیسیٰ نے توریت کی نسبت فرمایا ہے۔

شیر مادر: مباح و حلال۔

شیوا بیانی: فصاحت و بلاغت۔

ص

صاحبقرانی: صاحبقران وہ بادشاہ جس کی ولادت کے وقت زہرہ مشتری ایک برج میں ہوں یہ بڑی اقبالمندی کی بات سمجھی جاتی ہے۔ مجازاً ہر اقبال مند اور کامران بادشاہ کو بھی کہتے ہیں۔

صایم: روزہ دار۔

صدیق: نہایت سچا۔

صراحی نہ طنبور مطرب نہ ساقی: چونکہ مسلمانوں کے علوم اور کمالات وغیرہ کو بزم سے تشبیہ دی گئی ہے اس لیے اس کے لوازم کو سامان مجلس یعنی صراحی و طنبور وغیرہ کے ساتھ تعبیر کیا گیا ہے۔

صفا: صفا اور مروہ مکہ میں دو پہاڑیاں ہیں جن کے بیچ میں سات بار پے در پے دوڑنے کا حکم ہے جب حضرت سارہ کے کہنے سے حضرت ابراہیم نے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل کو ایک بے آب و دانہ میدان میں چھوڑ دیا اور وہ ان سے جدا ہو کر صفا اور مروہ پہاڑیوں میں پہنچے تو اضطراب کی حالت میں ان پہاڑیوں کے درمیان کبھی تیزی سے آگے بڑھتے تھے اور کبھی پیچھے ہٹ آتے تھے۔ اس امر کی یادگار میں مسلمانوں کو ایام حج میں ان پہاڑیوں کے درمیان دوڑنے کا حکم دیا گیا ہے۔

Marfat.com

صوت: آواز۔

صور: بحر شام کے کنارہ پر شام کا ایک نہایت قدیم شہر ہے کہتے ہیں کہ یونان کے اکثر حکما اسی شہر کے تھے۔ مسلمانوں نے یہ اور عکا ۶۶۰ھ میں فتح کیا تھا اور اب مدت سے ویران ہے۔

صیدا: دمشق سے ۶۶ میل بحر شام کے کنارے پر ایک مضبوط اور مستحکم شہر تھا جس میں متعدد قلعے تھے۔

ض

ضحاک: قدیم ایران کا ایک مشہور ظالم اور زبردست بادشاہ ہے جو جمشید کے بعد فرمانروا ہوا اور جس کو فریدون نے باوجود بے سروسامانی کے کاوۂ آہنگر کی حمایت سے مغلوب اور ہلاک کیا اور خود اس کی جگہ فرمانروا ہوا۔

ط

طبق: اس سے روئے زمین یا نصف کرۂ زمین جس کو انگریزی میں ہیمیسفیر کہتے ہیں مراد لی ہے۔

طبقہ: ہمعصر لوگ۔

طغرل: سلجوقیوں کے سلسلہ کا پہلا بادشاہ الپ ارسلاں کا چچا اور سلجوق کا پوتا جو ۴۲۵ھ میں تخت نشین ہوا۔

طفیلی: وہ شخص جو مہمان کے ساتھ بن بلائے دعوت میں چلا جائے مجازاً وہ لوگ جن کے کام اوروں کے طفیل چلتے ہوں۔

طلسم ورع ہر مقدس کا توڑا: یعنی محدثین اسلام نے راویوں کے حالات کی تنقیح آزادی اور انصاف سے کی۔ مقدس لوگ جن کے عیوب بشری پرہیزگاری کے پردہ میں چھپے ہوئے تھے ان کو ظاہر کر دیا تا کہ طالبان حدیث دھوکا نہ کھائیں۔

طوسی: سوط مشہد مقدس کا قدیم نام ہے اور یہاں طوسی سے مراد خواجہ نصیر الدین محقق طوسی جو ساتویں صدی ہجری کا اسلامی حکیم اور ہلاکو خاں کا مشیر خاص تھا۔ اس کی تصانیف اکثر علوم و فنون میں ابونصر اور بوعلی کی تصنیفات کے بعد سمجھی جاتی ہیں۔

ع

عاری: اردو میں بمعنی عاجز اور قاصر استعمال ہوتا ہے۔

عاریت: مستعار مانگے کی چیز۔

عبا: کمبل

Marfat.com

عباسی: رسول خدا کے چچا عباس کی اولاد جن کی خلافت بغداد میں عرصہ دراز تک رہی۔

عبرت: کسی کے حال کو دیکھ کر نصیحت حاصل کرنی۔

عترت: اولاد

عجم: عرب اپنے سوا اور تمام ممالک کو عجم کہتے ہیں۔

عراق عرب: جو ملک دجلہ کے دونوں طرف خلیج فارس تک چلا گیا ہے اور جس میں عباسیوں کا دارالخلافہ یعنی بغداد واقع ہے۔

عراقین: دونوں عراق یعنی عراق عرب اور عراق عجم جو کہ ایران کا پہاڑی حصہ ہے اور جس کو بلاد الجبل کہتے ہیں۔

علم نبی: علم حدیث۔

عمان: بحر عمان عرب اور بلوچستان کے درمیان ہے۔

عنوان: انداز۔طریقہ۔

غ

غریبوں کو محنت کی رغبت دلائی: الخ اس میں اس حدیث کی طرف اشارہ ہے من طلب الدنیا حلالا استعفافاً عن المسئلة وسعیاً علی اھلہ وتعطفاً علی جارہ لقی اللہ تعالیٰ یوم القیمة و وجھہ مثل القمر لیلة البدر یعنی جو شخص جائز ذریعہ سے روپیہ اس غرض سے کمائے کہ بھیک مانگنے سے بچے اور بال بچوں کے لیے کوشش کرے اور اپنے ہمسایوں پر مہربانی کرے ایسا شخص قیامت کے دن خدا سے ملے گا اور اس کا چہرہ مثل چودھویں رات کے چاند کے روشن ہوگا۔

غزلخوان: چونکہ عرب پر بستان کا اطلاق کیا گیا ہے۔اس لیے استعارہ کے طور پر عاشقوں کو بلبل غزلخوان کہا گیا ہے۔

یورپ کے مورخین مثلاً ایڈورڈ گبن، ہنری لوئس، ڈاکٹر ہیلی، سڈیو فرانسیسی۔ سکندر۔ ہمیلٹ وغیرہ وغیرہ اس بات کے معترف ہیں کہ ہمارے فضل وکمال کا سرچشمہ عرب تھا۔

غسال: مردہ کو غسل دینے والا۔

غش: اردو میں بمعنی فریفتہ و مفتون استعمال ہوتا ہے۔

غنیمت: لوٹ کا مال۔

غنیمت ہے صحت علالت سے پہلے: اس میں حدیث کا ترجمہ ہے۔ اغتنم خمساً قبل

خمس شبابک قبل ھرمک وصحتک قبل سقمک وغناک قبل فقرک وفراغک قبل شغلک وحیوتک قبل موتک۔

ف

فاران: دیکھو (قبیلے قبیلے کا بت)

فاش کرنا: ظاہر کرنا۔

فتاوٰی: فقہ کی مبسوط کتاب جس میں ہر قسم کی جزئیات فقہ بلا دلیل بیان کی گئی ہوں۔

فتوح: اردو میں اس منفعت کو کہتے ہیں جو بلا محنت حاصل ہو۔

فدائی: فدا اور قربانی ہونے والا۔

فرع واصل: فرع وہ دینی مسئلہ جو عمل سے متعلق ہو اور اصل وہ جو اعتقاد سے تعلق رکھتا ہو۔

فصاحت کے دفتر تھے سب گاؤخوردہ: الخ یورپ کے مصنف کہتے ہیں کہ عرب کے علم ادب نے روم اور یونان کے ادب میں از سر نو جان ڈالی تھی۔ اورینٹل ٹرینسلیشن کمیٹی کی پہلی تجویز میں اس بات کا اقرار کیا گیا تھا کہ فن اور ادب اور قصص وحکایات میں اب تک کوئی عرب سے بڑھ کر نہیں ہوا۔

فضائل: نیک اور پسندیدہ خصلتیں۔ کمالات۔

فطرت: اصل خلقت

فلاحت: بیج بونے اور درخت لگانے کی صنعت' فلاح ماہر علم فلاحت کو کہتے ہیں۔

فلاطون: ایتھنز پایہ تخت یونان کا رہنے والا سقراط کا شاگرد مشہور حکیم ہے ۸۱ برس کی عمر میں حضرت عیسیٰ سے ۳۴۸ برس پہلے فوت ہوا۔

فریدوں: دیکھو (ضحاک)

فلاکت: افلاس' تنگدستی۔

ق

قالب: جسم، محل روح، اردو میں بکسر لام ہے۔

قبلۂ کج: یعنی قبلہ باطل۔

قبیلے قبیلے کا اک بت جدا تھا: الخ ہبل۔ صفا۔ عزے نائلہ' لات' منات اساف وغیرہ وغیرہ بہت سے بت تھے اور ہر ایک بت کسی خاص قبیلے سے مخصوص تھا۔ مہر انور سے مراد جلوۂ حق ہے فاران سے مراد مکہ کا پہاڑ ہے۔ اس بند کے اخیر شعر میں اس بشارت کی طرف اشارہ ہے جو بعثت آنحضرت کی بابت توریت اور حبقوق نبی کی کتاب میں مسطور ہے توریت میں اس کے

Marfat.com

ترجمہ کے الفاظ یہ ہیں۔ ''خدا سینا سے نکلا اور ساعیر سے چمکا اور فاران سے ظاہر ہوا۔'' کوہ سینا کو موسیٰ سے اور کوہ ساعیر کو عیسیٰ سے اور کوہ فاران کو آنحضرت صلعم سے نسبت دی ہے۔

قریہ: بستی۔ قصبہ۔ گاؤں۔

قسیس: عیسائیوں کے علماء دین۔

قلتین: اردو کے محاورہ میں نہایت مستعمل اور مشتبہ اور مکروہ پانی یا اس کے ظرف یا حوض کو کہتے ہیں یہ محاورہ متعصب حنفیوں کا تراشا ہوا ہے کیوں کہ شافعیوں کے ہاں قلتیں وہی حکم رکھتا ہے۔ جو حنفیوں کے ہاں وہ دردہ حوض۔ مگر حنفی اس کو نجس سمجھتے ہیں۔

قلزم: جو سمندر عرب اور افریقہ کے بیچ میں واقع ہے۔

ک

کائنات: اردو کے محاورہ میں سرمایہ پونجی کو کہتے ہیں۔

کائی: سبزی جو پانی کی نمی سے چونے والی دیواروں وغیرہ پر جم جاتی ہے۔

کہ اسلام پر جن سے قائم ہو برہاں: الخ یعنی جن کے چال چلن دیکھ کر اسلام کی حقیقت اور سچائی کا یقین ہو۔

کان دھر کر سننا: غور سے سننا۔

کہ بگڑا ہوا یاں ہے آوے کا آوا: آوا کمہاروں کی بھٹی کو کہتے ہیں جس میں وہ برتن پکاتے ہیں۔ آوا بگڑنا تمام برتنوں کا بگڑنا، مجازاً تمام خاندان یا تمام قوم کا بگڑ جانا۔ آوے کا آوا یعنی تمام آوا جیسے گھر کا گھر یعنی تمام گھر۔

کتاب ہدیٰ: قرآن، شریعت اسلامیہ۔

کٹھن: مشکل۔ اکثر سخت منزل اور رستے کو کہتے ہیں۔

کہ حب الوطن ہے نشاں مومنیں کا: اس میں اس حدیث کی طرف اشارہ ہے حب الوطن من الایمان

کہ حکمت کو اک گم شدہ لال سمجھو: اس میں ذیل کی حدیث کی طرف اشارہ ہے۔ الحکمۃ ضالۃ المومن حیث وجدھا فھو احق بھا۔

کد: اردو میں بمعنی ہٹ کرنے اور اصرار کے استعمال ہوتا ہے۔

کرتبی: سپاہ گری کے فن میں مشاق و ماہر۔

کرشمہ: اردو میں کوئی تعجب انگیز بات، مجازاً جلوہ

Marfat.com

یا شعبدہ۔

کر و ختم بندوں پہ مالک کی حجت: یعنی شریعت اسلام کو دنیا میں اس قدر پھیلاؤ کہ پھر کسی کو یہ عذر باقی نہ رہے کہ خدا کا پیغام ہم کو نہیں پہنچا۔

کڑھنا: رنج کرنا۔

کسی کو اتارا کسی کو چڑھایا: اتارنا رتبے سے گرانا۔ اور چڑھانا حد سے زیادہ بڑھا دینا۔ یعنی جیسا موقع ہوتا ہے ویسی ہی باتیں کر کے لوگوں کو دام میں لاتے ہیں۔

کشف: کشف دل کی صفائی سے غیب کا حال معلوم ہونا۔

کرامت: اولیا سے خرق عادت ظاہر ہونا۔

کہ گویا ہم اپنے کو پہچانتے ہیں: یہ قاعدہ ہے کہ جب کسی کے واقعی عیب بیان کئے جاتے ہیں تو وہ بہ نسبت اتہام کے زیادہ برا مانتا ہے اس شعر کا یہی مطلب ہے کہ ہم نصیحت کو ایسا برا مانتے ہیں کہ گویا ہمیں اپنے عیبوں کا علم ہے لیکن جب کبھی از راہ نصیحت ہمارے عیب ظاہر کئے جاتے ہیں تو ہم کو ناگوار ہوتا ہے۔

کلبلانا: سوتے میں کسی قدر جنبش کرنی۔

کمیرا: مزدور جو باغبان کے ماتحت کام کرتا ہے۔

کنگلا محتاج۔

کنول جس سے کھل جائیں دل کے سراسر: یعنی عرب میں سبزہ باغ اور آب جاری وغیرہ میں سے کوئی ایسی چیز نہ تھی۔ جس سے قوائے انسانی میں شگفتگی پیدا ہو۔

کنونڈا: شرمندۂ احسان۔

کوفہ: عراق کا مشہور شہر۔

کوہ آدم: لنکا میں جو سلسلہ پہاڑوں کا ہے اس میں سب سے اونچی چوٹی قلۂ آدم یا کوہ آدم ہے۔

کوہ بیضا: یہ پہاڑ اندلس میں ہے اس کا قدیم نام سٹرا ہے۔ چونکہ اس کی چوٹی اکثر برف سے سفید رہتی ہے اس لیے عرب اس کو قلۂ بیضا کہتے ہیں۔ اسپین والے اس کو سٹرالبیڈا کہتے ہیں۔

کوئی قرطبہ کے کھنڈر جا کے دیکھے: قرطبہ یعنی (کارڈوا) اندلس میں بہت بڑا اور نامی شہر ہے۔ جس کی فصیل پتھر کی اور جس میں سولہ سو مسجدیں اور نو سو حمام اور پچاس شفاخانے اور اسی عام مدرسے خلفاء امویہ کے عہد میں تھے۔ ناصر اموی نے اس کے غرب میں ایک شہر بالائے کوہ آباد کیا تھا جس کا نام زہرا اور جس کا ذکر سید یحییٰ قرطبی نے اپنے مرثیہ اندلس میں کیا

Marfat.com

ہے۔

کہا چھوڑ دیں گے سب آخر رفاقت: اس میں حدیث ذیل کی طرف اشارہ ہے۔ یتبع المیت ثلثة فیرجع اثنان ویبقیٰ معه واحد۔ یتبعه اهله وماله وعمله فیرجع اهله وماله ویبقی عمله۔

کہانت: جن اور شیاطین کے ذریعہ سے لوگوں کو غیب کی خبریں دینی یا جانوروں کی آواز سے شگون لینا' جاہلیت میں اور ابتدائے اسلام میں کاہن لوگ عرب میں بہت تھے مگر اسلام نے ان کو کالعدم کردیا۔

کہاں ہیں وہ اہرام مصری کے بانی: اہرام مصری مصر کے مثلث نما چوپہل مینار ہیں جو دریائے نیل سے پانچ میل کے فاصلہ پر واقع ہیں ان میں سے ایک مینار دنیا کے سات عجائبات میں شمار ہوتا ہے ان سے کوئی عمارت ہی دنیا میں زیادہ قدیم ہوگی۔ گردان زابلستانی سے مراد رستم کا خاندان ہے۔ پیشدادی ایران کے گیارہ بادشاہ جو ہوشنگ کی اولاد میں سے ہوئے ہیں۔ کیانی بادشاہوں سے کیکاؤس کیخسرو۔ کیقباد اور کے لہراسپ مراد ہیں۔

کھتا: زمین دوز کوٹھا جس میں اناج بھرا جاتا ہے۔

کھٹکا: اندیشہ' خطرہ۔

کہ ہمنے بگاڑا نہیں کوئی اب تک: الخ اس شعر میں آیت ذیل کا ترجمہ ہے۔ ان الله لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسهم۔

کھنڈر: نہایت بوسیدہ مکان ٹوٹے پھوٹے مکانوں کے نشان۔

کھوٹ: چاندی سونے میں کسی کم قیمت دھات کی ملاوٹ۔

کھونٹ: سمت' جانب۔

کہیں آگ پجتی تھی واں بے محابا: الخ عرب میں زمانہ جاہلیت میں مختلف مذہب کے لوگ تھے۔ صابئین کا فرقہ آگ اور ستاروں کی تعظیم کرتا تھا۔ عیسائی تثلیث کے قائل تھے اور قریش بتوں کو پوجتے تھے۔

راہب عیسائیوں کے درویش تھے جو دنیا کی لذتیں ترک کردیتے تھے کاہن غیب کی خبریں دیتے تھے۔

کھیوا: کشتی کھینچنے والا' بیڑا چلانے والا

کیا چاند نے کھیت غار حرا سے: چاند نے کھیت کیا یعنی طلوع کیا۔ کوہ حرا مکہ معظمہ سے تین میل ہے اس میں ایک غار ہے جہاں آنحضرت بعثت سے پہلے جا کر ذکر وفکر کیا کرتے تھے اسی

Marfat.com

غار کو غار حرا کہتے ہیں سب سے پہلے وحی الٰہی اسی غار میں نازل ہوئی تھی۔

کئی: منسوب بہ کے۔ کے فارسی میں شہنشاہ کو کہتے ہیں اور ملوک عجم کے دوسرے طبقے کے چاروں بادشاہ کے کہلاتے ہیں جس کی جمع کیاں اور یائے نسبت کے ساتھ کیانی ہے۔ پس کئی وہ چیز جو کیانیوں کی طرف منسوب ہو جیسے تاج کئی اور شان کئی۔

کھیل بگڑنا: بنے ہوئے کام کا بگڑ جانا۔

گ

گپ: جو بات بے سر و پا اور بے اصل۔

گت: حالت۔ اکثر اس کا اطلاق بری حالت پر ہوتا ہے۔

گدلانا: پانی کا مکدر ہونا۔

گر: اصول، قاعدہ۔

گروہ ایک جو یا تھا علم نبی کا: اس گروہ سے مراد محدثین اسلام ہیں۔ اور علم نبی علم حدیث ہے۔

گل و لالہ رہتے ہیں صحبت میں ان کی: گل و لالہ سے مراد طوائف اور ارباب نشاط ہیں۔

گن: ہنر، جوہر

گنوانا: ضائع اور برباد کرنا۔

گھاٹ: دریا کے کنارہ پر وہ مقام جہاں سے مسافر ناؤ میں سوار ہوتے ہیں یا دریا میں اترتے ہیں۔

گھائل: زخمی۔

گھٹی: ایک معمولی جوشاندہ جو شیر خوار بچوں کو پلایا جاتا ہے کسی چیز کے گھٹی میں پڑ جانے سے یہ مراد ہوتی ہے کہ یہ اس کی عادت ہے۔

گھرنا: محصور ہونا۔

گہنانا: چاند اور سورج کا خسوف اور کسوف میں آنا۔

گیان گن: علم والے۔

گیانی: علم والے۔

گئیں بھول آگے کی بھیڑیں جو بیٹا: بھیڑوں کا قاعدہ ہے کہ سب سے اگلی بھیڑ جس رستے پر لگ جاتی ہے اس کے پیچھے سب ہو لیتی ہیں۔ اگلے لوگوں کی اندھا دھند پیروی کرنے والوں کی بھی یہی صورت ہے۔

گئیں بھول صحرا کی جن کو فضائیں: بھول

Marfat.com

جانا دو معنوں میں آتا ہے۔ ایک فراموش کرنا جیسے۔ مصرعہ
گئیں بھول آگے کی بھیڑیں جو بیٹا۔ دوسرے فراموش ہو جانا۔ یہاں یہی دوسرے معنی مراد ہیں یعنی جن کو صحرا کی ہوائیں بھول گئیں۔

ل

لاگ: کسی طرح کا تعلق، محبت کا ہو یا عداوت کا۔

لبرٹی: انگریزی لفظ ہے بمعنی آزادی۔

لبرل: آزاد

لبیک: یہ کلمہ حاجی لوگ عرفات مین بار بار کہتے ہیں اس کے معنی ہیں کہ میں حاضر ہوں اس سے مراد اطاعت اور انقیاد کا اظہار ہے۔

لبیں: مونچھوں کے بال جو ہونٹوں پر سے کتر دیئے جاتے ہیں۔

لپٹ: آگ کا شعلہ یا خوشبو جو ہوا کے زور سے دور تک پہنچے۔

لچپن: شہد پن

لگن: اگاؤ۔ تعلق

للکارنا: رعب ناک آواز سے پکارنا۔

لوا: جھنڈا۔

لولگانا: عاشق ہونا۔

لہلہانا: ہر کھیتی یا درخت کا ہوا سے ہلنا۔

لہنا: فائدہ۔ تمتع۔

لے بڑھانا: ترقی دینا۔

لے کھلنا: چھپی بات کا معلوم ہو جانا۔

م

ماسوا: صوفیہ کی اصطلاح میں ذات باری تعالی کے سوا جو کچھ ہے اس کو ماسوا کہتے ہیں اور مسدس میں طنزا سوائے معشوق مجازی سے مراد لی گئی ہے۔

مامن: امن کی جگہ۔ ٹھکانا۔

ماں جائی بہن: سگی بہن۔

ماویٰ: ٹھکانا۔

ماورائے شریعت: یعنی شریعت سے پرے جیسے کہ جاہل صوفی سمجھتے ہیں کہ طریقت شریعت سے جدا ہے۔

مبتذل: ذلیل۔ بے قدر۔

مبرا: پاک

Marfat.com

مبعوث ہونا: نبی کا بھیجا جانا۔

متین: مضبوط۔

مثالب: برائیاں۔

مجسطی: حکیم بطلیموس کی کتاب ریاضی میں ہے جس کو محقق طوسی نے عربی میں ترجمہ کیا ہے۔

مدو جزر: اوتار چڑھاؤ۔ جوار بھاٹا۔ اس کتاب کا نام مدو جزر اسلام اس سبب سے ہے کہ اسلام کی ترقی وتنزل کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔

مدارا: یہ لفظ محاورہ میں اکثر ظاہر داری کی تواضع پر بولا جاتا ہے۔

مد: نوکری کا صیغہ۔

مدبر: ادبار والا۔ بدبخت۔

مدعی: اکثر جھوٹا دعوی کرنے والے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ۔

باطل است انچہ مدعی گوید (گلستان)

مراد ومرید: صوفیہ کی اصطلاح میں مراد وہ شخص ہے جس نے جاذبہ الٰہی کے بعد درویشی اور سلوک اختیار کیا ہو۔ اور مرید وہ جو سلوک کے بعد جذب کے مرتبہ کو پہنچا ہو۔

مرقد: قبر۔

مزمن: پرانا۔ اکثر امراض ہی پر اطلاق ہوتا ہے۔

مساح: پیمائش کرنے والا۔ مساحت کرنے والے۔

مسخ: اعلیٰ سے ادنیٰ صورت میں آجانا۔

مس خام: کان سے نکلا ہوا تانبہ جو ابھی صاف نہ کیا گیا ہو۔

مشائخ: دین کے اکابر اور بزرگ لوگ۔

مصر کی روشنی: مصر کے علوم وفنون اس ملک کی ترقی ہند اور فارس اور تمام دنیا سے متقدم مانی گئی ہے چنانچہ۔ یونان بھی مصر ہی کے پرتو سے روشن ہوا تھا۔

مصلّی: نمازی۔

مضمر: پوشیدہ۔

مغیلان: ببول۔ ہندی کیکر۔

مفتری: جھوٹی حدیثیں بنانے والا۔

مفلوک: مفلس۔ فلاکت زدہ۔

مقبل: اقبالمند۔

ملتوم: پوشیدہ

ملینکس: کلوں کا علم۔ یہ انگریزی لفظ ہے۔

مگر اک جہاں ہے خزانوں [illegible] ب [illegible]

Marfat.com

غزلخواں سے مراد مدح خوان ہے۔ چونکہ عرب کو اس سے پہلے مصرع میں بوستان کہا گیا ہے اور باغ کے پھولوں پر بلبل کے چہچہانے کو غزلخوانی کہتے ہیں اس لیے عرب کی تعریف کرنے والوں کو غزلخواں کہا گیا ہے۔

مگر خواب میں دیکھ لیتے ہیں سب کچھ: یعنی بڑوں کی بڑائی کے تصور سے خوش ہونا بھی ایسا ہی ہے جیسے کوئی محبوب چیز خواب میں دیکھ کر تھوڑی دیر کے لیے خوشی ہوتی ہے۔

ملاہی: لہو ولعب، کھیل کود۔

ملایا: جزیرہ نمائے ہند چین کا جنوبی حصہ ہے۔

ملت: قدیم عربی میں صرف مذہب کو کہتے تھے مگر اب قوم کو بھی کہتے ہیں اور ہندی زبان میں ملاپ کو ملت کہتے ہیں۔

ملجا: جائے پناہ۔

مناظر: بحث اور مناظرہ کرنے والا۔

مناقب: خوبیاں۔

منڈلانا: گرد پھرنا۔ جیسے چیل قصاب کی دوکان پر منڈلاتی ہے۔

منزلت: مرتبہ۔

منزل کھوئی ہوئی: رستے میں اتنی دیر لگنی کہ وقت مقررتک منزل پر نہ پہنچ سکیں۔ مجازاً منزل پر نہ پہنچ سکنا۔

منوا کے چھوڑنا: یعنی اپنی بات منائے بغیر نہ چھوڑنا۔

موالی: مولیٰ کی جمع۔ دوست

مورخ ہیں جو آج تحقیق والے: مراد یورپ کے مؤرخ ہیں۔

مؤقر: صاحب توقیر۔ صاحب عزت۔

منہ خام ہونا: منہ بند ہونا۔

مویشی: ڈھور ڈنگر جیسے گائے بھینس وغیرہ۔

مہتر: خاکروب۔

میاں مٹھو بنانا: میاں مٹھو طوطے کو کہتے ہیں میاں مٹھو بنانے سے ایسا پڑھانا مراد ہے جیسے طوطے کو پڑھاتے ہیں جو صرف الفاظ یاد کر لیتا ہے مگر سمجھتا بالکل نہیں۔

میت: یہ لفظ اصل میں میت بکسرِ یا ہے مگر اردو میں میت بولتے ہیں۔ یعنی یا کی زبر کے ساتھ۔

ن

ناثر: نثر لکھنے والا۔

نہ اخلاق کی وضع ہوتی ترازو: ترازو کا وضع

ہونا اس کا برپا اور قائم ہونا' جیسا کہ قرآن میں ہی ونضع الموازین القسط مقصود یہ ہے کہ اگر علماء کوشش نہ کرتے اور علم اخلاق اور سلوک مدوّن نہ ہوتا تو اچھے اور برے اخلاق کی کچھ تمیز نہ ہوتی۔

ناسپردہ: وہ راستہ جس پر کوئی نہ چلا ہو۔

ناظم: شاعر۔

ناک بھوں چڑھانا: ناراض ہونا۔

ناکسی: نالائقی

نام خدا: یہ لفظ ماشاء اللہ یا چشم بد دور کی جگہ بولا جاتا ہے اور بطریق استہزا بری حالت پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے

نام کٹنا: معزول ہونا۔

نام لیوا: کسی کے مرنے کے بعد اس کو بھلائی سے یاد کرنیوالے۔

نئی روشنی: زمانہ حال کی شائستگی یا علوم وفنون جدید۔

نبوت کا سایہ ابھی رہنموں تھا: نبوت کے سایہ سے مراد خلافت راشدہ ہے۔

نپٹ: محض

نجابت: شرافت

نچلا: خاموش۔ بے جنبش وحرکت۔

نرالا: سب سے الگ' انوکھا' عجیب۔

نسخ ونسیان: نسخ شرع کی اصطلاح میں کسی پہلے حکم شرعی کو بدل کر اس کی بجائے دوسرا حکم مقرر کرنا اور نسیان یعنی پہلا حکم بھلا کر دوسرا حکم بھیجنا۔ یہ دونوں لفظ قرآن کی اس آیت سے ماخوذ ہیں۔ مانسخ من ایة اوننسها۔

نشان: جھنڈا' علامت۔

نشے میں چور ہونا: مست اور مدہوش ہونا۔

نصرانی: عیسائی۔

نعم البدل: اچھا بدلہ جو کسی شے کے عوض میں حاصل ہو۔

نظامیہ نوریہ مستنصریہ: الخ اس بند میں اگلے زمانہ کے چند مدارس اسلامیہ کا نام لیا گیا ہے۔ از انجملہ نظامیہ کے نام سے پانچ مدرسے ہرات' نیشاپور' اصفہان' بصرہ' بغداد میں خواجہ نظام الملک طوسی وزیر الپ ارسلان سلجوقی کے بنوائے ہوئے تھے اور نوریہ نور الدین ارسلان شاہ صاحب موصل کا موصل میں مستنصریہ خلیفہ مستنصر باللہ عباسی کا بغداد میں ستیہ یعنی مدرستہ ست الشام خاتون بنت ایوب خواہر صلاح الدین کا بنایا ہوا دمشق میں صاحبیہ وزیر صفی الدین

Marfat.com

کا قاہرہ میں' رواحیہ رواحہ کے پوتے زکی ابو القاسم ہبۃ اللہ کا دمشق میں۔ ناصریہ ملک الناصر صلاح الدین کا قبرس میں جاری تھے اور نفیسیہ' عزیزیہ' زمینیہ' غریہ' قاہریہ وغیرہ جن کے بانیوں کے نام معلوم نہیں ہیں بیت المقدس۔ موصل۔ بغداد۔ دمشق اور اسکندریہ میں کھلے ہوئے تھے۔

نفر: اردو میں قلی اور کم درجہ کا آدمی۔

نکبت: خواری وذلت۔

نکبت کی زو: نکبت کا صدمہ یا اس کے صدمہ کی پہنچ یا رسائی۔

نمائش پہ دنیا کی بھولے یہ سب ہیں: کسی پر بھولنا اس کے سبب سے دھوکا کھانا یا اس پر مغرور ہونا۔

نہ محنت پہ مائل نہ قدرت کے قائل: یعنی نہ محنت کرتے ہیں اور نہ اس بات کے قائل ہیں کہ کوشش سے خدا تعالیٰ ان کو مقاصد میں کامیاب کرسکتا ہے۔

نہ ہوا ایک جب تک لہو اور پسینا: لہو اور پسینا ایک ہو جانے سے نہایت کوشش اور جانفشانی مراد ہے۔

نہیں جہل میں جس کے حصہ کسی کا: یعنی جس کی جہالت اس درجہ کو پہنچ گئی ہے کہ کوئی اس کی طرح جاہلیت میں نہیں رہا۔

نہیں چلتی توپوں میں تلواران کی: یعنی وہ دلیلیں زمانہ حال کے طریقہ استدلال کے سامنے ایسی ہی بیکار ہیں جیسے کہ توپ کے سامنے تلوار کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔

نیرنگ گردوں: افسون وشعبدہ گردوں مجاز انقلاب روزگار۔

نیشن: انگریزی میں قوم کو کہتے ہیں۔

نیم بسمل: فارسی میں تڑپنے والے ذبح کئے ہوئے جانور کو بسمل کہتے ہیں جو نہ بالکل مردہ ہوتا ہے نہ زندہ اردو میں بسمل کو نیم بسمل بھی کہتے ہیں۔ مسدس میں نیم بسمل سے مجازاً متوسط الحال لوگ مراد ہیں جو نہ امیر ہیں نہ فقیر۔

و

وتیرہ: شیوہ۔ طریقہ

ودیعت: امانت۔

وقعت: عزت۔ عظمت۔

وقف کرنا: کسی شے کے فوائد کو ہر شخص کیلئے مباح کردینا۔

ولا: دوستی۔ محبت۔

Marfat.com

وہابی: مسلمانوں کے اس فرقہ سے مراد ہے جو صوفیہ کا طرف مقابل سمجھا جاتا ہے اصل میں یہ لفظ ہائے مشدد سے ہے مگر عام محاورے میں تخفیف کے ساتھ بولا جاتا ہے۔

وہ بکر اور تغلب کی باہم لڑائی: یہ قدیم عرب کی ایک مشہور لڑائی کی طرف اشارہ ہے جو حرب بسوس کے نام سے مشہور ہے اس کا قصہ یہ ہے کہ کسی کا ایک اونٹ کسی کے کھیت میں چلا گیا۔ کھیت والی عورت نے اسے مارا۔ اونٹ والے نے عورت کی چھاتی کاٹ ڈالی۔ اس بات پر ۴۹۴ء سے ۵۳۴ء تک برابر لڑائی رہی۔ اول یہ لڑائی بنی بکر و بنی تغلب میں ہونی شروع ہوئی تھی۔ مگر رفتہ رفتہ عرب کے تمام قبیلے اس میں شریک ہو گئے اور ابتدا سے آخر تک ستر ہزار آدمی مارے گئے۔

وہ بلدہ کہ فخر بلاد جہاں تھا: اس بلدہ سے مراد بغداد ہے جو ۱۳۲ھ سے ۶۵۶ھ تک عباسیوں کا دارالخلافہ رہا اور آخر کو تاتاریوں نے اس کو پامال کر کے وہاں اپنی سلطنت قائم کی۔

وہ پھرتے تھے راتوں کو چھپ چھپ کے دَر دَر: حضرت عمرؓ کے عہد میں ایک بار کچھ سوداگر آ کر شہر سے باہر اترے رات کو آپ اور عبدالرحمٰن بن عوف حسب عادت گشت کرنے کے لیے وہاں گئے ان کو رات بھر میں تین بار ایک بچہ کے رونے کی آواز آئی۔ عمر فاروقؓ ہر دفعہ اس خیمے پر جاتے اور اس کی ماں کو ملامت کرآتے تو کیسی بری ماں ہے کہ تیرا بچہ اول رات سے بے چین ہے آخر اس عورت نے کہا اے خدا کے بندے تو نے مجھے ساری رات دق کیا۔ میں اس سے دودھ پینے کی عادت چھڑواتی ہوں' وہ ضد کرتا ہے۔ کہا کیوں؟ کہا عمر دودھ چھٹے بغیر بچے کا وظیفہ مقرر نہیں کرتا یہ سن کر آپ بہت روئے اور اپنے جی میں کہا کہ خدا جانے مسلمانوں کے کتنے بچے میرے سبب سے ہلاک ہوئے ہوں گے۔

اسی وقت تمام ملک مین منادی کرائی کہ کوئی اپنے بچے کا قبل از وقت دودھ نہ چھڑائے۔ ہر مسلمان کے ہاں بچہ پیدا ہوتے ہی اس کا وظیفہ بیت المال سے مقرر کیا جائے گا۔

وہ خرگوش کچھووں سے ہیں زک اٹھاتے: امثال لقمان کی یہ کہانی مشہور ہے کہ کچھوے اور خرگوش نے ایک حد تک دوڑنے کی شرط بدی تھی۔ خرگوش شرط بد کر سو رہا اور کچھوا برابر چلنے میں سرگرم رہا۔ آخر وہ تو اس حد پر پہنچ گیا اور خرگوش کی اس

Marfat.com

وقت آنکھ کھلی جب وقت ہاتھ سے جاتا رہا۔

وہ دنیا میں گھر سب سے پہلا خدا کا: الخ اس گھر سے مراد خانہ کعبہ ہے جو کہ حضرت سلیمان یعنی بیت المقدس سے نو سو پچانوے برس پہلے اور مسیح کی ولادت سے دو ہزار برس پہلے تعمیر ہوا تھا۔

وہ دین جس نے اعدا کو اخواں بنایا: قرآن کی آیت ذیل کی طرف اشارہ ہے۔ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا یعنی تم دشمن تھے سو خدا نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کی اور ہو گئے تم اس کے فضل سے بھائی بھائی۔

وہ لقمان و سقراط کے در مکنون: الخ لقمان ایک مشہور حکیم ہے جو مسیح سے تقریباً چھ سو برس پہلے یونان میں ہوا ہے لقمان کی امثال یعنی کہانیاں مشہور ہیں۔ جن کی نسبت یورپ کے مؤرخ کہتے ہیں کہ انہوں نے وحشیوں کو شائستہ' ظالموں کو رحمدل اور سرکشوں کو فرمانبردار بنایا ہے کہتے ہیں کہ لقمان پر مقام ڈلفی پر بیدینی کا الزام لگایا گیا تھا اس لیے پہاڑ پر سے گرا کر مارا گیا۔ سولن یونان کا مشہور مقنن ہے یہ بھی ایتھنز کا مشہور باشندہ تھا۔ سقراط، ارسطو اور افلاطون کو ردیف ب اور الف میں دیکھو۔

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا: اس مصرعہ میں قرآن کی آیت ذیل کی طرف اشارہ ہے وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین۔

ہ

ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھنا: دکان نہ چلنے کے سبب بیکار بیٹھنا۔

ہجرت: وطن کو ہمیشہ کے لیے چھوڑ دینا۔

ہچکچانا: کسی کام کے کرنے میں پس و پیش یا تردد کرنا۔

ہدیٰ: ہدایت۔ رہنمائی۔

ہذیان: بیہودہ یا بے سروپا باتیں۔

ہر اک راہ رو کا زمانہ ہے ساتھی: یعنی آج کل جو شخص منزل ترقی کا راہرو ہوتا ہے خود زمانہ اس کا ممد و معاون ہے کیونکہ سلطنت کی طرف سے اس کے لیے کسی قسم کی کوئی روک ٹوک نہیں ہے اور رسم و رواج وغیرہ کی مزاحمتیں بھی رفتہ رفتہ کم ہوتی جارہی ہیں۔

ہر اک میکدے سے بھرا جا کے ساغر: الخ اس بند میں ہر میکدے میں سے ساغر بھرنے اور

Marfat.com

ہر گھاٹ سے سیراب ہونے اور ہر روشنی پر پروانے کی طرح گرنے سے یہ مراد ہے کہ وہ ہر موقع سے علم و حکمت حاصل کرتے تھے۔ ٹیپ کے شعر میں اس حدیث کا مضمون درج ہے۔

الحکمة ضالة المومن فحیث وجدها فهوا حق بها۔

ہزال بدن: لاغر بدن۔

ہف نظر: چشم بد دور اور ہف نظر دونوں محاورے ایک ہی موقع بولے جاتے ہیں ان کا اصل استعمال خوبیوں کی جگہ کیا جاتا ہے۔ مگر طنزاً برائیوں پر بھی استعمال کرتے ہیں اور یہ زیادہ بلیغ ہے جیسے مسدس میں شاعری کی نسبت ؎

وہ ہف نظر علم انشا ہمارا

اور بداخلاق عالموں کی نسبت ؎

ستوں چشم بددور ہیں آپ دیں گے

ہمتا: مانند۔ مثل۔

ہن: ایک سونے کا سکہ دکھن میں رائج تھا۔ اور محاورے میں ہن برسنے سے دولت کی کثرت اور افراط مراد ہے لیکن یہاں دولت علم مقصود ہے۔

ہوا اندلس ان سے گلزار یکسر: ان دو بندوں میں چند الفاظ شرح طلب ہیں۔

(۱) اندلس۔ یہ نام اسپین کا مسلمانوں نے رکھا تھا۔ یہاں سات سو برس تک مسلمانوں کی حکومت رہی ہے۔

(۲) بیت حمرا۔ یہ عمارت گرنیڈا میں اب تک مسلمانوں کی یادگار ہے اندلس کے دوسرے خلیفہ کے عہد میں بنی تھی اور اٹھارھویں خلیفہ کے عہد میں مسلمانوں سے چھن گئی دوسرے بند میں وہاں کے مشہور شہروں اور مقامات کے نام ہیں۔ گرنیڈا کو وہاں کے مسلمان غرناطہ کہتے تھے ولنسیہ کو بلنسیہ۔ بدجور کو بطلیموس۔ کیڈس کو قادس۔ سویل کو اشبیلیہ اور کارڈوا کو قرطبہ کرتے تھے۔

ہونہار: وہ لڑکا یا پودا جس میں رشید یا سرسبز ہونے کی علامتیں پائی جاویں۔

ی

یزدانی: اس سے مراد پارسی لوگ ہیں جو ایک نیر کا اور دوسرا شر کا خالق مانتے ہیں اور پہلے کو یزداں اور دوسرے کو اہرمن کہتے ہیں۔

یغمائی: لٹیرا

یکایک جو برق آ کے چمکی عرب کی: عرب کی برق سے مراد ان کی زبان آوری اور فصاحت و بلاغت ہے۔

Marfat.com

یکا یک ہوئی غیرت حق کو حرکت: الخ یعنی خدا کی غیرت کا دریا جوش میں آیا۔ اور وہ اپنی مخلوق کو گمراہی اور ضلالت میں نہ دیکھ سکا۔ دوسرے مصرعہ میں جبل بوقبیس کی طرف ابر رحمت کے بڑھنے سے یہ مراد ہے کہ رحمت الٰہی عرب کی طرف متوجہ ہوئی تیسرے مصرعہ میں خاک بطحا سے امراد مکہ کی زمین اور ودیعت سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مسعود ہے جس کی شہادت انبیائے سابقین دیتے چلے آتے تھے۔ اخیر کے دو مصرعوں کی شرح دیکھو (دعائے خلیل) ہیں۔

یکہ تاز: جو سوار گھوڑا دوڑانے میں بے مثال ہو

یمانی: یمن کے رہنے والے۔

یہ پہلا سبق تھا کتاب ہدیٰ کا: اس میں حدیث ذل کی طرف اشارہ ہے **الخلق عیال اللہ فاحب الخلق الی اللہ من احسن الی عیالہ۔**

یہ تھی موج پہلی اس آزادگی کی: یعنی جو آزادی آخر کو یورپ اور امریکہ میں پھیلی اور جس نے دنیا کے اس بڑے حصہ کو سرسبز کیا۔ اس کی بنیاد اول خلافت راشدہ کے زمانہ میں پڑی تھی۔ جیسا کہ مختصر طور پر مسدس میں بیان کیا گیا ہے۔

یہ کہہ کر کیا علم پر ان کو شیدا: اس میں حدیث ذیل کی طرف اشارہ ہے۔ **الا ان الدنیا ملعونۃ ملعون ما فیھا الا ذکر اللہ وما والاہ وعالم ومتعلم۔**

یعنی خبردار ہو کہ دنیا اور دنیا کی چیزیں قابل نفرت ہیں۔ بجز ذکر خدا کے یا جو اس سے ملتا جلتا ہو اور بجز عالم اور متعلم کے۔

یہ ہموار سڑکیں یہ راہیں مصفا: شیر شاہ نے ایک سڑک بنوائی تھی جو چار مہینہ کے رستہ میں پھیلی ہوئی تھی اور جس پر سات سات کوس کے فاصلہ سے ایک ایک سرائے پختہ بنوائی تھی لب سڑک جا بجا کنوئیں اور مسجدیں اور مسجدوں میں امام اور مؤذن مقرر کئے تھے۔ سراؤں میں ہندو اور مسلمان نوکر تھے۔ تاکہ سب مسافروں کو آرام ملے۔ سڑک کے دونوں طرف درخت لگوا دیئے تھے۔ کوس کوس بھر پر ایک ایک منارہ بنوایا تھا۔ جس سے رستہ کا اندازہ ہو۔

یہی ہیں جنید اور یہی بایزید اب: حضرت جنید بغدادی اور بایزید بسطامی تیسری صدی ہجر کے مشہور عرفاء اور کاملین میں سے تھے۔

Marfat.com

Marfat.com

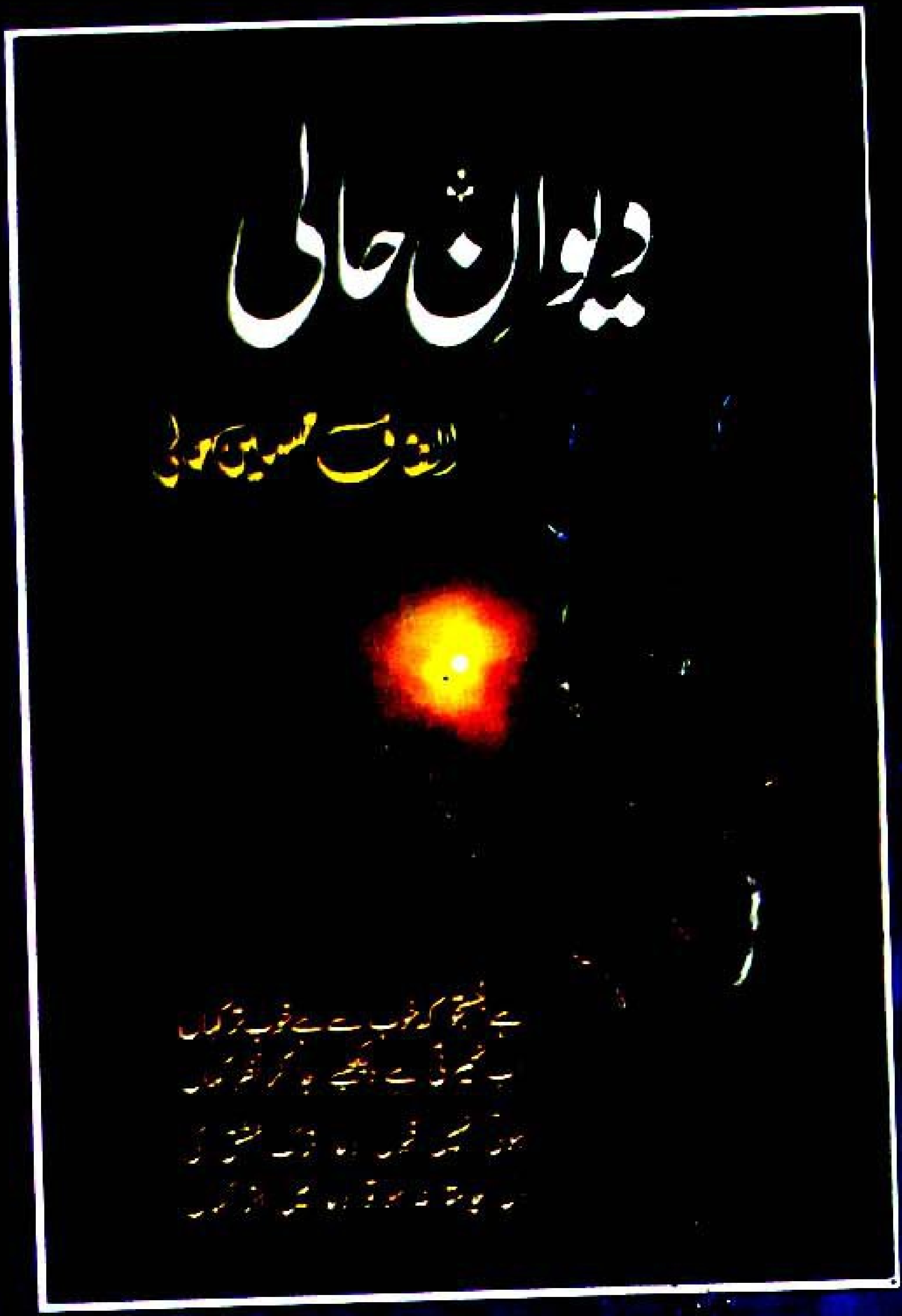

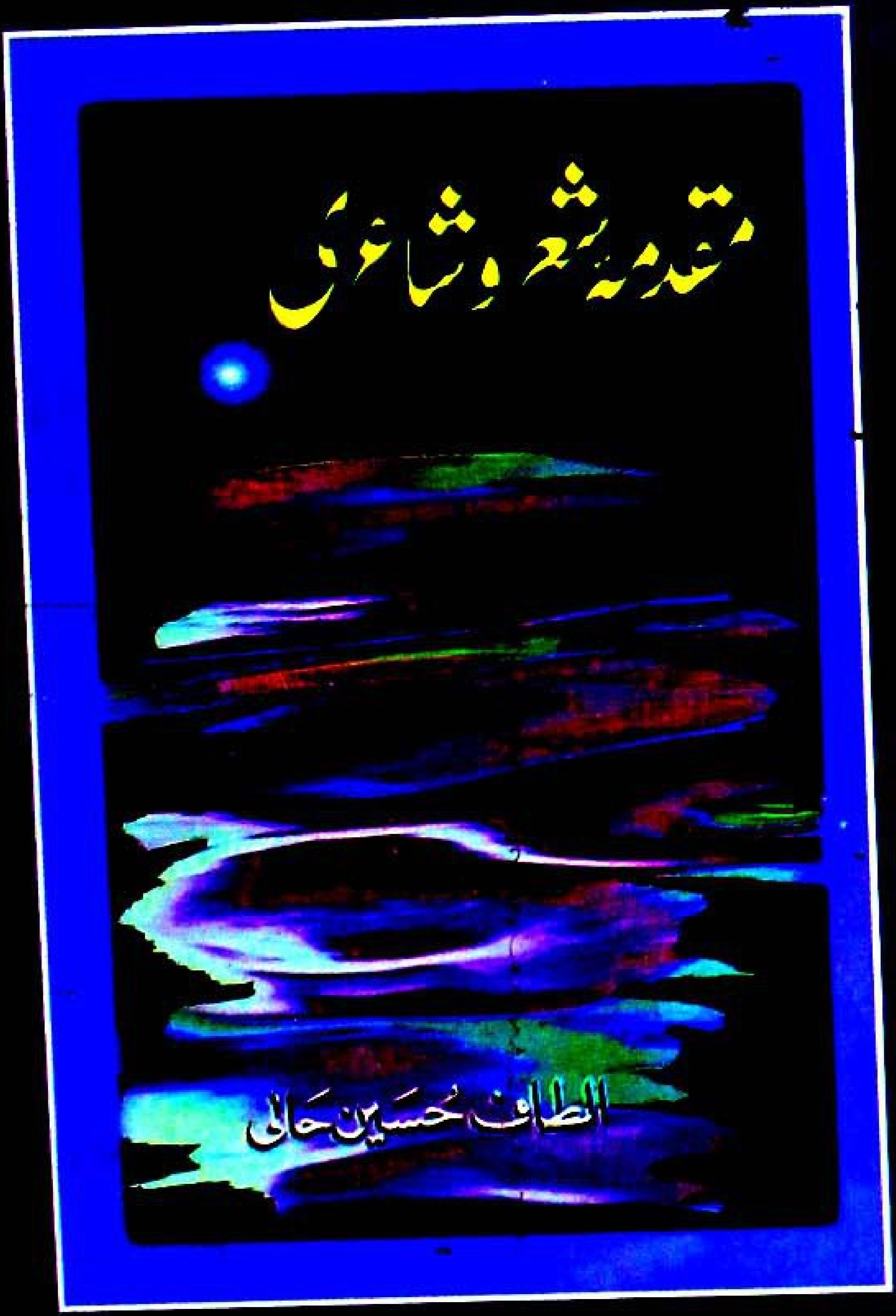

Marfat.com